کتاب الحج

خانۂ کعبہ کی تعمیر، حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا
طریق ادائیگی فرائضِ حج، گھر سے لے کر اختتامِ حج تک تمام مناسکِ حج
اُن کے ادا کرنے کے طریقے اور وہ دعائیں جو اس موقع پر مختلف
مقامات پر پڑھی جاتی ہیں۔ آخر میں مدینۂ منورہ اور وہاں کی دعائیں
بھی شامل کر دی گئی ہیں،

فیروز سنز لمیٹڈ

لاہور ○ راولپنڈی ○ کراچی

پہلی بار	۱۹۵۴	۵۰۰۰	دوسری بار	۱۹۶۳	۲۰۰۰
تیسری بار	۱۹۶۵	۲۰۰۰	چوتھی بار	۱۹۶۷	۳۰۰۰
پانچویں بار	۱۹۶۸	۳۰۰۰	چھٹی بار	۱۹۶۹	۵۰۰۰
ساتویں بار	۱۹۷۰	۵۰۰۰	آٹھویں بار	۱۹۷۲	۵۰۰۰
نویں بار	۱۹۷۳	۵۰۰۰	دسویں بار	۱۹۷۳	۵۰۰۰
گیارہویں بار	۱۹۷۵	۵۰۰۰	بارھویں بار	۱۹۷۵	۱۸۰۰۰

قیمت : ۷٫۵۰

مطبوعہ فیروز سنز لمیٹڈ لاہور - باہتمام عبدالحمید خاں پرنٹر و پبلشر

شمال
نقشہ حجاز
پیمانہ ١" = ۵٠ میل
فاصلے
جدہ تا مکہ ۴۵ میل
مکہ تا منیٰ ۵ میل
منیٰ تا مزدلفہ ٢ میل
مزدلفہ تا عرفات ۵ میل
جدہ تا مدینہ ٢٧۵ میل
اُحد
مدینہ منورہ
بدر
قبلہ
ذوالحلیفہ
رابغ
جدہ
مکہ مکرمہ
منیٰ
مزدلفہ
عرفات
یلملم
جنوب

فہرستِ نقشہ جات

فہرستِ مندرجات

سببِ تالیف

بحمد اللہ راقم الحروف چار مرتبہ زیارتِ حرمین شریفین سے مستفیض او مشرف ہو چکا ہے۔ ہر دفعہ زیارت و مناسکِ حج کی صحیح طریق پر ادائیگی میں سہولت کی غرض سے متعدد کتابیں زیرِ مطالعہ رہیں۔ مگر کوئی کتاب ایسی نہ ملی جس میں سفرِ حج کے لیے گھر سے روانہ ہونے کے وقت سے تا تکمیلِ حج و زیارتِ روضۂ اطہر، ہر مرحلے پر جو ضرورتیں پیش آتی ہیں، اُن کی تشریح و توضیح موجود ہو۔ تاکہ حجاج ان مناسک کو خود سوچ سمجھ کر ادا کر سکیں اور ہر مقام کی مکمل دُعائیں موجود ہوں۔

حجاج اور زائرین مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں معلم اور مزوّر حضرات کے ذریعے مناسکِ حج ادا کرتے اور دُعائیں دُہراتے ہیں۔ مگر اِس طرح وہ لُطف و سرور کہاں جو خود ہر رکن کو ادا کرنے اور ہر دُعا کو معانی کے ساتھ سمجھ کر پڑھنے میں آتا ہے۔

اِس اہم ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس جدید ایڈیشن میں نہ صرف اُن تمام دُعاؤں کو جمع کر دیا گیا ہے جن کی ہر زائر کو قدم قدم پر ضرورت ہوتی ہے۔ بلکہ مناسکِ حج کی تمام اِصطلاحات کی آسان زبان میں تشریح بھی کر دی گئی ہے جن سے ناواقفیت کے باعث پوری طرح ارکان حج ادا نہیں ہو سکتے۔ اس کتاب کے مُطالعہ کے بعد ایک حاجی مُعلم کے بغیر بھی ان مناسک کو احسن طریق پر انجام دے سکے گا۔

کتاب کے شروع میں کعبۃ اللہ کی بناء اور تعمیر کی مُستند تاریخ

از آدم تا ایں دم درج کر دی گئی ہے۔ ساتھ ہی جس طریق پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے مناسک حج کو ادا فرمایا، اس انداز میں تحریر کر دیا گیا ہے کہ ہر حاجی اسی طور پر سنّتِ نبوی کی پیروی میں حج کر سکتا ہے۔

سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے حجۃُ الوداع کے موقع پر جو خطبہ ارشاد فرمایا تھا، اُس کا ترجمہ بھی کتاب میں شامل کر دیا گیا ہے جو اسلامی تعلیمات کا نچوڑ ہے اور جس کی پیروی ہر مسلمان کے لیے دین و دنیا میں فوز و فلاح کا باعث ہو سکتی ہے۔

اس نئے ایڈیشن میں کئی تازہ ترین، ضروری اور مفید نقشہ جات بھی شامل کر دیے گئے ہیں جن سے مناسکِ حج کی ادائیگی آسان ہو جائے گی۔ یہ نقشہ جات محترم الحاج سلطان داؤد خاں صاحب کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہیں۔ خداوند کریم انھیں اِس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین!

اللہ کریم میری اس کوشش اور کاوش کو قبول فرمائے۔ ناظرین سے درخواست ہے کہ وہ مؤلف اور اُس کے والدین کو دعائے خیر سے یاد فرمائیں۔

یکم ستمبر ۱۹۷۵ء

عبدالحمید خان

بارھواں ایڈیشن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خانۂ کعبہ کی تعمیرِ اوّل

جب حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ جنّت سے نکالے گئے اور ایک دُوسرے سے جُدا ہو گئے تو اُن کو دُنیا میں اللہ کا پہلا گھر یعنی خانۂ کعبہ بنانے کا حکم ہُوا۔ حضرت آدمؑ بحکمِ خدا اُس مقام پر پہنچے۔ جہاں اب مکۂ معظمہ ہے اور حضرت جبرئیلؑ کی ہدایت کے بموجب خانۂ کعبہ کی بُنیاد رکھی۔ حجرِ اسود کو جو حضرت جبرئیلؑ بہشت سے لائے تھے، اس میں نصب کیا۔ خانۂ کعبہ کی تعمیر کے بعد حضرت جبرئیلؑ نے حضرت آدمؑ کو حج اور طواف کے طریقے سکھائے۔ اِس کے بعد ایک پہاڑی پر لے گئے اور حج ادا کرایا۔ اُس وقت حضرت حواؑ بھی حضرت آدمؑ کی تلاش میں پھرتی پھراتی وہاں آگئیں اور حج میں شریک ہوئیں۔ چونکہ اس پہاڑی پر حضرت آدمؑ و حواؑ کی مُلاقات ہوئی تھی اور ایک نے دُوسرے کو پہچانا تھا۔ اِس وجہ سے اس پہاڑی کا نام عرفات مشہور ہُوا۔ عرفات سے چل کر حضرت آدمؑ اور حواؑ اُس رات مُزدلفہ میں رہے (اسی طرح حُجاج دن کو جبلِ عرفات میں ٹھہرنے کے بعد رات کو مُزدلفہ میں قیام کرتے ہیں)، اِس کے بعد وُہ مقامِ منیٰ اور پھر مکۂ معظمہ آئے اور خانہ کعبہ کا طواف بجالائے۔ چنانچہ اسی کے

مُطابق آج تک حُجاّج کا اس پر عمل درآمد ہے۔ حضرت آدمؑ کا بنایا ہُوا خانہ کعبہ حضرت نوحؑ کے زمانہ تک رہا۔ لیکن جب طُوفان آیا تو وہ تعمیر قائم نہ رہی۔ صرف ایک ٹیلہ رہ گیا۔

حضرت ابراہیمؑ کی بعثت

حضرت نُوحؑ کی نویں پشت میں اور حضرت مسیح علیہ السلام سے تقریباً دوہزار برس پیشتر حضرت ابراہیم علیہ السلام اس دُنیا میں تشریف لائے۔ تاکہ بھٹکے ہُوؤں کو راہِ راست پر لائیں اور گمُراہوں کو خدا کی وحدانیّت کا درس دیں۔

اُس زمانے میں سلطنتِ بابل (موجُودہ عراق) انتہائی عروج پر تھی یہاں کے بادشاہ نمرود نے اپنی مالی برتری اور فوجی طاقت کے گھمنڈ میں خدائی کا دعویٰ کر رکھا تھا اور اپنا سونے کا ایک بُت بنواکر سب سے بڑے بُت کدہ میں رکھوا کر رعایا کو حکم دے رکھا تھا کہ اس کو پُوجا کریں۔

اِن گمُراہوں اور بُت پرستوں کو راہِ ہدایت پر لانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مبعُوث فرمایا۔

حضرت ابراہیمؑ کی ہجرت

حضرت ابراہیمؑ نے توحید کی آواز بلند کی۔ بادشاہ کو یہ بات پسند نہ آئی۔ حضرت ابراہیمؑ کا گھرانا بھی جس کی بادشاہ تک رسائی تھی اِس نونہال سے ناراض ہوگیا۔ قوم اور سلطنت کو مُخالف اور دشمن دیکھ کر آپؑ نے وطن سے ہجرت کی۔ حضرت سارہؓ آپ کی بیوی آپ کے ساتھ

تھیں۔ حضرت ابراہیمؑ مصر پہنچے تو اخیون نامی بادشاہ مصر نے حضرت ابراہیمؑ کی بہت عزت و توقیر کی۔

حضرت ہاجرہؓ سے نکاح

جب آپ مصر سے لوٹے تو شاہِ مصر نے اپنی بیٹی ہاجرہ کو بھی اُن کے ساتھ کر دیا۔ تاکہ اسی نیک خاندان میں اس کی تربیت اور شادی ہو جائے۔ حضرت سارہؓ کے کوئی اولاد نہ تھی۔ اُنہوں نے حضرت ابراہیمؑ کے سامنے یہ تجویز پیش کی کہ آپ ہاجرہ کو اپنی زوجیت میں لے لیں، شاید اسی سے کوئی اولاد ہو جائے اس تجویز سے متاثر ہو کر اور اپنے مہمان نواز بادشاہ کی آرزو کو پورا کرنے کی غرض سے حضرت ابراہیمؑ نے حضرت ہاجرہؓ سے نکاح کر لیا۔

حضرت اسمٰعیلؑ کی ولادت

حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاں بڑھاپے تک کوئی اولاد نہ تھی۔ بالآخر آپ نے اولاد کے لیے دُعا کی۔ جو بارگاہِ ایزدی میں قبول ہوئی۔ اوّل حضرت ہاجرہؓ کے بطن سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور کافی عرصہ کے بعد حضرت سارہؓ کے بطن سے حضرت اسحاق علیہ السلام پیدا ہوئے جس پر حضرت ابراہیمؑ نے باری تعالیٰ کا ان الفاظ میں شکر ادا کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَھَبَ لِیْ عَلَی الْکِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحَاقَ ط اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ ط ترجمہ۔ اللہ کا شکر ہے کہ اُس نے مجھے بڑھاپے میں اسمٰعیل اور اسحاق عطا فرمائے۔ بے شک اللہ دُعا کا سُننے والا ہے۔

حکمِ خداوندی کی تعمیل میں حضرت ابراہیمؑ حضرت بی بی ہاجرہؓ اور

حضرت اسمٰعیلؑ کو اُس جگہ پہنچا آئے۔ جہاں اب بیت اللہ شریف واقع ہے۔ اور کچھ پانی اور چھوہارے دیتے گئے۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنی بیوی اور بچّے کو وہاں چھوڑتے وقت یہ دُعا فرمائی۔ رَبَّنَآ اِنِّیٓ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْٓ اِلَیْھِمْ وَارْزُقْھُمْ مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّھُمْ یَشْکُرُوْنَ ۝ ترجمہ اے ہمارے پروردگار! مَیں نے بسایا ہے اپنی اولاد (اسمٰعیلؑ) کو (مکّہ کی) ایسی وادی میں جہاں کوئی کھیتی باڑی نہیں ہوتی۔ تیرے محترم گھر (کعبہ) کے پاس تاکہ وہ لوگ نماز قائم کریں۔ پس اپنے فضل سے لوگوں کے دل اُن کی طرف مائل کر دے اور اُنھیں پھلوں سے روزی بخش کہ وُہ تیرے شکر گُزار رہیں ۔

صفا و مروہ

جس جگہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہؓ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو چھوڑتے وقت پانی کا مشکیزہ اور کچھ چھوہارے دے گئے تھے۔ وہ تھوڑے ہی عرصے میں ختم ہو گئے اور حضرت اسمٰعیلؑ پر جن کی عمر اُس وقت صرف دو تین سال کی تھی۔ پیاس غالب ہوئی تو وہ رو رو کر زمین پر ایڑیاں رگڑنے لگے۔ اُن کی والدہ بی بی ہاجرہؓ پانی کی تلاش میں اپنی جگہ سے سو سوا سو قدم اوّل کوہِ صفا (خانہ کعبہ سے قریب ہی واقع ہے) پر گئیں۔ جب وہاں پانی نہ ملا تو کوہِ مروہ کی طرف چلیں۔ لیکن اس خیال سے کہ بچّہ اکیلا ہے۔ کوئی جانور نقصان نہ پہنچائے۔ چلتی جاتی

تھیں اور بچہ کی طرف مُڑ مُڑ کر دیکھتی جاتی تھیں۔ اِن پہاڑیوں کے درمیان کچھ نشیب کی زمین بھی تھی۔ وہاں سے بچہ دکھائی نہ دیتا تھا۔ اِس لیے نشیب کی زمین کو دَوڑ کر طے کیا۔ تاکہ بچّہ کو پھر دیکھ سکیں۔ جب مروہ پر بھی پانی نہ ملا تو واپس صفا پر آئیں۔ اِس طرح پانی کی تلاش میں اِس فاصلہ کو حضرت ہاجرہ ؓ نے سات دفعہ طے کیا اور ہر دفعہ نشیب کی زمین کو دَوڑ کر یا تیزی سے طے کیا اور باقی فاصلہ کو معمُولی چال سے۔ دونوں پہاڑیوں پر بارگاہِ ایزدی میں پانی ملنے کے لیے دُعا مانگی۔ اِس واقعہ کی یاد تازہ رکھنے کے لیے ہر حاجی اس فاصلہ کو سات دفعہ طے کرتا ہے۔ نشیب کی زمین پر دَوڑ کر چلتا ہے اور دونوں پہاڑیوں پر دُعا مانگتا ہے۔ آج کل وہ پہاڑیاں تو نہیں۔ البتہ اُن کی حدیں قائم ہیں حاجی صَفا سے پہلے سبز مینار تک معمولی چال سے، اِس کے بعد پہلے مینار سے دُوسرے مینار تک دَوڑ کر اور پھر دُوسرے مینار سے مَروہ تک معمولی چال سے چلتے ہیں۔ اسی طرح صَفا سے مَروہ تک جانے کا ایک شوط یا پھیرا ہے۔ واپسی پر مَروہ سے صَفا تک دُوسرا پھیرا۔ ایسے سات پھیروں کو سعی کہتے ہیں۔

دُعا کی مقبولیّت

بی بی ہاجرہ ؓ کے صَفا اور مَروہ کی پہاڑیوں کے درمیان اِدھر سے اُدھر بے تابانہ عالمِ اضطراب میں دَوڑتے پھرنے اور بارگاہِ قُدس میں گریہ وزاری کرنے کی ادا باری تعالیٰ کو بہت پسند آئی۔ چنانچہ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ (پ۲) کا انعام نازل ہوا۔ جو آج تک

تمام حُجاج کو مناسکِ حج کی ادائیگی کے سلسلے میں بصورتِ سعی ملتا رہتا ہے ۔
اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت و شفقت کا اِس طرح مُظاہرہ فرمایا کہ جہاں حضرت اسمٰعیلؑ پیاس کی شدّت میں روتے ہوئے ایڑیاں رگڑ رہے تھے، وہاں سے پانی جاری ہوگیا۔ بی بی ہاجرہؓ نے آکر دیکھا تو باغ باغ ہو گئیں اَور فرمایا زم ۔ زم ۔ ٹھہر ٹھہر ۔ چشمہ کے اِردگِرد روک بنا کر اپنی ضرورت کے لیے پانی جمع کر لیا۔ یہی چشمہ اب تک جاری ہے ۔ جسے کنوئیں کی شکل میں محفوظ کر دیا گیا ہے اور چاہ زمزم کہلاتا ہے ۔ پانی کی اِتنی اِفراط ہے کہ لاکھوں حجاج پیتے ہیں۔ بعض نہاتے بھی ہیں (نہانا بکراہت جائز ہے) اہلِ مکّہ تو بارہ مہینے استعمال کرتے ہیں۔ اِتنی کثرت سے استعمال پر بھی اس میں کبھی کمی نہیں آتی۔ پھر پانی بھی حد درجہ صحت بخش ہے ۔
پانچ دن تک حضرت ہاجرہؓ اور حضرت اسمٰعیلؑ یہاں تنہا رہے ۔ پانچویں دن بنی جرہم کا ایک قافلہ نواح یمن سے راستہ بھول کر اُدھر آن نکلا ۔ دیکھا کہ چشمہ سے پانی نکل رہا ہے اَور ایک عورت بچے کو لیے ہوئے اس پانی کے پاس بیٹھی ہے ۔ قافلہ والے حضرت ہاجرہ رضؓ سے اِجازت لے کر وہیں آباد ہو گئے ۔ پھر بنی قنطور کے آدمی بھی وہاں آبسے۔ اِس طرح خانہ کعبہ کے پاس ایک چھوٹی سی بستی آباد ہوگئی ۔

حضرت اسمٰعیلؑ کی قربانی

ایک عرصہ کے بعد جب حضرت ابراہیمؑ حضرت اسمٰعیلؑ کے پاس آئے تو آپ کو خواب میں حُکم ہُوا کہ اے ابراہیمؑ قربانی کر۔ قرآن مجید میں حضرت اسمٰعیلؑ کی قربانی کا ذِکر اِن الفاظ میں آتا ہے ۔ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ

السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی ؕ قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ؗ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ۟ فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَ تَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ ۟ وَ نَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ ۟ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ۝ وَ فَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ۝ (سورہ والصّٰفّٰت)

تفسیر: "پھر جب حضرت ابراہیمؑ مع حضرت اسمٰعیلؑ اور بی بی ہاجرہؓ کے مکہ میں تشریف لے آئے اور حضرت اسمٰعیلؑ جوان ہوئے تو لیلۃ الترویہ یعنی ۸ ذوالحجہ کو آپ نے خواب میں دیکھا کہ آپ کو بیٹا ذبح کرنے کا حکم ہوا ہے۔ تین دن تک یہی خواب دیکھا۔ آخر دسٰں ذوالحجہ کو ذبح کا ارادہ کر کے حضرت اسمٰعیلؑ سے اس کے متعلق مشورہ کیا کہ بیٹا! مجھے خواب میں حکم ہوا ہے۔ کہ خدا کی راہ میں تجھے ذبح کر دوں۔ تو سوچ کر بتا کہ تیری کیا رائے ہے۔ حضرت اسمٰعیلؑ نے عرض کیا کہ ابا جان! آپ حکمِ الٰہی کی تعمیل کیجیے۔ مجھے انشاء اللہ آپ صابر پائیں گے"۔

اوّل جب حضرت ابراہیمؑ کو خواب میں حضرت اسمٰعیلؑ کی قربانی کا حکم ہوا تو آپ نے حکم کی تعمیل میں منیٰ کے مقام پر ایک سو دنبوں کی قربانی کی۔ دوسری شب وہی خواب دیکھا۔ دوبارہ حکم کی تعمیل میں آپؑ نے سو اونٹ قربان کیے۔ تیسری شب جب خواب میں قربانی کا حکم ہوا تو آپ نے اس کا ذکر حضرت اسمٰعیلؑ سے کیا۔ حضرت اسمٰعیلؑ نے جواب دیا۔ "اللہ کا جو حکم ہے۔ اسے بجا لائیے۔ انشاء اللہ آپ مجھ کو صابر پائیں گے۔" چنانچہ حضرت ابراہیمؑ بیٹے کو لے کر منیٰ پہنچے۔

یہاں شیطان نے انسانی شکل اختیار کر کے اس مقام پر

جہاں جَمْرَۃُ الْعُقْبَہ یا جَمْرَۃُ الْکُبْریٰ یا جَمْرَۃُ الْاُخْریٰ واقع ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کو بہکانے کی کوشش کی۔ آپ فوراً سمجھ گئے کہ یہ شیطان ہے۔ آپ نے جنابِ باری میں دُعا کی اور فرمانِ الٰہی کے بموجب سات کنکریاں شیطان کے ماریں اور وہ فرار ہوگیا۔ جب آگے بڑھے تو پھر شیطان انسانی شکل میں نمودار ہُوا اور کہا کہ آپ کا خواب غلط اور وسوسہ شیطانی ہے آپ نے اس مقام پر جہاں جَمْرَۃُ الْوُسْطٰی واقع ہے۔ اس کے پھر سات کنکریاں ماریں۔ وہ وہاں سے بھی بھاگا۔ حضرت ابراہیمؑ اور آگے بڑھے۔ تو اس مقام پر جہاں جَمْرَۃُ الْاُوْلیٰ ہے، شیطان کے پھر سات کنکریاں ماریں۔ اس واقعہ کی یاد میں اب تک منیٰ کے پاس جمروں پر کنکریاں ماری جاتی ہیں مقصود اس سے یہ ہے کہ حج ادا کرنے کے بعد اِس واقعہ کو یاد کرکے کوئی حاجی شیطان کے بہکانے میں نہ آئے۔ اس کے بعد حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسمٰعیلؑ کو زمین پر لٹایا۔ باپ اور بیٹا دونوں اپنی آنکھوں پر پٹیاں باندھے ہُوئے تھے۔ بیٹے نے اس خیال سے کہ جانِ عزیز راہِ حق میں بے دریغ قُربان کر سکے اور باپ نے اس خیال سے کہ کہیں شفقتِ پدری جوش میں آکر پائے استقامت میں لغزش پیدا نہ کردے۔ باپ بیٹے کے حلق پر چھری چلانے کو تیار کھڑا تھا کہ فرشتہ نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی بجائے وہاں ایک دُنبہ رکھ دیا اور باری تعالیٰ نے پُکارا ''اے ابراہیم! تُو نے اپنا خوابِ سچ کر دکھایا۔ ہم نیکوں کو ان کی نیکی کا اِسی طرح صِلہ دیا کرتے ہیں....''

کعبۃُ اللہ

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبَارَکًا وَّ

هُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (آل عمران)

تفسیر: منجملہ احکامِ ملّتِ ابراہیمؑ استقبالِ کعبہ ہے۔ اس کی نسبت فرمایا کہ بے شک سب سے پہلا عبادت خانہ جو اللہ نے لوگوں کی ہدایت کے لیے مقرر فرمایا۔ وہ کعبہ ہے۔ جو مکّہ میں ہے۔ جسے بحکمِ الٰہی آدمؑ نے بنایا تھا اور پھر اسی کی بنیادوں پر ابراہیمؑ کو تعمیر کرنے کا حکم ہوا۔ وہ باعثِ برکت و ہدایت ہے اہلِ عالم کے لیے۔ اس میں برکت و ہدایت کی بہت سی نشانیاں ہیں۔ جیسے مقامِ ابراہیمؑ (وہ پتھر جس پر حضرت ابراہیمؑ کھڑے ہو کر کعبہ کی دیواریں چنتے تھے) اور جو کعبۃ اللہ میں داخل ہو گیا امن میں آگیا۔ اور تمام مسلمانوں کے لیے عمر بھر میں کم از کم ایک مرتبہ اس کی زیارت کے لیے جانا فرض کر دیا گیا ہے۔ بشرطیکہ اُس تک آنے جانے اور بال بچوں کا خرچ اور راستہ پُر امن اور قرض سے فراغت ہو۔ اور جو باوجود استطاعت کے اس حکم کو نہ مانے تو اللہ کو ایسے لوگوں کی پروا نہیں۔

کعبۃ اللہ کی دوبارہ تعمیر

شروع میں بیان ہو چکا ہے کہ حضرت آدمؑ نے مبعوث ہونے پر بحکمِ الٰہی خانہ کعبہ تعمیر کیا۔ لیکن کتبِ تاریخ و سِیَر سے پتہ چلتا ہے کہ اس کو فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت آدمؑ کی پیدائش سے بھی پہلے بیت المعمور[1] میں

[1] بیت المعمور ساتویں آسمان پر فرشتوں کی عبادت اور طواف کے لئے ایک مسجد ہے۔

تعمیر کیا تھا۔حضرت آدمؑ کے وقت سے لے کر طوفانِ نوحؑ تک وقتاً فوقتاً حسب ضرورت اس کی مرمت ہوتی رہی۔لیکن طوفانِ نوح میں غرق ہوگیا۔ اِس کے بعد حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو دوبارہ تعمیر کا حکم ہوا۔چنانچہ جب حضرت ابراہیمؑ تیسری دفعہ حضرت اسمٰعیلؑ سے ملنے آئے۔اُس وقت حضرت اسمٰعیل زمزم کے قریب تشریف رکھتے تھے اور تیر درست کر رہے تھے۔ اپنے والد کو دیکھ کر بے اختیار دَوڑے اور دونوں مِل کر اس قدر روئے کہ آوازیں بند ہوگئیں۔اِس کے بعد حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسمٰعیلؑ سے فرمایا کہ مجھ کو خانہ کعبہ کی تعمیر کا حکم ہوا ہے۔تم بھی میری مدد کرو۔چنانچہ دونوں باپ بیٹا مل کر تعمیر میں مشغول ہوئے۔حضرت اسمٰعیل پتھر لاتے، اور حضرت ابراہیمؑ پتھروں کو قرینے سے جماتے جاتے تھے۔اُنہوں نے کعبہ شریف کا ایک دروازہ جانب مشرق اور دُوسرا جانبِ مغرب رکھا۔تاکہ ایک دروازہ سے لوگ داخل ہوکر دُوسرے دروازے سے نکل جائیں۔ اِن دروازوں کی دہلیزیں زمین کے برابر تھیں۔حضرت ابراہیمؑ نے یکم ذیقعد کو خانہ کعبہ کی تعمیر شروع کی اور ۲۵ ذیقعد کو ختم کی +

حج کا حکم

جب حضرت ابراہیمؑ خانہ کعبہ کی تعمیرِ ثانی سے فارغ ہوئے تو آپ کو بارگاہِ ایزدی سے حکم ہوا۔ وَ اَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّ عَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۔ ترجمہ اور عام طور پر لوگوں میں اعلان کردو کہ وہ اِس بیت اللہ کے حج کرنے کو پیدل اور دُبلے اُونٹوں پر سوار ہوکر دُور دراز کی مُسافت طے کرکے آئیں +

حضرت ابراہیمؑ نے عرض کیا۔ مَا یَبْلُغُ صَوْتِیْ (میری آواز نہیں پہنچے گی) فرمایا۔ عَلَیْكَ الْاَذَانُ وَعَلَیْنَا الْبَلَاغُ۔ تیرا کام پکارنا ہے اور پہنچا دینا ہمارا کام ہے +

مقامِ ابراہیمؑ

چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک پتھر پر کھڑے ہو کر پکارا۔ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّكُمْ قَدْ بَنٰی لَكُمْ بَیْتًا وَكَتَبَ عَلَیْكُمُ الْحَجَّ فَاَجِیْبُوْا رَبَّكُمْ " اے لوگو! تحقیق تمہارے پروردگار نے تمہارے لیے گھر بنایا اور تم پر حج فرض کیا۔ پس خدا کے حکم کی تعمیل کرو " یہ پتھر آج تک موجود ہے اور مقامِ ابراہیمؑ کہلاتا ہے +

تعمیرِ مکرّر!

پہلی عمارت حضرت آدمؑ بنا چکے تھے۔ یہ دوسرا موقع تھا کہ اس مبارک زمین پر مبارک عمارت بنی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنائی ہوئی عمارت جب مرورِ ایام سے ضائع ہو گئی تو تیسری بار بنی جرہم نے جو حضرت اسمٰعیلؑ علیہ السلام کی سسرال سے تعلق رکھتے تھے۔ اس کو از سرِ نو تعمیر کیا۔ چوتھی بار اسے عمالقہ نے جو مصر اور شام کا بادشاہ تھا بنایا۔ پانچویں مرتبہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عہد میں بعثت سے کچھ عرصہ قبل کعبہ کا کچھ حصہ آگ سے جل جانے پر اہلِ مکہ نے اپنی طرز پر اس کی تعمیر کا انتظام کیا۔ اس موقع پر رفعِ نزاع کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تجویز پر حجرِ اسود کو ایک چادر میں رکھ کر تمام قبائل کے نمائندوں نے اٹھایا اور حضورؐ نے

نے اپنے دستِ مبارک سے دیوار میں رکھ دیا۔ قریش نے جو تعمیر کی۔ اُس میں حطیم کو خانہ کعبہ کی عمارت سے باہر کر دیا۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آخر عمر میں یہ تمنا ظاہر فرمائی تھی کہ اگر وہ آئندہ سال زندہ رہے تو کعبۃ اللہ کو از سرِ نو حضرت ابراہیمؑ کی بنا پر تعمیر فرمائیں گے اور جو حصّہ کفّارِ قریش نے کعبہ سے باہر چھوڑ دیا ہے۔ اُس کو بھی خانہ کعبہ میں شامل کر لیا جائے گا۔ مگر بقضائے الٰہی سالِ آئندہ حضورؐ وصال فرما گئے۔ بعد ازاں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے جب وہ ۶۴ھ میں امیر المومنین مُنتخب ہوئے، نبی علیہ الصّلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مُطابق کعبہ کو قدیم ابراہیمی طرز پر تعمیر کرا دیا لیکن جب حجاج بن یُوسف نے لشکر کشی کر کے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو شہید کر دیا تو اُس نے اُن کی بنائی ہُوئی عمارت کو ناپسند کرتے ہُوئے حطیم کی طرف کی دیوار کو شہید کر کے قریش ہی کی بُنیاد پر عمارت قائم کر دی ۔

جب گیارھویں صدی ہجری میں یہ عمارت بھی سیلاب سے خستہ ہو گئی تو سلطان مراد علیہ الرحمۃ نے ۱۰۴۰ھ میں خاص اہتمام سے اِس کو از سرِ نَو اُنہی قریش والی بُنیادوں پر تعمیر کیا۔ جو آج تک اُسی صُورت میں موجُود ہے ۔

تحویلِ کعبہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جس بارے میں کوئی حکمِ الٰہی موجُود نہ ہوتا۔ اُس میں اہلِ کتاب سے مُوافقت فرماتے۔ نماز آغازِ نبوّت ہی میں فرض ہو چکی تھی۔ مگر قبلہ کے متعلّق کوئی حکم نازل نہ ہُوا تھا۔ اس لیے مکّہ کی ۱۳ سالہ اقامت کے عرصہ میں بیت المقدس ہی کو قبلہ بنائے رکھا۔ مدینہ میں پہنچ کر بھی یہی عمل رہا۔ مگر ہجرت کے دُوسرے سال کعبہ کو

قبلہ بنانے کے متعلق حکمِ الٰہی نازل ہوا۔ قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝

ترجمہ بیشک ہم آپ کا (بیت المقدس کے قبلہ ہونے کے ایام میں کعبہ قبلہ مقرر ہونے کے لیے) آسمان کی طرف منہ کر کے (وحی کا انتظار کرنا) دیکھ رہے ہیں اور جو قبلہ (کعبہ) آپ کو پسند ہے، وہی مقرر کر دیں گے۔ سو اب نماز میں کعبہ کی طرف رُخ کر لیا کیجیے۔ اور سب مسلمان بھی جہاں کہیں ہوں، اسی کی طرف منہ کر لیا کریں۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اہلِ کتاب یقیناً جانتے ہیں کہ تحویلِ قبلہ حضور کے لیے حق ہے اللہ کی طرف سے۔ اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں۔ اللہ اُس سے بے خبر نہیں +

یہ حکم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دلی منشا کے مطابق تھا۔ آپ دل سے چاہتے تھے کہ مسلمانوں کا قبلہ وہ مسجد بنائی جائے جس کے بانی حضرت ابراہیمؑ تھے۔ جسے مکعب شکل کی عمارت ہونے کی وجہ سے کعبہ اور صرف عبادت کے لیے بنائے جانے کی وجہ سے بیت اللہ اور عظمت و حرمت کی وجہ سے مسجد الحرام کہا جاتا ہے +

مسلمانوں کا طوافِ کعبہ کیلیے روانہ ہونا

سنہ ۶ھ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ایک خواب مسلمانوں کو سنایا اور فرمایا۔ "میں نے دیکھا۔ گویا میں اور مسلمان مکہ پہنچ گئے ہیں اور بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں۔" مسلمانوں نے جو کعبہ کے طواف کے لیے

بے قرار تھے۔ اسی سال رسولِ خدا نے سفر مکہ کے لیے آمادہ کر لیا۔ مدینہ سے چلتے وقت مسلمانوں نے کوئی سامانِ جنگ ساتھ نہ لیا۔ صرف قربانی کے اُونٹ لیے اَور سفر بھی ذیقعد کے مہینے میں کیا۔ اِس مہینے میں عرب قدیم رواج کے مُطابق ہرگز جنگ نہ کیا کرتے تھے اَور دشمن کو بھی بلا روک ٹوک مکہ میں آنے کی اجازت ہوتی تھی۔ جب مکہ ۱۹ میل رہ گیا تو نبی کریم نے مقامِ حُدیبیہ سے قریش کو اپنے آنے کی اطلاع بھیجی اَور آگے بڑھنے کی اجازت بھی چاہی +

حضرت عُثمان ذُوالنُّورَین رض سفیر بنا کر بھیجے گئے۔ اُن کی واپسی میں تاخیر ہُوئی تو مسلمانوں میں یہ خبر پھیل گئی کہ قریش نے حضرت عثمان رض کو شہید یا قید کر دیا ہے۔ اِس پر رسُولِ خدا نے اس بے سرو سامان جمعیّت سے جان نثاری کی بیعت لی کہ اگر لڑنا پڑا تو ثابت قدم رہیں گے۔ بیعت کرنے والوں کی تعداد چودہ سَو تھی۔ قُرآن مجید میں اِس واقعہ کا اس طرح ذکر ہے۔ لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ہ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا ہ تفسیر کچھ شک نہیں کہ جب مسلمان مقام حُدیبیہ میں ببول کے درخت کے نیچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعتِ جہاد کر رہے تھے۔ اللہ اُن سے بہُت راضی ہُوا۔ اَور اُن کی حُسن نیّت اَور خلوص و حُبِّ اسلام کو معلوم کر کے اُن کے دلوں میں اللہ و رسُول م کے وعدوں پر اطمینان دلا دیا اَور اس کے بعد فوراً ہی اُنھیں خیبر کے یہُودیوں پر فتح دے دی +

اِس بیعت کا حال سُن کر قریش ڈر گئے اَور صلح پر آمادہ ہو گئے معاہدۂ صلح کی ایک شرط کی رُو سے مسلمانوں کو دُوسرے سال ۷ھ میں مکہ پہنچ کر عُمرہ کرنے کا حق دیا گیا تھا۔ اِس لیے رسولِ اکرم م دُوسرے سال

(سنہ ۷ھ) دو ہزار صحابہ کو لے کر مکہ پہنچے اور عمرہ کے لیے تین دن تک مکہ میں رہے اور پھر سارے صحابہؓ کے ساتھ مدینہ واپس تشریف لے گئے۔

اسلام میں حج کی فرضیت

وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ط "اور اللہ کے لیے لوگوں پر حج بیت اللہ فرض ہے۔ بشرطیکہ وہاں پہنچنے کی استطاعت ہو۔"

اسلام کا پانچواں رُکن حج ہے۔ جو سنہ ۹ھ میں فرض ہوا۔ اسی سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو امیر الحاج بنایا اور تین سو صحابہؓ کو ان کے ہمراہ کیا۔ تاکہ سب کو حج کرائیں۔ اُن کے بعد علی مرتضیٰؓ کو روانہ کیا کہ وہ سورۂ براءت کا اعلان کریں۔ ابوبکر صدیقؓ نے لوگوں کو حج کرایا اور علی مرتضیٰؓ نے سورۂ براءت کی پہلی چالیس آیتوں کو مع اِن احکام کے پڑھ کر سُنایا کہ اِس سال کے بعد کوئی مُشرک بیت اللہ کے اندر داخل نہ ہونے پائے گا اور کوئی شخص برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف نہ کر سکے گا۔

حجۃ الوداع

سنہ ۱۰ھ میں رسولِ خدا ﷺ نے حج کا ارادہ فرمایا۔ جُملہ اطراف میں اِطلاع بھیج دی گئی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لیے تشریف لے جانے والے ہیں۔ اِس اطلاع کے بعد انبوہ در انبوہ خلقت مدینہ طیبہ میں جمع ہو گئی۔ اِس جمِ غفیر میں ہر درجہ و ہر طبقہ کے لوگ شامل تھے۔

۲۶ ذیقعد سنہ ۱۰ھ شنبہ کا دن تھا۔ حضورؐ نے ظہر کی نماز

مدینہ شریف کی مسجد میں ادا کی۔ نماز سے پہلے خطبہ پڑھا اور لوگوں کو ارکانِ حج تعلیم فرمائے۔ نماز ظہر کے بعد آپ نے سر میں تیل ڈالا۔ کنگھا کیا۔ چادر اوڑھی اور سفر کو روانہ ہوئے۔ گویا ظہر اور عصر کے درمیان سفر کیا۔ جب ذوالحلیفہ پہنچے تو نماز قصر کر کے پڑھی۔ شب کو وہاں قیام فرمایا۔ یہاں آپؐ نے پانچ نمازیں ادا کیں۔ یعنی عصر، مغرب، عشا اور دوسرے دن کی نماز فجر و ظہر۔ صبح کو آپؐ نے خطمی اور اُشنان (ایک قسم کی گھاس) سے غسل کیا۔ حضرت عائشہؓ خوشبو لائیں۔ جس میں مشک ملا ہوا تھا۔ یہ خوشبو آپؐ کے بدن و سرِ مبارک پر ملی گئی۔ غسل کے بعد تہمد باندھا اور چادر اوڑھی۔ یہ عمل ظہر کے بعد ہوا۔ اِحرام باندھنے کے بعد جب آپ اونٹنی پر سوار ہوئے تو پہلی مرتبہ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ۔ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ۔ (غلام حاضر ہے اے اللہ غلام حاضر ہے۔ غلام حاضر ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ غلام حاضر ہے۔ سب تعریفیں تیرے لیے اور نعمتیں تیری ہیں۔ اور بادشاہی تیری ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ غلام حاضر ہے) کا ترانہ بلند کیا۔ دوسری مرتبہ اُس وقت لبیک کہی، جب اونٹنی کھڑی ہوگئی اور آپ روانہ ہوگئے۔ اِس کے بعد جب آپ بیدا کی پہاڑی پر چڑھے تو لبیک کہی ÷

جب مکّہ معظمہ کے قریب پہنچے تو وادی طوٰی میں قیام فرمایا۔ یہ یکشنبہ کی شب اور ذی الحجہ کی تین تاریخ تھی۔ دوسرے روز صبح کی نماز ادا فرما کر غسل کیا اور بالائے مکّہ سے اِس سارے ہجوم کو لے کر مکّہ شریف میں داخل ہوئے۔ اب آفتاب نکلے ایک گھنٹہ گزر چکا تھا۔ آپؐ دروازہ بنی شیبہ پر پہنچے اور جب آپؐ کی نظر کعبہ شریف پر پڑی تو آپؐ نے تکبیر اور یہ دعا پڑھی۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ

وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا تَعْظِيْمًا وَّتَشْرِيْفًا وَّزِدْ مِنْ تَعْظِيْمِهٖ وَتَشْرِيْفِهٖ مِنْ حَجَّتِهٖ وَعُمْرَتِهٖ ٥ ترجمہ اے اللہ تو سلامتی کا مالک ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہوتی ہے اور سلامتی تیری ہی طرف لوٹتی ہے۔ اے ہمارے پروردگار! اب ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ اور ہمیں سلامتی کے گھر (جنّت) میں داخل فرما دے۔ اے ہمارے رب! تو بڑی برکت والا ہے اور بڑی بلندی کا مالک ہے۔ اے جلال اور بزرگی کے مالک! اے اللہ! اپنے اس گھر کی موجودہ عظمت و شرافت اور رُعب کو اور زیادہ کر اور اس کی تعظیم اور بزرگی کو حج اور عمرہ سے اور زیادہ بڑھا۔

جب مسجد کے اندر داخل ہوئے تو سیدھے کعبہ شریف کی طرف تشریف لے گئے اور حجرِ اسود کے مقابل آئے تو اِستلام کیا۔ مگر ہاتھوں کو نہ اُٹھایا اور روزِ روشن میں کعبۃ اللہ کا طواف کر کے اللہ تعالیٰ کے جلال کو آشکارا فرمایا۔ طواف شروع کرتے وقت خانہ کعبہ بائیں ہاتھ کی طرف تھا۔ دورانِ طواف میں حجرِ اسود اور رُکن یمانی کے درمیان فرمایا۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ترجمہ اے اللہ! دے ہم کو دُنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی۔ اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

آپؐ اوّل کے تین چکروں میں جلدی چلے اور پاؤں کو نزدیک نزدیک رکھا۔ جیسا کہ پہلوان چلا کرتے ہیں اور ردائے مُبارک کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالا (یعنی داہنا کندھا کھلا رکھا)، باقی چار چکروں میں آہستہ چلے اور ہر بار حجرِ اسود کے مقابل آکر

بوجہ کثرتِ ہجوم اُس لکڑی سے جو دستِ مُبارک میں تھی، حجرِ اسود کی طرف اشارہ کرتے اور اُس کو چُوم لیتے (وہ لکڑی ایک عصا تھا، جس کا سر اُوپر سے مُڑا ہُوا تھا) حجرِ اسود کو بوسہ دیتے تو لب مُبارک کو اُس پر رکھتے۔ احادیث میں آیا ہے کہ کبھی اپنے لبوں کو اُس پر رکھتے اور کبھی دستِ مُبارک کو اُس پر رکھتے اور پھر ہاتھوں کو چُومتے اور اِستلام کے وقت اللہُ اکبر فرماتے اور کبھی حجرِ اسود پر پیشانی بھی رکھتے اور اُس پر سجدہ کرکے بوسہ دیتے۔

طواف سے فارغ ہونے کے بعد مقامِ ابراہیمؑ پر یہ پڑھتے ہوئے تشریف لائے۔ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى۔ ترجمہ "اور (حکم دیا) کہ بنا لو ابراہیمؑ کے کھڑے ہونے کی جگہ کو جائے نماز"۔ اور وہاں دو رکعت نماز پڑھی۔ آپؐ نے پہلی رکعت میں قُلْ يَاۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ۔ اور دُوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو حجرِ اسود کی طرف تشریف لائے اور استلام کیا۔

زیارتِ کعبۃُ اللہ سے فارغ ہو کر صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کی چوٹیوں پر تشریف لے گئے۔ اُن کی چوٹیوں پر چڑھ کر اور کعبہ کی طرف رُخ کرکے یہ کلمات پڑھے۔ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ ترجمہ "کوئی معبود نہیں سوائے ایک اللہ کے کہ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی حکومت ہے اور اُسی کے لیے تعریف ہے۔ وُہ ہر چیز پر قادر ہے۔ خُدائے واحد کے سوا کوئی معبُود نہیں۔ اُس نے اپنا وعدہ پُورا کیا۔

اور اپنے بندہ کی مدد کی اور دشمن جتھوں کو خود اکیلے ہی نے شکست دی"۔
اور ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان سعی فرمائی۔

آٹھویں ذی الحجہ کو قیام گاہِ مکّہ سے روانہ ہو کر منٰی ٹھہرے۔ ظہر، عصر، مغرب، عشا اور صبح کی نمازیں منٰی میں ادا فرمائیں۔

نویں ذی الحجہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طلوعِ آفتاب کے بعد وادیِ نمرہ میں آکر اُترے۔ اِس وادی کے ایک جانب عرفات اور دُوسری جانب مُزدلفہ ہے۔ دن ڈھلنے کے بعد یہاں سے روانہ ہو کر عرفات میں تشریف لائے۔ تمام میدان لوگوں سے بھرا ہُوا تھا۔ ہر ایک شخص تکبیر و تہلیل، تمجید و تقدیس میں مصرُوف تھا۔ اُس وقت ایک لاکھ چوالیس ہزار (یا چوبیس ہزار) کا مجمع احکامِ الٰہی کی تعمیل کے لیے ہمہ تن حاضر تھا۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑی پر چڑھ کر اور قصواء نامی ایک اُونٹنی پر سوار ہو کر خُطبہ کا آغاز فرمایا

خُطبۂ حجۃُ الوداع

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ خُطبہ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اِنِّیْ لَا اَرَانِیْ وَاِیَّاکُمْ نَجْتَمِعُ فِیْ ھٰذَا الْمَجْلِسِ اَبَدًا سے شروع ہوتا اور اَنْ یَّکُوْنَ اَوْعٰی لَہٗ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَہٗ پر ختم ہوتا ہے۔ تمام خطبہ کا ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

"لوگو! مَیں خیال کرتا ہوں کہ مَیں اَور تم پھر کبھی اس مجلس میں اِکٹھے نہیں ہوں گے۔ لوگو! تمہارے خوُن، تمہارے مال اَور تمہاری عزّتیں ایک دُوسرے پر ایسی ہی حرام ہیں۔ جیسا کہ تُم آج کے دِن کی، اِس شہر کی۔ اِس مہینے کی حُرمت کرتے ہو۔ لوگو! تمہیں عنقریب خُدا کے

سامنے حاضر ہونا ہے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی بابت سوال فرمائیگا
خبردار! میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دُوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو۔
لوگو! جاہلیت کی ہر ایک بات کو مَیں اپنے قدموں کے نیچے روندتا ہُوں۔ جاہلیت کے قتل و خُون ریزی کے تمام جھگڑے ملیامیٹ کرتا ہُوں۔ پہلا خون جو میرے خاندان کا ہے۔ یعنی ابن ربیعۃ بن الحارث کا خُون جو بنی سعد میں دُودھ پیتا تھا اور ہُذیل نے اُسے مار ڈالا تھا۔ مَیں چھوڑتا ہُوں۔ جاہلیت کے زمانہ کا سُود ملیامیٹ کر دیا گیا۔ پہلا سُود اپنے خاندان کا جو مَیں مٹاتا ہوں، وُہ عبّاس بن عبد المطلب کا ہے۔ وہ سارے کا سارا چھوڑ دیا گیا۔

لوگو! اپنی بیویوں کے مُتعلق اللہ سے ڈرتے رہو۔ خُدا کے نام کی ذمہ داری سے تُم نے اُن کو بیوی بنایا اور خُدا کے کلام سے تُم نے اُن کا جسم اپنے لیے حلال بنایا ہے۔ تمہارا حق عورتوں پر اِتنا ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی غیر کو (کہ اُس کا آنا تُم کو ناگوار ہے)، نہ آنے دیں۔ لیکن اگر وُہ ایسا کریں تو اُن کو ایسی مار مارو۔ جو نمُودار نہ ہو۔
عورتوں کا حق تُم پر یہ ہے کہ تُم اُن کو اچھی طرح کھلاؤ۔ اچھی طرح پہناؤ۔
لوگو! مَیں تُم میں وہ چیز چھوڑ چلا ہوں کہ اگر اُسے مضبوط پکڑ لوگے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ وہ ہے اللہ کی کِتاب قرآن۔
لوگو! نہ تو میرے بعد کوئی پیغمبر ہے اور نہ کوئی جدید اُمت پیدا ہونے والی ہے۔ خُوب سُن لو کہ اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور پنجگانہ نماز ادا کرو۔ سال بھر میں ایک مہینہ کے روزے رکھو۔ اپنے مالوں کی زکوٰۃ نہایت خُوش دلی کے ساتھ دیا کرو۔ خانۂ خدا کا حج بجا لاؤ۔ اور تُم میں

سے جو صاحبِ امر ہوں، اُن کی اِطاعت کرو۔ جس کی جزا یہ ہے کہ تم پروردگا
کی فردوسِ بریں میں داخل ہو گے۔

لوگو! قیامت کے دن تُم سے میری بابت بھی دریافت کیا جائے گا۔
مجھے ذرا بتا دو کہ تُم کیا جواب دو گے؟

سب نے کہا کہ ہم اس کی شہادت دیتے ہیں کہ آپؐ نے اللہ کے
احکام ہم کو پہنچا دیے۔ آپؐ نے رسالت و نبوّت کا حق ادا کر دیا۔ آپؐ نے
ہم کو کھوٹے کھرے کی اچھی طرح پہچان کرا دی۔

(اُس وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اپنی انگشتِ شہادت کو
اُٹھایا) آسمان کی طرف اُنگلی اٹھاتے تھے اور پھر لوگوں کی طرف جُھکاتے
تھے (فرماتے تھے) اے خُدا! سُن لے (تیرے بندے کیا کہ رہے ہیں)۔
اَے خُدا! گواہ رہنا (کہ یہ لوگ کیا گواہی دے رہے ہیں) اے خداوندا!
شاہدِ رہ (کہ یہ سب کیسا صاف اقرار کر رہے ہیں)۔

پھر آپؐ نے فرمایا کہ تُم لوگ یہ سب باتیں اُن لوگوں کو پہنچا دینا جو
اس وقت یہاں موجُود نہیں۔

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم جب خطبہ سے فارغ ہُوئے تو اُسی جگہ یہ
آیت نازل ہوئی۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ
نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًاؕ ترجمہ آج مَیں نے تمہارے
دین کو تمہارے لیے کامل کر دیا اور تُم پر اپنی نعمت کو پُورا کر دیا اور مَیں نے
تمہارے لیے اسلام کا دین پسند فرمایا۔

اس کے بعد حضورؐ اُونٹنی سے اُترے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ
سے فرمایا کہ اذان دو۔ اذان دی گئی اور آپؐ نے نمازِ ظُہر و عصر ملا کر قصر

کے ساتھ پڑھائی۔ اور جو اہلِ مکہ آپؐ کے ساتھ آئے تھے۔ اُنہوں نے بھی آپؐ کے ساتھ نماز قصر ہی پڑھی۔ نماز سے فارغ ہو کر قصواء (حضورؐ کی اُونٹنی) پر سوار ہُوئے اور میدانِ عرفات میں آئے۔ وہاں دامنِ کوہ میں بڑے بڑے پتھروں پر رُو بقبلہ اُونٹنی پر کھڑے ہُوئے اور دُعا و زاری شُروع کی۔ یہاں تک کہ آفتاب غُروب ہو گیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ جس جگہ ہم کھڑے ہیں۔ یہی جگہ مخصُوص نہیں ہے۔ جہاں چاہو کھڑے ہو۔ عرفات میں آپ دُعا کے واسطے سینے تک ہاتھ اُٹھاتے تھے اور اِس طرح دُعا مانگتے تھے۔ جیسے کوئی مسکین روٹی طلب کرتا ہے +

جب غُروبِ آفتاب پر آپ روانہ ہُوئے تو اُسامہ بن زیدؓ کو قصوا پر پیچھے سوار کیا اور اُونٹنی کی مُہار اِتنی کھینچے رہے کہ اُس کا سر زین سے لگتا تھا اور راستہ میں فرماتے تھے کہ اے لوگو! آہستہ چلو۔ دوڑنا ٹھیک نہیں اور بھاگ دَوڑ پرہیز گاری کے خلاف ہے +

جس طرح آپؐ عید گاہ جاتے وقت ایک راستہ سے جاتے اور دوسرے سے واپس آتے۔ یہاں سے واپسی پر بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہی طریقہ اختیار کیا۔ راستہ میں کسی جگہ جب میدان آجاتا تھا تو اونٹنی کو کسی قدر تیز کر لیتے تھے اور راستہ میں تلبیہ فرماتے تھے۔ اثنا راہ میں حضورؐ نے وضو کیا تو اُسامہؓ نے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نماز پڑھیں گے؟ تو فرمایا۔ اَلصَّلوٰۃُ اَمَامَکَ نماز آگے ہے +

مُزدلفہ میں وُرود

پھر سوار ہُوئے اور مُزدلفہ پہنچے۔ پھر وضو کامل فرمایا۔ اذان کہی

گئی اور اسباب اُتارنے اور اقامت کرنے سے پہلے نماز مغرب ادا کی اور اسباب اتار کر دُوسری اقامت کی گئی اور عشا کی نماز بھی پڑھی گئی۔ نماز عشا کی اذان نہیں کہی گئی۔ نماز مغرب اور عشا کے درمیان نفل نہیں پڑھے اور وہیں آرام کیا۔ اس کے بعد تہجّد کی کوئی نماز نہیں پڑھی۔ صبح ہونے پر نماز صبح اوّل وقت پڑھی +

مُزدلفہ سے روانگی

اِس کے بعد سوار ہُوئے اور مشعر الحرام میں آئے (مشعر الحرام وہ جگہ ہے جہاں اب ایک گنبد بنا ہُوا ہے) اور وہاں قیام فرمایا اور قبلہ کی طرف مُنہ کیا۔ اور دُعا و تضرّع وزاری میں مشغُول ہُوئے اور تکبیر و تہلیل اور ذکر کرتے رہے۔ یہاں تک کہ آفتاب نکلنے کے قریب ہُوا تو قصوا پر سوار ہُوئے اور آپؐ نے فضل بن عباسؓ کو اپنے پیچھے بٹھایا اور اُسامہ بن زیدؓ قریش کے ساتھ پیدل چلے۔ فضلؓ سے راستہ میں فرمایا، کہ رمی کے واسطے کنکریاں چُن لو۔ اُنہوں نے سات کنکریاں چُن کر پیغمبر خُدا صلی اللہ علیہ وسلّم کو دیں۔ حضورؐ نے دونوں ہاتھوں سے اُن کی گرد جھاڑی اور فرمایا۔ اَمْثَالَ هٰؤُلَاءِ فَارْمُوْا وَاِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّيْنِ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالْغُلُوِّ فِي الدِّيْنِ (ایسی ہی کنکریاں پھینکا کرو اور بچتے رہو دین میں لغو کام سے۔ تم سے پہلے لوگ دین میں لغو کام کرنے سے ہلاک ہوگئے)

مِنیٰ پہنچے تو وادی کے نشیب میں جَمْرَةُ الْعَقَبَة کی رمی کے واسطے کھڑے ہُوئے۔ اس طرح شہر مِنیٰ دائیں طرف رہا اور مکہ شریف بائیں جانب۔ تو آپؐ نے سواری پر سے ایک ایک کر کے کنکریاں جمرہ پر ماریں۔ ہر کنکری

مارتے وقت تکبیر پڑھتے تھے۔ پہلی کنکری پر تلبیہ موقوف کر دی۔ اُس وقت بلال رضی اللہ عنہ اور اُسامہ ابنِ زید رضؓ بھی ساتھ تھے۔ ایک اُونٹنی کی لگام پکڑے ہوئے اور دُوسرا چھتری لگائے ہُوئے تھا۔ وہاں آپؐ نے خُطبہ پڑھا تمام لوگوں کو آپؐ کی آواز خیموں کے اندر تک پہنچتی تھی اور یہ حضرتؐ کا معجزہ تھا۔ اِس خطبہ میں آپؐ نے نحر (قربانی) کے دن کا حال بیان فرمایا اور اس دن کی فضیلت بتائی اور فرمایا کہ حج کے ارکان سیکھ لو، شاید میں دُوسری بار حج نہ کرسکوں اور فرمایا کہ جو کچھ کتاب اللہ میں لکھا ہے۔ وہ سب مانو +

مہاجرین و انصار کی طلبی

آپ نے مہاجرین و انصار کو طلب کیا اور فرمایا کہ میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دُوسرے کو قتل کرنے لگ جاؤ۔ اور فرمایا "جان لو کہ جو شخص گُناہ کرتا ہے۔ اُس کی جواب دہی اُسی کے ذمّے ہے۔ اور فرمایا کہ جو لوگ حاضر ہیں۔ وہ غیر حاضر لوگوں کو بھی احکام بتا دیں +

ذبح گاہ پر تشریف لانا

پھر حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام ذبح گاہ پر آئے (یہ جگہ بھی وہیں قریب ہی ہے) وہاں ایک سو اُونٹ ٹانگیں بندھے کھڑے تھے۔ آپ نے اپنے دستِ مُبارک سے تریسٹھ اُونٹ ذبح فرمائے۔ باقی کے اونٹ حضرت علی رضؓ نے ذبح کیے۔ آپ نے حضرت علی رضؓ سے فرمایا کہ گوشت اور کھال اور جھول کو مسکینوں میں تقسیم کر دو اور قصائی کو اس میں سے کچھ نہ دینا۔ اس کو علیحدہ اجرت دی جائے گی۔

جب قُربانی سے فارغ ہُوئے تو حضورؐ نے باآوازِ بلند کہا۔ مَنیٰ کُلّھا

مَنْحَرٌ وَفِجَاجُ مَكَّةَ كُلُّهَا مَنْحَرٌ ترجمہ وادیٔ منیٰ سب قربان گاہ ہے۔ مکہ کے تمام راستے قربان گاہ ہیں +

اِس کے بعد حجام کو بُلا کر سرِ مبارک مُنڈوایا۔ معمر بن عبد اللہ بن فضلہ نے آپؐ کی حجامت کی۔ آپؐ نے فرمایا۔ یَا مَعْمَرُ اَمْكَنَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ وَفِيْ يَدِكَ الْمُوْسٰى فَقَالَ مَعْمَرُ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيَّ (اے معمر! اختیار دیا تجھ کو خدا کے رسولؐ نے اپنے دونوں کانوں کی لَو کے درمیان کا اور تیرے ہاتھ میں اُسترا ہے۔ پس کہا معمر نے یہ خدا تعالیٰ کی نعمت ہے مجھ پر) +

پھر حضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے حجام کو اشارہ کیا کہ داہنی طرف سے مُونڈنا شروع کرے۔ جب داہنی طرف کا ختم ہُوا تو اُن بالوں کو حاضرین میں تقسیم کیا گیا۔ اور اشارہ فرمایا کہ بائیں طرف سے مُونڈے۔ اَور اِن بالوں کو ابو طلحہؓ کو دیا اَور ابو طلحہؓ کو کچھ داہنی طرف کے بال بھی ملے تھے۔ جب اِس سے فارغ ہُوئے تو ناخُن ترشوائے۔ لوگوں کو ایک ایک بال یا ناخن مُشکل سے مِلا۔ اِس کے بعد زوال سے پہلے آپؐ مکہ گئے اَور طوافِ زیارت کیا۔ طواف آپؐ نے اُونٹنی پر سوار ہو کر کیا (بعض کا خیال ہے کہ بوجہ کثرتِ ازدحام ایسا کیا گیا۔ تاکہ سب آپؐ کو دیکھ سکیں اَور طواف سیکھ سکیں۔ اَور بعض کہتے ہیں کہ پائے مبارک میں زخم تھا اَور ضرورتاً سواری پر طواف کیا) +

اِس کے بعد چاہِ زمزم پر آئے۔ حضرت عباسؓ اَور اُن کی اولاد زمزم کا پانی کھینچتے تھے۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگوں کا ہجوم بہت ہو جائے گا تو مَیں خود پانی کھینچتا۔ پھر ایک ڈول

پانی آپؐ کے سامنے لایا گیا۔ آپؐ نے کھڑے ہو کر پیا۔ تاکہ سب دیکھ سکیں۔ پھر اُسی وقت منیٰ تشریف لے گئے اور نمازِ ظہر وہاں ادا کی۔ مگر حضرت جابرؓ اور حضرت عائشہؓ کی اِس روایت کو ترجیح دی جاتی ہے کہ نمازِ ظُہر حضورؐ نے مکہ شریف ہی میں ادا فرمائی۔ رات کو منیٰ میں قیام کیا اور آفتاب ڈھلتے ہی نمازِ ظُہر پڑھنے سے پہلے جمرۂ اوّل کی طرف آئے۔ یعنی اُس جمرہ کے پاس جو مسجد خیف کے نزدیک ہے اور اُس پر سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر پڑھتے تھے۔ اُس کے بعد ایک طرف کو کئی قدم گئے اور مکانِ سہل تک پہنچے اور قبلہ رُو ہو کر دُعا کی اور اِتنی دیر قیام کیا جتنی دیر میں سُورۂ بقر پڑھ سکتے ہیں۔ اِس کے بعد دُوسرے جمرہ کی طرف آئے اور اسی طرح رمی کی۔ اور اُسی طرح کھڑے ہو کر دُعا کی اور اِتنی ہی دیر قیام کیا۔ اِس کے بعد جمرۃ العقبہ کے پاس آئے اور جمرہ کے برابر کھڑے ہو کر رمی کی۔ اِس طور پر کہ منیٰ کا بازار دائیں طرف اور مکہ شریف بائیں طرف رہا۔ حضورؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِس جگہ قیام نہ فرمایا۔ منیٰ میں تین دن قیام کیا اور کچھ حصّہ چوتھے روز بھی رہے۔ یعنی ہفتہ۔ اتوار اور پیر۔ منگل کو بعد ظُہر رمی کی اور وادیِ محصّب میں ٹھہرتے ہُوئے مکہ شریف کو روانہ ہو گئے۔ وہاں پہنچ کر طوافِ وداع کیا اور اس طواف میں رمل نہ کیا۔

اب حج کے ارکان ختم کر کے آپ خانہ کعبہ میں داخل ہُوئے۔ اس کے بعد نمازِ فجر کعبہ شریف کے قریب پڑھی اور اس نماز میں سُورۂ وَالطُّور پڑھی۔ پھر مدینہ طیّبہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

مسائلِ حج

حج ہر مُسلمان عاقل و بالغ پر فرض ہے۔ بشرطیکہ وہ آزاد ہو۔ اور اپنے اہل و عیال کی ضروریاتِ زندگی کے علاوہ اس قدر اندوختہ رکھتا ہو کہ وہ بآسانی مکّہ شریف آنے جانے کے مصارف ادا کر سکتا ہو۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے۔ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ **ترجمہ** خُدائے پاک کے لیے اُن لوگوں پر حج بیتُ اللہ فرض ہے۔ جو وہاں تک پہنچنے کی قُدرت رکھتے ہیں اور جس نے کُفر کیا، نقصان اُن کا اپنا ہے۔ بے شک خُدائے پاک دونوں جہانوں سے بے نیاز ہے۔

شرائطِ صحّتِ ادا

وہ شرائط جن کے ادا کیے بغیر حج نہیں ہوتا۔

(۱) مُسلمان ہونا۔

(۲) احرام باندھنا۔

(۳) جس سال حج کا احرام باندھا جائے، اسی سال حج کرنا۔

(۴) زمانۂ حج میں حج کرنا۔

(۵) ہر فعل اپنے مقام پر صحیح طریق پر ادا کرنا۔

(۶) صاحبِ تمیز (باہوش) ہونا۔

(۷) افعالِ حج خود ادا کرنا۔

(۸) احرام باندھنے کے بعد احرام کے اُتارنے تک اُن افعال سے اجتناب کرنا جن کی ممانعت کی گئی ہے۔ (۹) بالغ ہونا۔

فرائضِ حج

حج کے فرائض یہ ہیں :-

(۱) احرام باندھنا۔

(۲) وقوفِ عرفات۔ یعنی ۹ ذی الحجہ کے زوال کے بعد سے ۱۰ ذی الحجہ کی صبحِ صادق سے پہلے تک کچھ مُدت کے لیے میدانِ عرفات میں ٹھہرنا۔

(۳) وقوفِ عرفہ کے بعد طوافِ زیارت کرنا جو ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک کیا جا سکتا ہے۔ ۱۰ ذی الحجہ کو کرنا احسن ہے ـــ اور تینوں میں ترتیب بھی ایسے ہی ہو۔ یعنی پہلے احرام، پھر وقوف، پھر طواف۔

واجباتِ حج

(۱) عرفات سے واپسی کے وقت رات کو مُزدلفہ میں ٹھہرنا اور وہاں مغرب اور عشا کی نمازیں اکٹھی پڑھنا۔

(۲) وقوفِ مُزدلفہ۔ یعنی صبح صادق کے بعد اور طلوع آفتاب سے پہلے کچھ دیر مزدلفہ میں ٹھہرنا۔ (۳) سعی صفا و مروہ۔

(۴) رمی جمار (جمرات پر کنکریاں مارنا)۔

(۵) قارن یا تمتّع کا احرام باندھنے والوں کے لیے قُربانی کرنا۔

(۶) بال کٹوانا یا سر منڈوانا۔

(۷) آفاقی کے لیے طوافِ وِداع۔

(۸) میقات سے بغیر احرام نہ گزرنا۔

حجِ افراد

افراد کے معنی جُدا کرنا ہے۔ اصطلاحِ شریعت میں صرف حج کرنا جو عُمرہ، قران اور تمتّع کے طریقے پر نہ ہو۔

طریقِ حج میقات پر وضو یا غسل کرکے اِحرام باندھے اور دو رکعت نفل ادا کرنے کے بعد قبلہ رُو ہو کر حج کی نیت کرے۔ جو یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ۔ اس کے بعد تین بار تلبیہ پڑھے۔ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ۔ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ۔

مرد کو تلبیہ بلند آواز سے پڑھنا چاہیئے لیکن عورت آہستہ پڑھے کہ اس کی آواز اجنبی مرد کے کان میں نہ پڑے۔ اس کے بعد ہر تبدیلی کے بعد تلبیہ پڑھے۔ جیسے سوار ہوتے وقت۔ اُترتے وقت۔ بلندی پر چڑھتے اُترتے وقت۔ سوتے جاگتے وقت۔ رات کو جاگ آجانے پر۔ مُلاقات کے بعد۔ ہر نماز کے بعد۔ اب حاجی تکبیر، تلبیہ اور تہلیل کثرت سے پڑھتا ہوا مکّہ کی طرف روانہ ہو۔ مکّہ معظّمہ سے جدّہ کی طرف دس میل کے فاصلے پر دو سفید مینار ہیں۔ بہتر ہے کہ وہاں سے پیدل ہو جائے۔ مکّہ شریف میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرنا احسن ہے۔ مکّہ شریف میں قبرستان یعنی باب المعلٰی کی طرف سے داخل ہونا احسن ہے۔ اس دَوران میں مسنون دُعائیں پڑھتا جائے۔ (جو اسی کتاب میں درج ہیں)۔

مسجد الحرام میں داخل ہو کر طوافِ قُدوم کرے۔ طواف کی نیت یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ سَبْعَۃَ اَشْوَاطٍ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ۔

طوافِ قدوم کے بعد اگر سعی کرنے کا ارادہ ہو تو یہ طواف اضطباع[1] کے ساتھ کرنا ہوگا۔ حجرِ اسود کے استلام[2] کے لیے پہلی اور آٹھویں بار ہاتھ اُٹھائے۔ باقی میں اختیار ہے اُٹھائے یا نہ

[1] دیکھیے ص ۴۸ [2] دیکھیے۔ ص ۵۳

آٹھویں بار حجرِ اسود کو بوسہ دے تو طواف پُورا ہوگیا۔
اب مقامِ ابراہیمؑ پر دو رکعت نماز ادا کرے۔ پھر مقامِ ملتزم پر اس سے ہم آغوش ہو۔ یہاں سے زمزم پر جاکر پیٹ بھر کر پانی پیے۔ یہ پانی تین سانسوں میں کھڑے ہوکر پینا سُنّت ہے۔ سعی طوافِ زیارت کے بعد کرنا احسن ہے لیکن اب بھی سعی کا ارادہ ہو تو آبِ زمزم پینے کے بعد حجرِ اسود کا اِستلام کرے اور بابُ الصّفا سے نکل کر سعی کرے۔
سعی کے بعد مقامِ مطاف پر آکر دو رکعت نماز نفل ادا کرے۔
مفرد کو چاہیئے کہ جب تک مکہ معظمہ میں قیام ہو، نفلی طواف کرتا رہے۔
۸ ذی الحجہ کو طلُوعِ آفتاب کے بعد ایسے وقت منیٰ جائے کہ وہاں ظہر کی نماز مستحب وقت پر پڑھ سکے۔ رات منیٰ میں گزارے اور وہاں پانچوں نمازیں پوری کرے۔ ۹ ذی الحجہ کو طلُوعِ آفتاب کے بعد ضب کے راستے عرفات کو روانہ ہوجائے۔ ۹ ذی الحجہ سے پہلے یا اسی روز سُورج چڑھنے سے پہلے عرفات میں جانا خلافِ سُنّت ہے۔ ۹ ذی الحجہ کو زوال کے بعد سے ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق سے پہلے تک کچُھ وقت کیسے عرفات کے میدان میں ٹھہرنا خواہ تھوڑی دیر کے لیے کیوں نہ ہو، ضروری ہے۔ یہ حج کا رُکنِ اعظم ہے۔ یہاں سے مسجد نمرہ میں ظہر و عصر کی نمازیں یکجا پڑھے۔ خطبہ سُننا سُنّت ہے۔ ان کی تکبیریں الگ الگ ہوں گی۔
سُورج غرُوب ہونے کے بعد امام کے ساتھ یا بعد مُزدلفہ میں آجائے۔
خیال رہے کہ سُورج غروب ہونے سے قبل عرفات سے نکلنا جائز نہیں۔
مُزدلفہ میں ماسوا وادئ محسر کے ہر جگہ وقوف جائز ہے۔ یہاں شام اور عشا کی نمازیں اکٹھی پڑھی جاتی ہیں اِس کو جمع بین الصّلوٰتین کہتے ہیں۔

مُزدلفہ میں جمع بین الصلوٰتین واجب ہے اور عرفہ میں سُنّت ۔ مُزدلفہ میں یہ نمازیں فرداً فرداً بھی پڑھی جا سکتی ہیں اور جماعت کے ساتھ بھی۔ شام کی نماز عشا کے ساتھ پڑھی جائے گی لیکن اس کو قضا نہیں کہا جائے گا۔ اب یہاں صبحِ صادق تک قیام ہوگا۔ اب ۱۰ ذی الحجہ کو صبحِ صادق سے قبل ہی امام کے ساتھ نماز فجر ادا کرے اور سُورج طلوع ہونے سے قبل منیٰ کو روانہ ہو جائے اور وادیٔ محسّر سے دوڑتا ہُوا نکل جائے ۔مُزدلفہ سے سات کنکریاں ساتھ لیتا جائے اور درمیانی راستہ سے جمرۃ العقبہ پر سات کنکریاں مارے ۔ رمی کے بعد قربانی دے۔ مُفرد کے لیے حج کے شُکریہ میں قربانی مستحب ہے۔ قارن اور متمتع کے لیے واجب ہے ۔قربانی سے فارغ ہو کر قبلہ رُو ہو کر سر مُنڈائے یا بال کتروائے ۔عورت کو چاہیے کہ اُنگلی کے ایک پورے کے برابر بال کٹوائے ۔ اب اِحرام کی وجہ سے جو چیزیں اُس پر حرام تھیں، حجامت کے بعد حلال ہو گئیں لیکن بیوی سے مجامعت اور بوس وکنار اب بھی جائز نہیں ۔ اب حاجی کو چاہیے کہ مکّہ واپس آ کر طوافِ زیارت کرے۔ ۱۰ ذی الحجہ کو طوافِ زیارت کرنا زیادہ بہتر ہے۔ ورنہ ۱۲ ذی الحجہ کو غروب آفتاب تک یہ طواف ہو سکتا ہے۔ یہ طواف فرض ہے۔ اگر طوافِ قدوم کے بعد سعی نہ کر چکا ہو تو طوافِ زیارت میں پہلے تین چکّروں میں رمل کرے ۔طواف کے بعد طواف کی نماز پڑھے ۔ حجرِ اسود کے استلام کے بعد باب الصّفا سے نکل کر سعی کرے۔ اگر طوافِ قدوم کے بعد سعی کر چکا ہو تو طوافِ زیارت میں رمل اور اضطباع نہ کرے۔ اور سعی بھی نہ کرے۔ طواف کے بعد منیٰ میں آئے اور رات منیٰ میں گزارے۔

۱۱ ذی الحجہ کو تینوں جمرات پر رمی کرے۔ ۱۲ کو بھی رمی کرے۔ اب وہ واپس آسکتا ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ ۱۳ ذی الحجہ کو رمی کر کے مکّہ آئے۔

منیٰ سے واپسی کے وقت وادیٔ محصب میں ظہر، عصر، شام اور عشا کی نمازیں پڑھ کر قدرے لیٹ جائے۔ پھر مکّہ آجائے۔ اب جب تک حاجی مکّہ میں رہے طواف و عُمرہ کرتا جائے ———

——— جس وقت مکّہ شریف سے روانگی کا ارادہ کرے، تو طوافِ وداع یا صدر کرے۔ یہ واجب ہے۔ بعد طواف کے مقامِ ابراہیمؑ کے پاس دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر چاہِ زمزم پر آکر قبلہ رُو ہو کر خوب پیٹ بھر کر پانی پیے اور اپنے کپڑوں پر چھڑکے۔ پھر مقامِ مُلتزم پر آکر سینہ اور دایاں رُخسار کعبہ شریف کی دیوار پر رکھ دے اور دایاں ہاتھ دروازے کی چوکھٹ کے نچلے حصّے کی طرف لے جائے اور گُناہوں کی مُعافی مانگے اور حجرِ اسود کو بوسہ دے کر باب الوداع سے دُعائیں پڑھتا ہؤا باہر نکل آئے (دُعائیں اسی کتاب میں دیکھیے)۔

عُمرہ

اِسے حجِّ اصغر بھی کہتے ہیں۔

حج افراد مخصوص ایام میں ہو سکتا ہے۔ عُمرہ سال کے کسی وقت بھی کیا جا سکتا ہے۔

فرائضِ عُمرہ

(۱) میقات یا حِل سے اِحرام باندھنا۔

(۲) طواف کرنا۔

(۳) صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

واجباتِ عُمرہ

سر کے بال ترشوانا یا مُنڈوانا۔
باقی شرائط اور اِحرام کے احکام مثل حج کے ہیں۔

حج اور عُمرہ کا فرق

(۱) عُمرے کا احرام سب کے لیے حل سے ہے۔ البتہ اگر آفاقی باہر سے بارادہ حج آئے تو اُسے اپنے میقات سے اِحرام باندھنا ہوگا۔ اہلِ مکّہ کے لیے حج کا احرام حرم سے باندھنے کا حکم ہے۔

(۲) حج فرض ہے عُمرہ فرض نہیں۔

(۳) حج ایک مقرّرہ وقت پر ہوتا ہے۔ عمرہ سال بھر ہو سکتا ہے۔ البتہ ۹ ذی الحج سے ۱۳ ذی الحجہ تک مکروہ ہے۔

(۴) عمرہ میں وقوفِ عرفات، وقوفِ مُزدلفہ، جمع بین الصلوٰتین اور خطبہ نہیں۔ طوافِ قدوم اور طوافِ وداع بھی نہیں جو حج میں ہے۔

(۵) عُمرہ میں طواف شروع کرتے وقت تلبیہ پڑھنا بند ہو جاتا ہے۔ اور حج میں جمرۃ العقبہ کی رمی شروع کرتے وقت بند ہوتا ہے۔

(۶) اگر عُمرہ فاسد کرے یا حالتِ جنابت میں طواف کرے تو خیرات کے طور پر ایک بکری ذبح کرنا کافی ہے لیکن حج میں نہیں۔

عُمرہ کرنے کا طریقہ

میقاتِ عُمرہ سے حج کے اِحرام کی طرح اِحرام باندھ لے۔ پھر مکّہ شریف میں داخل ہوتے وقت تمام آدابِ حج کو ملحوظ رکھے۔ باب السلام سے مسجدِ حرام میں داخل ہو۔ پھر رمل و اضطباع کے ساتھ طواف کرے۔ حجرِ اسود کے پہلے اِستلام کے ساتھ تلبیہ بند کر دے۔ طواف کے بعد مقامِ ابراہیمؑ پر دو رکعت نماز

پڑھے۔ پھر حجرِ اسود کے اِستلام کے بعد باب الصّفا سے نکل کر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے اور پھر حلق یا قصر کروائے اور مطاف کے کنارے دو رکعت نفل ادا کرے۔ بس عُمرہ ہو گیا۔

قِران

اس کے معنی ہیں دو چیزوں کو ایک جا کرنا۔ اصطلاحِ شریعت میں قِران سے مُراد حج اور عمرے کا احرام ایک جا باندھنا اور حج و عُمرہ کے مناسک ادا کرنا ہے۔

طریقۂ قِران حج کے مہینوں میں میقات پر یا اس سے قبل اِحرام باندھنا اور دو رکعت نفل پڑھنا اور سلام پھیرنے کے بعد ننگے سر قبلہ رُو بیٹھ کر دل میں حج اور عُمرہ کی نیّت باندھنا اور زبان سے کہنا۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ۔

اگر صرف عُمرہ کا اِحرام ہو تو یُوں نیّت کرے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ۔

پھر تلبیہ کہے۔ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ بِحَجٍّ وَّعُمْرَۃٍ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ۔

اِحرام کے دیگر احکام مثل اِفراد کے ہیں۔

مکّہ شریف میں آداب کے ساتھ باب السّلام سے داخل ہو۔ پہلے رمل اور اِضطباع کے ساتھ عمرے کا طواف کرے۔ اِس کے بعد

دوگانہ طواف ادا کرے۔ پھر آبِ زمزم سے فارغ ہو کر حجرِ اسود کا استلام کرے۔ اور باب الصّفا سے نکل کر عمرے کی سعی کرے۔ سعی کے بعد عمرہ کا کام ختم ہو گیا لیکن اِس کے بعد حجامت نہیں کرائی جائے گی۔ کیونکہ حج کا اِحرام بھی باندھا جا چکا ہے۔

اب حج کے لیے وقوفِ عرفہ سے پہلے طوافِ قدوم کرے۔ اس کے بعد اگر حج کی سعی کرے تو طوافِ قدوم میں رمل اور اضطباع کرے۔ ورنہ نہیں۔ قارن کے لیے یہی بہتر ہے کہ سعی طوافِ قدوم کے بعد کرے اور اگر طوافِ قدوم کے بعد سعی نہ کرے تو طوافِ زیارت کے بعد سعی کرے۔

عمرے کے طوافِ قدوم سے فارغ ہو کر اُسی طرح اِحرام باندھے مکہ شریف میں قیام کرے اور ۸ ذی الحجہ کو منیٰ جائے۔ ۹ ذی الحجہ کو عرفات میں وقوف کرے۔ منیٰ، مزدلفہ اور عرفات کے وہی احکام ہیں جو افراد میں دیے گئے ہیں۔ ۱۰ ذی الحجہ کو منیٰ آجائے اور آتے ہی پہلے جمرۃ العقبہ کی رمی کرے۔ پھر قِران کے شکریہ میں قربانی کرے جو واجب ہے دم قران اور دم تمتّع کی بجائے عید الاضحیٰ کی قربانی نہیں ہو سکتی۔ عید کی قربانی مُسافر پر واجب نہیں۔ البتہ اگر کوئی حج سے پہلے مکہ میں پہنچا ہو اور نصف مہینہ تک قیام کی نیت کر چکا ہو تو اس پر عید کی قربانی بھی واجب ہے۔ قارن پر حجامت کرانے (حلق یا قصر) کے بعد حالتِ احرام میں جو چیزیں منع تھیں سب اُس پر حلال ہو گئیں۔ ماسوا صُحبت اور بوس و کنار کے۔

قارن کے لیے مناسب یہی ہے کہ ۱۰ ذی الحجہ کو مکہ شریف جا کر

طوافِ زیارت کرے۔ یہ طواف ۱۲ ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے ہونا ضروری ہے۔ طوافِ زیارت کے بعد منٰی میں آجائے اور ۱۱ و ۱۲ تاریخ کو زوال کے بعد تینوں جمرات کی رمی کرے۔ اگر ۱۳ ذی الحجہ کو منٰی میں ہو تو اس دن بھی تینوں جمرات کی رمی کرے۔ چاہے تو ۱۲ تاریخ کو مکہ شریف جا سکتا ہے۔

منٰی سے آتے ہوئے ہو سکے تو وادیِ مُحصّب میں عصر، مغرب اور عشا کی نمازیں پڑھے اور قدرے آرام کے بعد مکہ شریف جائے۔ پھر مُفرد کی طرح طوافِ وداع یا صدر کرے۔

تمتُّع

تمتُّع کے معنی ہیں فائدہ حاصل کرنا۔ یعنی تمتُّع کرنے والا عُمرہ اور حج کے اِحرام کے درمیان اُن چیزوں سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے جو کہ احرام کی وجہ سے منع ہیں۔ قارِن کی حیثیت ایسی نہیں۔ کیونکہ وہ عُمرے کی فراغت کے بعد بھی ان چیزوں سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ تمتّع کا درجہ قِران سے کم اور اِفراد سے بڑھ کر ہے۔

تمتُّع کا طریقہ پہلے عُمرہ کا احرام باندھے اور حج کے مہینوں میں عمرہ کرے۔ عُمرہ کے بعد سر مُنڈائے لیکن اس صورت میں کہ متمتّع قربانی کا جانور ساتھ نہ لایا ہو تو اُس پر اب ہر چیز جائز ہے جو قبل ازیں ممنوع تھی، حلال (جائز) ہونے کے بعد مکہ شریف یا کسی دُوسری جگہ قیام کرے لیکن وطن نہ جائے اور جب حج کا وقت آئے

تو حج کا اِحرام باندھے۔ یعنی عُمرہ اور حج ایک ہی سفر میں کرے اور
دونوں کے درمیانی مدّت میں وطن نہ جائے۔ اس طرح ایک سال
کے اندر ادا کرنا ضروری ہے اور جب حج کا احرام باندھے تو ۸۔
ذی الحجہ کو منیٰ جائے۔ جیسا کہ افراد میں ذکر کیا گیا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح
حج کرے۔ طوافِ زیارت میں رمل کرے۔ اضطباع نہ کرے اور پھر سعی
کرے اور مکّہ سے رخصت ہوتے وقت طوافِ وداع کرے۔ جس کی تفصیل
عُمرہ اور حج میں بیان ہو چکی ہے۔ اگر تمتّع کرنے والے کے ساتھ ہدی تمتّع
بھی ہو تو عُمرہ کرنے کے بعد وہ سر نہیں منڈوائے گا اور ۸ ذی الحجہ کو
حج کا احرام باندھ لے گا۔

تشریحِ اصطلاحات

مُفرد۔ جس نے محض حجِ افراد کی نیّت کی ہو۔

قارن۔ جس نے عُمرہ و حج کی نیت سے احرام باندھا ہو۔

مُتمتّع۔ جس نے تمتّع کی نیّت کی ہو۔

میقات۔ مکّہ معظّمہ کے گرد وہ مقامات جہاں سے حاجی اِحرام باندھ
کر ہی آگے بڑھ سکتے ہیں۔ پاکستان، ہندوستان اور مشرقی ممالک
سے آنے والوں کے لیے یلملم حدُودِ میقات ہے۔ مدینہ منوّرہ
کی طرف سے آنے والوں کے لیے ذوالحلیفہ۔ نجد کی طرف سے
آنے والوں کے لیے قرن۔ شام و مصر کی طرف سے آنے والوں
کے لیے جحفہ اور عراق کی سمت سے آنے والوں کے لیے ذاتِ
عرق ہے۔ پاکستان سے بذریعہ ہوائی جہاز حج کو جانے والے کراچی
سے اِحرام باندھ لیتے ہیں (دیکھیے نقشہ حدُودِ میقات)

اِحرام

اِحرام لُغت میں حرام کرنے کو کہتے ہیں حاجی جب میقات سے حج کی نیت کر لیتا اور تلبیہ پڑھ لیتا ہے تو اُس پر چند حلال اور مُباح چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔ اِس لیے اِس کو اِحرام کہتے ہیں۔

احرام میں دو بے سِلی چادریں ہوتی ہیں۔ ایک ناف سے گھٹنوں تک جو تہبند کا کام دیتی ہے۔ دُوسری جو کندھوں پر ڈالی جاتی ہے۔ سر ننگا رہنا چاہیے۔

اقسامِ اِحرام اِحرام کی حسب ذیل چار قسمیں ہیں:-

(۱) اِفراد یعنی صرف حج کا اِحرام۔

(۲) قِران یعنی حج اور عُمرہ کا مشترکہ اِحرام۔

(۳) تمتع یعنی پہلے عمرہ کا اِحرام باندھنا اور حج کے مہینوں میں عُمرہ کرنے کے بعد دُوسری مرتبہ حج کا اِحرام باندھنا۔

(۴) صِرف عُمرہ کا اِحرام باندھنا۔

مُباحاتِ اِحرام غسل کرنا۔ مکان میں داخل ہونا۔ سائے میں بیٹھنا۔ چھتری تاننا۔ ٹوٹا ہُوا ناخن تراشنا۔ آئینہ دیکھنا۔ کپڑے پاک کرنا۔ ڈُبکی لگانا۔ گرم یا ٹھنڈے پانی سے نہانا (لیکن مَلا نہ جائے) لنگ کے اُوپر یا نیچے ہمیانی باندھنا۔ لنگ میں جیب رکھنا مُسلح رہنا۔ سر اور چہرے کے علاوہ دُوسرے بدن کا چُھپانا۔ ٹھوڑی کے نیچے ڈاڑھی چُھپانا۔ برتن یا چارپائی یا کوئی ایسی چیز سر پر رکھنا

مُوذی جانور جیسے کھٹمل، سانپ اور بچھو وغیرہ کا مارنا۔ پالتو جانور ذبح کرنا بھی جائز ہے اور ان کا گوشت کھانا بھی دُرست ہے۔

مکرُوہاتِ احرام خوش بُو کو ہاتھ لگانا۔ قصداً خوش بُو سونگھنا۔ چادر کو گرہ دے کر گردن پر باندھنا۔ چادر یا لنگوٹ کو گرہ دینا یا سُوئی دھاگے سے جوڑنا۔ ناک اور ٹھوڑی کو کپڑے سے چھُپانا۔ سر کے بال یا ڈاڑھی کے بالوں کو کنگھی کرنا۔ سر یا ڈاڑھی کو اِس طریقے سے کھُرچنا کہ بال یا جُوئیں گرنے کا اندیشہ ہو۔ سر، ڈاڑھی اور بدن صابن سے دھونا اور مَیل دُور کرنا۔

ممنُوعاتِ احرام سِلے ہُوئے کپڑے پہننا۔ ایسے جُوتے پہننا، جس سے پاؤں کی درمیانی ہڈی چھُپ جائے۔ سر اور چہرے پر پٹیاں باندھنا۔ خوش بُو لگانا یا خوش بُو دار کپڑے پہننا۔ بال کاٹنا۔ ناخن تراشنا۔ سر یا چہرہ چھُپانا۔ جھگڑا کرنا۔ بوس و کنار کرنا۔ خُشکی پر شکار کرنا۔ دُوسروں کو شکار کرنے کی ترغیب دینا یا اشارہ کرنا۔ شکاری کی اِمداد کرنا۔ خُشکی پر رہنے والے شکار کو دُوڑانا۔ اُن کے انڈے توڑنا۔ جُوئیں مارنا۔ جُوئیں مارنے کے لیے کپڑے دُھوپ میں بچھانا۔ جماع کرنا، قتل کرنا، نافرمانی کرنا۔

تلبیہ

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ۔ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ۔

اِحرام باندھنے کے بعد تین بار پڑھا جاتا ہے۔ اس کے بعد

ہر تبدیلی کے وقت پڑھنا ضروری ہے۔ یعنی سوتے، جاگتے، اُٹھتے بیٹھتے۔ بلندی پر چڑھتے یا سوار ہوتے اور اُترتے وقت۔

عمرہ کے وقت پہلے استلام پر تلبیہ بند کر دے۔ حج میں جمرۂ عقبہ پر پہلا کنکر مارے تو تلبیہ بند کر دے اور اگر دس ذی الحجہ کو رمی نہیں کی تو غروبِ آفتاب پر تلبیہ بند کر دے۔ جس وقت جمرۃ العقبہ میں رمی شروع کرے تو تلبیہ بند کر دے۔

طواف

خانہ کعبہ کے گرد سات پھیرے کرنے کو طواف کہتے ہیں۔ ہر پھیرے کو شوط کہتے ہیں۔ طواف حجرِ اسود سے شروع کیا جاتا ہے۔ اس کے لیے حاجی کو چاہیے کہ حجرِ اسود کے سامنے اِس طرح کھڑا ہو کہ اُس کا داہنا کندھا حجرِ اسود کے بائیں کنارے کے مُقابل اور حجرِ اسود اُس کے داہنی طرف رہے۔ اب طواف کی نیت کرے۔

اقسامِ طواف

طواف کی چار قسمیں ہیں:-

(۱) طوافِ قدوم۔ ہر آفاقی کے لیے مسنون ہے جو حجِ اِفراد یا قِران کی نیت سے مکہ معظمہ میں داخل ہو۔ جہاں تک ہو سکے جلد از جلد طوافِ قدوم کرے۔

(۲) طوافِ زیارت۔ یہ حج کا رُکن ہے۔ اس کو طوافِ فرض۔ طوافِ حج اور طوافِ رُکن بھی کہتے ہیں۔ ۱۰ ذی الحجہ کی صبحِ صادق کے بعد سے ۱۲ ذی الحجہ تک ہو سکتا ہے۔ ۱۰ ذی الحجہ کو کرنا

احسن ہے۔

(۳) طوافِ وداع یا صدر۔ بیت اللہ شریف سے رُخصت ہوتے وقت کا طواف کرنا آفاقی پر واجب ہے۔

(۴) طوافِ عُمرہ۔ عُمرہ میں فرض ہے۔ اس میں رمل اور اضطباع ہے اور ازاں بعد سعی۔

طواف کی دیگر قسمیں

اِن کے علاوہ طواف کی تین قسمیں اور بھی ہیں:-

(۱) طوافِ نذر۔

(۲) طوافِ تحیۃ۔

(۳) طوافِ نفلی۔

طوافِ نذر اُس پر واجب ہے جس نے طواف کی نذر مانی ہو۔

طوافِ تحیۃ مسجد الحرام میں داخل ہونے کے لیے مستحب ہے۔ لیکن اگر کوئی اور طواف کرے تو وہ اس طواف کا قائمقام ٹھہرے گا۔

نفلی طواف ہر وقت ہو سکتا ہے۔

شرائط طواف

طواف کی نیّت کرنا۔ مسجد کے اندر طواف کرنا۔ یہ ہر طواف کے لیے شرط ہے۔

طوافِ حج کے لیے خاص وقت۔ طواف سے پہلے اِحرام باندھنا اور وقوفِ عرفہ کرنا ضروری ہے۔

رمل

جس طواف کے بعد سعی نہ ہو، اُس طواف میں رمل نہیں اور جس طواف کے بعد سعی ہو، اُس کے پہلے تین پھیروں میں رمل ہے۔ طواف کے ساتوں پھیروں میں رمل کرنا ممنوع ہے۔ اگر کسی وجہ

سے کوئی رمل نہ کر سکے تو کوئی بات نہیں۔

چلنے میں جھپٹ کر جلدی اور زور سے قدم اُٹھانا مگر نزدیک نزدیک قدم رکھنا اور کندھوں کو ہلانا رمل کہلاتا ہے۔

اِضطباع اِحرام کی دو چادروں میں سے اُوپر والی چادر کو داہنی بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا۔

واجباتِ طواف (۱) ٹٹی پیشاب سے پاکیزگی۔

(۲) عورت کا ستر۔

(۳) داہنی طرف سے طواف شروع کرنا۔

(۴) اگر کوئی عُذر نہ ہو تو پیدل طواف کرنا۔

(۵) حطیم کو طواف میں لانا۔

(۶) طواف پُورا کرنا۔

(۷) طواف کے بعد مقامِ ابراہیمؑ کے پاس دو رکعت نماز پڑھنا۔

اگر ایک واجب ترک ہو جائے تو طواف کا اِعادہ واجب ہے۔

مُستحباتِ طواف حجرِ اسود سے طواف شروع کرنا۔ حجرِ اسود کو تین مرتبہ چُومنا اور تین بار سجدہ کرنا۔ مُباح باتیں ترک کرنا۔ منقُول دُعائیں پڑھنا۔ جو کام خشُوع میں مُخل ہو، اُس سے اِحتراز کرنا۔ مرد کے لیے بیت اللہ کے قریب طواف کرنا عورت کے لیے رات کو طواف کرنا۔ اگر طواف درمیان میں چھوڑ دیا گیا۔ یا مکرُوہ طریقے سے کر چکا ہو تو از سرِ نو طواف کرنا۔ طواف میں بیت اللہ شریف کا پُشتہ لے آنا۔ رکنِ یمانی کا اِستلام۔

سعی صفا اور مروہ کے درمیان سات مرتبہ آنا جانا۔ میلین اخضرین کے درمیان عام رفتار سے تیز چلنا۔ سعی صفا سے شروع کرنا۔

شرائط و واجباتِ سعی (۱) سعی کرنے سے پہلے حج یا عمرے کا احرام باندھنا۔

(۲) سعی خود کرنا۔ سعی میں نیابت جائز نہیں۔

(۳) سعی مکمل طواف یا اکثر طواف کے بعد ہو۔ خواہ نفلی طواف ہی ہو۔

(۴) سعی وقت پر کی جائے۔ لیکن یہ شرط صرف حج کی سعی کے لیے ہے۔ عُمرے کی سعی کے لیے نہیں۔ البتہ اگر قارن اور متمتع سعی کر رہا ہو تو اس کے عمرے کے سعی کے لیے وقت شرط ہے۔

(۵) سعی صفا سے شروع کرنا اور اُس کو مروہ پر ختم کرنا۔

واجباتِ سعی پیدل سعی کرنا۔ ایسے طواف کے بعد سعی کرنا کہ وہ جنابت اور حیض و نفاس سے پاک ہو۔ سات پھیرے پُورے کرنا۔ ان میں چار فرض اور تین واجب ہیں۔ صفا اور مروہ کے درمیان پوری مسافت طے کرنا۔ یعنی صفا کے ساتھ ایڑیاں ملانا۔ یا صفا پر چڑھنا شروع کرنا اور مروہ کے ساتھ پاؤں کی انگلیاں ملانا۔ عُمرے کی سعی میں آخر تک اِحرام باقی رکھنا۔

مُستحبّاتِ سعی سعی کی نیت کرنا۔ صفا اور مروہ میں کافی دیر ٹھہرنا۔ ذکر اور دُعائیں پڑھنا۔ سعی سے فارغ ہو کر مسجد الحرام میں آکر دو رکعت نماز نفل ادا کرنا۔ اگر سعی کے پھیروں میں بغیر عُذر زیادہ فاصلہ آجائے تو از سرِ نو سعی کرنا۔ لیکن سعی از سرِ نو شروع کرنا اسی صورت میں مُستحب ہے کہ نصف سے زیادہ پھیرے

نہ ہُوئے ہوں۔

عرفات مکۂ معظمہ سے مشرق کی جانب جبلِ رحمت کے پاس وہ میدان جہاں ۹ ذی الحجہ کو حج ہوتا ہے، سُورج چڑھنے کے بعد عرفات میں جانا چاہیے۔ منیٰ سے اس کا فاصلہ سات میل ہے۔ ۹ ذی الحجہ بعد زوال سے ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق سے پہلے تک وہاں قیام کرنا خواہ وہ کتنی تھوڑی مُدّت کے لیے ہو، حج کا رکنِ اعظم ہے۔ اس کو وقوفِ عرفہ کہتے ہیں۔

مُزدلفہ عرفات اور منیٰ کے درمیان ایک میدان جو منیٰ سے بجانب مشرق اندازاً دو میل دُور ہے، حاجی لوگ شام کو غرُوبِ آفتاب کے بعد عرفات سے مُزدلفہ میں آتے ہیں۔ یہاں مغرب اور عشا کی نمازیں اکٹھی پڑھی جاتی ہیں۔ یہاں حاجی وادیِ محسّر کے علاوہ جہاں چاہیں، قیام کر سکتے ہیں۔ لیکن ۱۰ ذی الحجہ کو طلوعِ آفتاب سے پہلے یہاں سے منیٰ کو روانہ ہو جانا چاہیے۔

جمع بین الصّلوٰتین

یعنی دو نمازوں کو یک جا کرنا۔ میدانِ عرفات میں ظہر اور عصر کی نمازوں کو یک جا کرنا سُنّت ہے اور مُزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نمازوں کو جمع کرنا واجب ہے۔ مُزدلفہ میں امامت اور خطبہ کی ضرورت نہیں ہے، جیسا کہ عرفات میں ہے۔

شرائطِ جمع بین الصّلوٰتین مُزدلفہ (۱) احرام حج کی موجودگی۔ (۲) عرفہ میں وقوف کر چُکا ہو۔

(۳) ماہ ذی الحجہ کی دسویں رات ہو۔

(۴) جمع مُزدلفہ میں ہو۔

(۵) عشا کا وقت ہو۔

(۶) دونوں نمازیں ترتیب سے ادا کرنا۔ پہلے شام بعد میں عشا۔

مُزدلفہ میں صبحِ صادق تک قیام کرنا سُنّتِ مؤکدہ ہے۔

منیٰ مکہ معظمہ سے مشرق کی طرف ایک مقام جہاں رمی جمار اور قربانی کی جاتی ہے۔ ۸ ذی الحجہ کو صبح حاجی وہاں پہنچتے ہیں۔ وہاں پہنچ کر ظہر کی نماز پڑھنا مُستحب ہے۔ یہاں ظہر سے لے کر ۹۔ ذی الحجہ کی صبح تک پانچ نمازیں پڑھی جاتی ہیں۔ ۹ ذی الحجہ کو حاجی یہاں سے عرفات میں جاتے ہیں اور رات کو واپس آکر مزدلفہ میں ٹھہرتے ہیں اور ۱۰ ذی الحجہ کو طلوع آفتاب سے قبل مُزدلفہ سے چل کر منیٰ میں آجاتے ہیں۔ یہاں رمی جمار کرتے اور قربانی دیتے ہیں۔

صفا و مروہ مسجد الحرام سے مشرق کی جانب وہ جگہ جہاں حاجی سعی کرتے ہیں۔ سعی صفا سے شروع کر کے مروہ پر ختم کی جاتی ہے اور سات پھیرے کرنے پڑتے ہیں۔

میلین اخضرین صفا اور مروہ کے درمیان وہ سبز ستون جن کے درمیان حاجی کو عام رفتار سے تیز چلنا ہوتا ہے جو دوڑنے کے قریب ہو۔

جبلِ رحمت میدانِ عرفات کا پہاڑ جس پر چڑھ کر امام عید کا خطبہ دیتا ہے۔

ضب مسجد خیف سے متصل ایک پہاڑی جہاں سے عرفات کو جاتے ہُوئے حاجی گزرتے ہیں۔

مسجد نمرہ یہاں ۹ ذی الحجہ کو ظہر اور عصر کی نمازیں اکھٹی پڑھی جاتی ہیں۔ اِن نمازوں کے لیے یہ شرائط ہیں :۔

(۱) عرفات میں ہو یا اس کے نزدیک۔

(۲) ذی الحجہ کی ۹ تاریخ ہو۔ (۳) جماعت ہو۔

(۴) امام وقت یا اُس کا نائب موجود ہو۔ (۵) دونوں نمازوں میں اِحرام حج کا ہو۔

(۶) عصر سے پہلے ظہر کی نماز پڑھی جائے۔

(۷) اگر امام مقیم ہو تو چار رکعت پوری پڑھے اور مسافر ہو تو دو رکعت پڑھے۔ حنفیوں کے نزدیک ایسے امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی جو باوجود مقیم ہونے کے قصر کرے۔

مسجدِ صخرہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے وقوف کی جگہ۔ اِس جگہ قیام کرنا بہتر ہے۔ اگر یہاں جگہ نہ ملے تو میدانِ عرفات میں جہاں جگہ مل جائے ٹھہر جائے۔ البتہ بطنِ عرنہ اور مسجدِ عرفات کے مغرب کی وادی میں قیام جائز نہیں۔

رمی جمار مزدلفہ اور منیٰ کے درمیان تین مقامات ہیں، جن کو جمرۃ الاولیٰ، جمرۃ الوسطیٰ اور جمرۃ العقبہ کہا جاتا ہے۔ ان مقامات پر مختلف اوقات میں سات سات کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ پہلے دن کی رمی کا وقت ۱۰ ذی الحجہ صبح صادق سے ۱۱ ذی الحجہ صبح صادق تک ہے۔ رمی کا وقت طلوعِ آفتاب سے زوالِ آفتاب تک مسنون

ہے۔ مزدلفہ سے آتے ہوئے سب سے پہلے جمرۃ العقبہ پر کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ یہ کنکریاں ان جمروں سے نہ اٹھانی چاہئیں۔ حاجی لوگ مزدلفہ سے ساتھ لاتے ہیں۔ یہ کنکریاں تعداد میں ستتر (۷۷) ہونی چاہئیں۔ طلوع آفتاب سے قبل رمی درست نہیں۔ زوال سے غروب تک مباح اور غروب کے بعد مکروہ ہے۔ ۱۰ ذی الحجہ کو صرف جمرۃ العقبہ کی رمی کی جاتی ہے۔ رمی کرنے کے بعد وہاں سے فوراً واپس اپنی قیام گاہ پر چلا آنا چاہیے۔

قربانی۔ رمی کے بعد حاجی منیٰ میں قربانی کرتے ہیں۔

مقام مدعیٰ مکہ معظمہ میں مسجد حرام اور قبرستان کے مابین ایک مقام۔

اِستلام حجرِ اسود کو بوسہ دینا۔ یعنی ہاتھوں کی دونوں ہتھیلیاں حجرِ اسود پر رکھ کر اپنا منہ دونوں ہاتھوں کے بیچ میں رکھ کر آرام سے بوسہ دینا۔ آواز پیدا نہ ہو۔

حجرِ اسود وہ سیاہ پتھر جو خانہ کعبہ کے جنوب مشرقی کونے میں لگا ہوا ہے۔

رُکنِ یمانی خانہ کعبہ کا جنوب مغربی کونا۔ یہاں بھی اِستلام کرنا مستحب ہے۔ یہاں صرف داہنا ہاتھ یا دونوں ہاتھ رکنِ یمانی پر لگانے چاہئیں۔

شوط خانہ کعبہ کے گرد ایک پھیرا کرنا۔ یعنی حجرِ اسود سے پھیرا شروع کرکے پھر جب حجرِ اسود تک آئے گا تو ایک شوط ہوگا۔ طواف میں سات شوط (پھیرے) ہوتے ہیں۔

مقامِ ابراہیمؑ خانہ کعبہ کے مشرق کی طرف ایک پتھر رکھا ہوا ہے جسے مقامِ ابراہیمؑ کہا جاتا ہے۔ طواف کے بعد یہاں دو رکعت نماز نفل پڑھی جاتی ہے۔

حطیم بیت اللہ شریف کی شمالی دیوار کے متصل ایک گول دیوار میں گھرا ہوا احاطہ۔ طواف میں حطیم کو اندر لینا چاہیے۔

آفاقی وہ مسلمان جو حج کی نیت سے حدودِ میقات سے باہر سے آیا ہو۔

اہلِ حل وہ لوگ جو میقات کی حدود کے اندر اور حدودِ حرم سے باہر رہتے ہیں۔ اُن کو اپنے مقام ہی سے اِحرام باندھنا ہوگا۔

اہلِ حرم مکّہ اور حرم میں بسنے والے لوگ۔ اہلِ مکّہ کے لیے احرام باندھنے کے لیے حرم کی ساری زمین میقات ہے۔

ہدی وہ جانور جو اِحرام باندھ کر ذبح کرنے کو ثواب اور عبادت کی نیت سے حاجی ساتھ لے جاتے ہیں۔

حِلال ۔ جائز۔

حلق ۔ سر مُنڈانا۔

قصر ۔ بال ترشوانا۔

حل ۔ حدودِ حرم سے باہر کی جگہ۔

بُدنہ ۔ قُربانی کا اُونٹ یا گائے۔

تقلید ۔ قُربانی کے جانور کے گلے میں پٹہ یا قلادہ باندھنا۔

تلبید سر یا ڈاڑھی کے بالوں میں گوند یا خطمی لگا لینا، تاکہ ایامِ حج میں کوئی بال گرنے نہ پائے۔

مَنحر ۔ منیٰ میں قربانی کرنے کی جگہ۔

نُسک ۔ ایک بکری کی قربانی۔

فرق ۔ برابر سولہ پونڈ یعنی تقریباً آٹھ سیر۔

رفث ۔ جماع کرنا۔ بے ہُودہ باتیں۔

مُحرِم ۔ اِحرام باندھنے والا حاجی۔

نحر ۔ قُربانی۔

وقوف ۔ اِس کے معنی ہیں ٹھہرنا۔ اصطلاحِ شریعت میں عرفات، مُزدلفہ اور منیٰ میں حاجیوں کا ہدایات کے مُطابق قیام کرنا۔ میدانِ عرفات میں زوالِ آفتاب کے بعد سے غرُوبِ آفتاب کے بعد تک قیام کرنا وقوفِ عرفات یا وقوفِ عرفہ کہلاتا ہے۔ یہ حج کا رُکنِ اعظم ہے۔ یہاں ظہر اور عصر کی نمازیں یک جا کر کے پڑھی جاتی ہیں۔ عرفات سے واپسی پر مُزدلفہ میں قیام کرنے کو وقوفِ مُزدلفہ کہتے ہیں اور یہاں سے چل کر منیٰ میں ٹھہرنے کو وقوفِ منیٰ کہتے ہیں۔

زمزم

حرم کا وہ کنُواں جہاں قبلہ رُو ہو کر پیٹ بھر کر پانی پیا جاتا ہے۔ یہ پانی تین سانسوں میں رُک رُک کر پینا چاہیے۔

جنایت

اِس کے معنی خطا وقصور کے ہیں۔ مقصود یہ ہے کہ کوئی ایسا کام کرنا جو حرم یا اِحرام میں ممنوع ہو۔

حرم کی جنایات حرم کی گھاس یا درخت کاٹنا۔ حرم کے حیوانوں کو تکلیف دینا یعنی شکار کرنا۔

اِحرام کی جنایات سلائی شدہ کپڑے پہننا۔ سر اور چہرہ چھپانا۔ ناخن کاٹنا۔ بال صاف کرنا۔ خوشبو اِستعمال کرنا۔ جماع کرنا۔ خُشکی کے حیوان کا شکار کرنا۔ واجباتِ حج میں سے کوئی واجب ترک کرنا۔ ان میں سے کوئی جنایت سرزد ہو تو جزا واجب ہوگی۔

دَم کسی جنایت یعنی مناسکِ حج ادا کرنے میں کسی خطا کے سرزد ہونے پر کوئی جانور ذبح کرنا۔ جیسے بھیڑ، بکری یا گائے اور اونٹ کا ساتواں حصّہ۔

بَدنہ صرف جنابت حیض ونفاس میں طوافِ زیارت کرنے یا وقوفِ عُرفہ کے بعد اور حلق سے پہلے جماع کرنے پر پُورا اُونٹ یا پُوری گائے ذبح کرنا ہوگی۔

صدقہ صدقہ فطر کی طرح نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جَو ادا کرنا چاہیے۔

ایک صاع ساڑھے تین سیر کے برابر ہوتا ہے۔

حج کے مُختلف طریقے

حج کرنے کے مُختلف طریقے ہیں۔ جنہیں واقفیتِ عامہ کے لیے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

(۱) عُمرہ جسے حجِ اصغر بھی کہتے ہیں۔ سال میں جب اور جتنی مرتبہ چاہو، ادا کیا جا سکتا ہے۔ اِس میں اِحرام باندھ کر طواف و سعی کی جاتی ہے۔

(۲) حجِ افراد جو خاص شرائط کے ساتھ فرض ہے۔ حج ۹ر ذی الحجہ کو عرفات میں ادا کیا جاتا ہے۔ دُوسرے روز طوافِ زیارت ہوتا ہے۔ حج کے دو رکن ہیں۔ وقوفِ عرفات اور طوافِ زیارت۔

(۳) تمتّع یہ ہے کہ عُمرہ اور حج، حج کے مہینوں میں ادا کیے جائیں۔ مگر اِن دونوں کو جمع کرنا صرف اُن لوگوں کے لیے جائز ہے جو آفاقی ہیں۔ آفاقی اُس شخص کو کہتے ہیں، جو حدُودِ میقات سے باہر رہتا ہو۔

(۴) قِران میں عُمرہ اور حج کو ایک ہی اِحرام سے جمع کیا جاتا ہے۔ یہ بھی صرف آفاقی کے لیے جائز ہے۔

عُمرہ خانہ کعبہ کی زیارت اور صفا و مروہ کے درمیان احرام کے ساتھ سعی کرنے کو عمرہ کہتے ہیں۔

آفاقی کو چاہیے کہ میقات سے اِحرام باندھ کر خانہ کعبہ کے گرد طواف کرے اور اِس کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے۔ زاں بعد حلق یا قصر کر کے اِحرام کھول دے۔ عُمرہ میں طوافِ قدُوم نہیں۔ بلکہ اِس کی

بجائے طوافِ عُمرہ ہے۔ طوافِ عمرہ میں تلبیہ موقوف کرے۔ عُمرہ میں طوافِ صدر نہیں ؛

حج (افراد حج) کا مطلب ایک معیّن وقت میں اِحرام کے ساتھ عرفات پر وقوف کرنا اور طوافِ زیارت کرنا ہے۔ صرف حج کرنے والے کو مفرد بالحج کہا جاتا ہے ؛

اِس میں آفاقی کو چاہیے کہ اِحرام باندھ کر خانہ کعبہ کے گرد طوافِ قدوم کرے۔ پھر سعی صفا و مروہ کرے۔ اِس کے بعد وقوفِ عرفات، وقوفِ مُزدلفہ، رمی جمرۃ العقبہ، حلق یا قصر، طوافِ زیارت، رمی جمار اور پھر طوافِ وداع کرے ؛

طوافِ قدُوم کہ تحیۃ المسجد ہے۔ جو مکہ میں داخل ہوتے وقت ادا کیا جاتا ہے۔ یہ اُن لوگوں کے لیے ضروری نہیں، جو اہلِ مکہ میں سے ہوں۔ اگر طوافِ قدوم میں رمل کرے تو سعی صفا و مروہ بھی کرے۔ اور اگر طوافِ قدُوم نہ کرے یا اِس میں رمل نہ کرے تو طوافِ زیارت میں رمل کرے اور اُسی وقت سعی کرے۔ وقوفِ عرفات اور وقوفِ مُزدلفہ کے متعلق جو احکام ہیں اُن کو ادا کرے ؛

تمتع عمرہ اور حج کے مجموعے کو تمتّع کہا جاتا ہے۔ جو مُتفرق احرام کے ساتھ درمیان میں وقفہ دے کر ادا کیا جاتا ہے۔ تمتّع کرنے والے کو مُتمتّع کہتے ہیں۔ یہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک جس میں میقات سے قربانی کو ساتھ لیکر چلتے ہیں اور دوسرا وہ جس میں قربانی ساتھ نہیں لی جاتی ؛

ہر دو قسم کے متمتّع حج کے مہینوں میں پہلے میقات سے عُمرہ کا اِحرام باندھ کر عُمرہ کے تمام افعال صِرف عمرہ کرنے والے کی طرح کریں گے جس کے ساتھ قربانی نہ ہوگی۔ وُہ عمرہ سے فارغ ہو کر ایامِ حج کا انتظار

کرے گا۔ اور حاجی مُفرد (اکیلے حج کرنا) کی طرح تمام افعالِ حج ادا کرے گا۔ مگر جس کے ساتھ قربانی ہوگی۔ وُہ عُمرہ کرنے کے بعد سر نہیں مُنڈائے گا۔ بلکہ عُمرہ کے احرام میں ہی رہے گا اور ایامِ حج میں تجدیدِ اِحرام کے بعد اِسی طرح افعالِ حج ادا کرے گا۔ جس طرح حاجی مُفرد کرتا ہے ؂

قران

قِران عُمرہ و حج کا مجمُوعہ ہے۔ جو مجموعی اِحرام سے لگاتار ادا کیا جاتا ہے۔ اِس میں میقات سے عُمرہ اور حج کا اِحرام باندھ کر پہلے عُمرہ کے افعال ادا کیے جاتے ہیں۔ اِس کے بعد اِسی اِحرام میں حج کے افعال ادا کیے جاتے ہیں ؂

قِران میں پہلے عُمرہ اور پھر حج کیا جاتا ہے۔ عُمرہ کرنے کے بعد اِحرام نہ کھولے۔ بلکہ اسی احرام سے افعالِ حج شروع کرے ــــــ مُتمتّع طواف کے چار چکّر کاٹنے سے پہلے اِسی اِحرام میں حجِ قِران کی نیّت کرسکتا ہے۔ یعنی اگر اُس نے پہلے صرف عُمرہ کا احرام باندھا تھا تو اب اس کو قِران کا اِحرام کرسکتا ہے ؂

مناسک

اگلے صفحہ کے نقشہ سے حج، عُمرہ، تمتُّع اور قِران کے جملہ مناسک معلُوم کیے جاسکتے ہیں۔ جن مناسک پر لکیریں کھینچ دی گئی ہیں۔ وُہ ادا نہیں کیے جائیں گے۔ وضاحت کے لیے یہ بھی لکھ دیا گیا ہے کہ ان میں سے شرط، واجب، رکن، سُنّت اور اختیاری کون کون سے مناسک ہیں :-

عُمرہ
سنت مؤکدہ
۱
احرام عمرہ
شرط
۲
طواف مع رمل
رُکن
۳
سعی
واجب
۴
حلق
واجب
حجِ افراد
۱
احرام حج
شرط
۲
طوافِ قدوم
سنت
۳
سعی
۴
سر مُنڈانا
۵
دوبارہ احرام
۶
طوافِ قدوم
۷
سعی
۸
وقوفِ عرفات
رُکن
۹
وقوفِ مزدلفہ
واجب
۱۰
رمی جمرۂ عقبہ
واجب
۱۱
قربانی
مستحب
۱۲
سر مُنڈانا اور
احرام اتارنا
واجب
۱۳
طوافِ زیارت
رُکن
۱۴
سعی
واجب
۱۵
رمی جمار
واجب
۱۶
طواف الوداع
واجب

حج قران
۱ احرام حج وعمرہ معاً شرط
۲ طواف مع رمل شرط
۳ سعی واجب
۴ سر منڈانا
۵ دوبارہ احرام
۶ طواف قدوم سنت
۷ سعی واجب
۸ وقوف عرفات رُکن
۹ وقوف مزدلفہ واجب
۱۰ رمی جمرۂ عقبہ واجب
۱۱ قربانی واجب
۱۲ سر منڈانا اور اِحرام اُتارنا واجب
۱۳ طوافِ زیارت رُکن
۱۴ سعی
۱۵ رمیِ جمار واجب
۱۶ طواف الوداع واجب
حج تمتع
جبکہ قربانی ساتھ نہ ہو
۱ احرام عمرہ شرط
۲ طواف مع رمل رُکن
۳ سعی واجب
۴ سر منڈانا اختیاری
۵ دوبارہ احرام شرط
۶ طواف قدوم
۷ سعی
۸ وقوفِ عرفات رُکن
۹ وقوفِ مزدلفہ واجب
۱۰ رمی جمرۂ عقبہ واجب
۱۱ قربانی واجب
۱۲ سر منڈانا اور احرام اتارنا واجب
۱۳ طوافِ زیارت رُکن
۱۴ سعی واجب
۱۵ رمیِ جمار واجب
۱۶ طواف الوداع واجب

مسجد الحرام - مکہ مکرمہ
شمال
مروہ
باب العمرہ
باب السلام
بیت اللہ
مسعیٰ
قدیم عمارت
جدید عمارت
باب الملک
صفا

٦٣
نقشہ ترتیب ادائیگی افعالِ حج
ذیل کے نقشے کے ذریعے نہایت اختصار سے بتایا گیا ہے کہ ایک حاجی کو گھر سے
روانہ ہو کر اختتام حج تک کیا کچھ اور کس ترتیب سے کرنا ہوگا ۔
١
گھر سے روانگی
٢
حدودِ میقات پر پہنچ کر احرام باندھنا
٣
غسل یا وضو کر کے شہر مکہ میں داخل ہونا
٤
مسجدِ حرام میں داخل ہونا
٥
طواف
استلام حجرِ اسود کے بعد خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگانا اور مقام ابراہیمؑ پر نماز پڑھنا
٦
طواف
کے بعد صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا جسے سعی کہتے ہیں اس کے بعد مسجدِ حرام میں دو رکعت نماز پڑھنا
٧
٧۔ ذی الحجہ کو مسجدِ حرام میں خطبہ سننا
٨
٨۔ ذی الحجہ کو طواف قدوم کر کے صبح ہی صبح منا میں پہنچنا
٩
٩ ذی الحجہ کو مقام عرفات میں جا کر خطبہ سننا اور ظہر و عصر کی نماز کو اکٹھا کر کے پڑھنا۔ وقوف کرنا
١٠
٩ ذی الحجہ کی شب کو عرفات سے مزدلفہ پہنچ کر نماز مغرب و عشا اکٹھی پڑھنا۔ رات کو مزدلفہ میں قیام اور صبح وقوف کرنا
١١
١٠ ذی الحجہ کو مزدلفہ سے چل کر منا میں آنا اور جمرات پر کنکریاں مارنا، قربانی کرنا، اور سر منڈانا
١٢
١٠ ذی الحجہ کو ہی سر منڈانے کے بعد مکہ میں جا کر طوافِ زیارت کرنا اور پھر واپس منا میں آ جانا
١٣
١١، ١٢، ١٣ ذی الحجہ کو منا میں قیام کرنا اور ان تینوں دنوں میں جمرات پر کنکریاں مارنا
١٤
١٤ ذی الحجہ کو مکہ میں جا کر طواف الصدر کرنا اور آبِ زمزم پی کر مکہ سے رخصت ہونا

گھر سے روانگی

خالص نیت سے حج کا ارادہ کرے۔ مکروفریب۔ ریا اور غرور دل سے نکال دے
اخراجاتِ حج کے لیے مال حلال ہونا چاہیے۔

حج کے احکام معلوم کرے۔ مسائلِ حج کے متعلق دُعاؤں کی کتاب اور قرآن مجید ساتھ رکھے۔ گُناہوں سے توبہ کرے۔ نماز روزہ اور دیگر فرائض کی پابندی کرے۔

حقوق العباد مُعاف کرائے اور اس غرض کے لیے خود متعلقین کے پاس جا کر اپنی خطاؤں کی معافی مانگے۔ اہل وعیال کے لیے واپسی تک اخراجات کا انتظام کرے اور وصیت لکھ کر کسی امانت دار کے سپرد کرے۔ اگر کچھ قرض ہو تو ادا کرے اور کسی کی امانت یا ظُلم سے کوئی چیز لے رکھی ہو تو واپس کرے۔ سفر میں کسی نیک آدمی کا ساتھ ہو جائے تو اچھا ہے۔

وطن سے اِس طرح رُخصت ہو جس طرح سفرِ آخرت کے واسطے جاتے ہیں۔ جمعرات کو روانہ ہونا مستحب ہے۔ کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے روز حجۃ الوداع کے لیے روانہ ہوئے تھے یا مہینہ کے پہلے پیر کو چلے۔ گھر سے رُخصت ہوتے وقت بہتر ہے کہ سات مسکینوں کو کھانا کھلائے اور حسبِ توفیق کچھ صدقہ وخیرات بھی دے۔ راستہ میں خوش اخلاقی۔ اِتقا۔ پرہیزگاری اور بُردباری کو اپنا شعار بنائے۔

گھر سے نکلتے وقت دو رکعت نفل کے بعد یہ دُعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ بِکَ انْتَشَرْتُ۔ وَاِلَیْکَ تَوَجَّھْتُ وَبِکَ

اے اللہ میں تیری رضامندی کیلیے علیحدہ ہوا اور تیری طرف متوجہ ہوا اور تیرے ساتھ

اَعْتَصَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ ط اَللّٰهُمَّ اَنْتَ ثِقَتِیْ

سہارا پکڑا اور میں نے تجھ پر بھروسہ کیا اے اللہ تو ہی میرا سہارا

وَاَنْتَ رَجَائِیْ ط اَللّٰهُمَّ اکْفِنِیْ مَا اَهَمَّنِیْ وَمَالَا

اور جائے امید ہے اے اللہ مشکل میں ڈالنے والی اور نہ ڈالنے والی چیز سے

اَهْتَمُّ بِهٖ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ عَزَّ جَارُكَ وَلَا

میری کفایت کر اور اس سے کہ تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے کہ تیری پناہ میں آنے والا

اِلٰهَ غَیْرُكَ ط اَللّٰهُمَّ زَوِّدْنِی التَّقْوٰی وَاغْفِرْ لِیْ

غالب ہے۔ اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں الٰہی مجھے تقویٰ زادِ راہ عنایت کر اور میرے

ذُنُوْبِیْ وَوَجِّهْنِیْ اِلَی الْخَیْرِ اَیْنَمَا تَوَجَّهْتُ ط اَللّٰهُمَّ

گناہوں کو بخشدے اور میں جس طرف بھی توجہ کروں تو مجھے بھلائی کی طرف متوجہ کر اے خدا

اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ

میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختی اور لوٹنے کی تکلیف سے اور (پناہ مانگتا ہوں) مصیبت

وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ ط

سے بعد راحت کے اور (پناہ مانگتا ہوں) اہل اور مال کے بُرے منظر سے۔

گھر کے دروازہ سے نکلتے وقت یہ دُعا پڑھے :-

بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

میں اللہ کا نام لیکر (نکلتا ہوں) اور نہیں ہے (طاقت نیکی کرنے کی اور نہ بدی سے بچنے کی) مگر توفیق الٰہی

تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ ط اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنِیْ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی ط

سے جو بلند شان اور بزرگی والا ہے میں نے بھروسہ کیا اللہ پر۔ اے اللہ! مجھے اس بات کی توفیق دے جسے تو

وَاحْفَظْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ؕ

پسند کرتا ہے اور جس سے تو خوش ہوتا ہے ۔ اور مجھے راندے ہوئے شیطان سے محفوظ رکھ

گھر سے باہر نکلے تو یہ دُعا پڑھے :۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ خود گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں یا

اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ

ظلم کروں یا مظلوم بنوں یا بیوقوفی کروں یا بیوقوف بنایا جاؤں

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا

میں اللہ کا نام لے کر (نکلتا ہوں) اللہ ہی پر بھروسہ رکھتا ہوں نہیں طاقت نیکی کرنے کی اور

بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ؕ اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنِیْ لِمَا تُحِبُّ

نہ بدی سے بچنے کی مگر اللہ کی توفیق سے جو بہت بلند عظمت والا ہے ۔ اے اللہ مجھے اس چیز کی

وَتَرْضٰی وَاعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ؕ

توفیق عطا فرما جسے تو اچھا سمجھتا ہے اور جس سے راضی ہوتا ہے اور بچالے مجھے راندے ہوئے شیطان سے

لوگوں سے مُصافحہ کرے تو یہ کہے :۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکُمْ وَاِیْمَانَکُمْ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکُمْ

میں تمہارا دین اور تمہارا ایمان اور تمہارے کاموں کا انجام خداوند تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں ۔

بحری جہاز میں سوار ہوتے وقت یہ دُعا پڑھے :۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ

شروع کرتا ہوں (چلنا) اللہ کے نام سے اور لوگوں نے اللہ کی کما حقہٗ قدر دانی نہیں کی۔ اور قیامت کے

جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ

روز تمام زمین اس کے قبضۂ قدرت میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں

بِیَمِیْنِہٖ ط سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ط بِسْمِ اللّٰہِ

لپٹے ہوئے ہونگے وہ اپنے شرکا سے پاک اور بلند تر ہے جہازوں کا چلنا اور ٹھہرنا

مَجْرٖىھَا وَمُرْسٰھَا ط اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ط

اللہ ہی کے نام کی (برکت) سے ہے بیشک میرا پروردگار بڑی بخشش کرنیوالا بڑا مہربان ہے

جہاز، ریل، موٹر، تانگہ وغیرہ میں سوار ہوتے وقت یہ دُعا پڑھے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِلْاِسْلَامِ ط

میں سوار ہونا اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور سب تعریف ثابت ہے واسطے اس خدا کے جس نے ہمیں اسلام کیلئے

وَعَلَّمَنَا الْقُرْاٰنَ وَمَنَّ عَلَیْنَا بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

ہدایت فرمائی۔ اور ہمیں قرآن مجید سکھایا اور ہم پر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث فرما کر احسان

وَسَلَّمَ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِ اُمَّۃٍ

فرمایا شکر ہے اس ذات کا کہ جس نے مجھے بہترین امت میں (پیدا) فرمایا۔

اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ط سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا

جو لوگوں کی (ہدایت اور بھلائی) کیلئے نکالی گئی ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے مسخر کیا ہمارے لئے اس

وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ط

(جانور) کو اور نہیں تھے ہم اس کے (قابو) کرنے کیلئے طاقت رکھنے والے اور ہم اپنے پروردگار کیطرف

۶۸
شمال
مدینہ منورہ
نقشہ حدودِ میقات
مکہ معظمہ کے چاروں طرف میقات کی
حدیں دکھائی گئی ہیں۔ ان مقامات سے
احرام کے بغیر آگے بڑھنا منع ہے۔
ذوالحلیفہ
ذاتِ عرق
مشرق
رابغ
(جحفہ)
مغرب
مکہ مکرمہ
حدیبیہ
قرن منازل
مابین مواقیت محاذ
جدہ
یلملم
جنوب
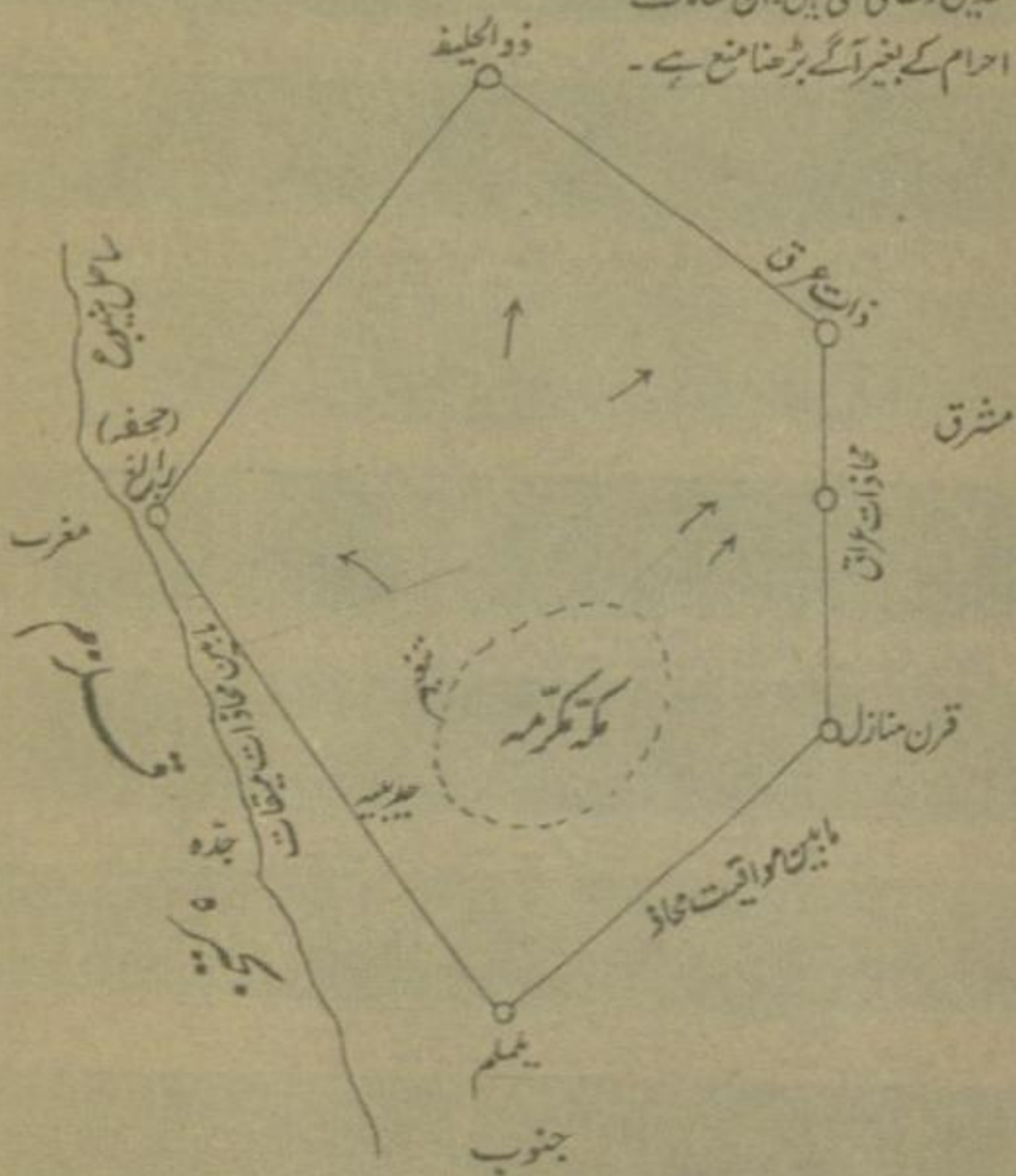
میقات پر احرام باندھنا

میقات اُن مقامات کو کہتے ہیں جہاں سے مکّہ شریف میں جانے کے واسطے احرام باندھتے ہیں۔ پاکستان سے براہِ سمندر یلملم کے مقام پر جہاز ہی میں احرام باندھنا پڑتا ہے۔ اس جگہ پہنچنے پر جہاز والے سیٹی دے کر حجّاج کو خبر کر دیتے ہیں۔ مدینہ منورہ سے کعبہ شریف کو جاتے ہُوئے ذوالحلیفہ سے احرام باندھا جاتا ہے بغیر احرام باندھے مکّہ جانا حرام ہے۔ احرام باندھنے سے پہلے سر کے بال مُنڈائے یا ترشوائے

احرام کا لباس احرام کے دو کپڑے ہیں۔ ایک تہہ بند جو نیچے بدن پر باندھا جاتا ہے اور دوسری چادر جو بدن کے اُوپر کے حصے پر کام میں لاتے ہیں۔ سِلے ہُوئے کپڑے احرام کے واسطے منع ہیں۔ عورتوں کا احرام اُن کے سِلے ہوئے کپڑے ہیں احرام کی حالت میں عورت کو سر ڈھانکنا اور مُنہ کھلا رکھنا چاہیے اور کپڑا چہرہ سے نہ چھُوئے۔

احرام کے لیے غسل کرے تو افضل ہے ورنہ وضو کرے۔ اور اس غسل میں نیت احرام کی کرے۔ احرام باندھ کر دو رکعت نفل پڑھے۔ اوّل رکعت میں سُورۂ فاتحہ کے بعد سورہ کافرون اور دوسری میں سُورۂ فاتحہ کے بعد سُورۂ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) پڑھے۔ اکثر عُلماء پہلی رکعت میں سُورۂ فاتحہ اور قُلْ یٰاَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ اور رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (ترجمہ) اے خدا نہ ہٹا ہمارے دِلوں کو بعد اس کے کہ تُو نے ہمیں ہدایت کی۔ اور اپنے پاس سے رحمت عطا فرمائی۔ بیشک تو بڑا دینے والا ہے۔

اور دُوسری رکعت میں سُورۂ فاتحہ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا (ترجمہ اے رب ہمارے دے ہم کو اپنے پاس سے رحمت اور مہیا کر ہمارے واسطے ہمارے کام میں ہدایت ۔) پڑھتے ہیں۔

اُس کے بعد جائے نماز پر ہی دل میں حج و عمرہ یا قران کی نیت کرتے ہُوئے مندرجہ ذیل میں سے ایک دُعا پڑھے :۔

(حج کیواسطے)[1] اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْحَجَّ ط فَيَسِّرْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْهُ

اے اللہ میں حج کی نیت کرتا ہوں پس اس کو میرے لیے آسان کر

مِنِّيْ ط وَاَعِنِّيْ عَلَيْهِ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ نَوَيْتُ الْحَجَّ

دے اور مجھ سے قبول کرلے اور اس میں میری مدد فرما اور اس میں میرے لیے برکت ڈال

وَاَحْرَمْتُ بِهٖ لِلّٰهِ تَعَالٰى (عمرہ کیواسطے)[2] اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

نیت کی میں نے حج کی اور احرام باندھا اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لیے اے اللہ میں نے

اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ ط فَيَسِّرْهَا لِيْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ ط وَ

ارادہ کیا عمرہ کا اس کو میرے لیے آسان کر دے اور قبول کرلے مجھ سے اور

اَعِنِّيْ عَلَيْهَا وَبَارِكْ لِيْ فِيْهَا نَوَيْتُ الْعُمْرَةَ ط وَ

اس کے (ادا کرنے میں) میری مدد فرما اور اس کو میرے لیے بابرکت فرما نیت کی میں نے عمرہ کی اور احرام

اَحْرَمْتُ بِهَا لِلّٰهِ تَعَالٰى (قران کیواسطے)[3] اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

باندھا اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لیے اے اللہ میں

اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ ط فَيَسِّرْهُمَا لِيْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّيْ

حج اور عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں پس ان دونوں کو میرے لیے آسان کر دے اور مجھ سے ان

وَاَعِنِّیْ عَلَیْهِمَا وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِمَا ط نَوَیْتُ الْعُمْرَةَ

دونوں کو قبول فرمالے اور ان دونوں پر میری امداد فرما اور ان دونوں کو میرے لیے بابرکت فرمائیت

وَالْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِهِمَا لِلّٰهِ تَعَالٰی ط

کی ہیں نے حج اور عمرہ کی اور احرام باندھا ہیں نے ان دونوں کے ساتھ اللہ کے لیے۔

اِس کے بعد اِس طرح تلبیہ کہے :۔

لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ - لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ -

اے اللہ میں تیرے (دربار میں) حاضر ہو گیا تیرا کوئی شریک نہیں

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَاشَرِیْكَ

تحقیق ہر طرح کی تعریف اور نعمت تیرے لیے ہے۔ اور ملک تیرے لیے ہے تیرا کوئی شریک

لَكَ ط

نہیں۔

لبیک کہہ کر درود شریف پڑھے۔ اور یہ دُعا مانگے :۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ

اے اللہ میں تیری رضا اور جنت چاہتا ہوں اور تیرے غصے اور

مِنْ غَضَبِكَ ط وَمِنَ النَّارِ ط اَللّٰهُمَّ اَحْرَمَ لَكَ

آگ سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میرے تیری (رضامندی کی خاطر)

شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَلَحْمِیْ وَدَمِیْ مِنَ النِّسَاءِ

اپنے بال کھال گوشت خون عورتوں سے اور خوشبو سے اور ہر اس چیز سے

وَالطِّيبِ وَكُلِّ شَيْءٍ حَرَّمْتَهُ عَلَى الْمُحْرِمِ ط اَبْتَغِيْ

جسے تو نے احرام والے پر حرام کیا ہے احرام کرتا ہوں، میں اس کے

بِذَالِكَ وَجْهَكَ الْكَرِيْمَ ط

ساتھ صرف تیری بزرگ ذات کا خواہاں ہوں۔

عورت کو لبیک کہنے میں آواز بلند نہ کرنی چاہیے۔ تلبیہ ہر نماز کے بعد (۲) ایک دوسرے سے ملاقات کرتے وقت (۳) ہر دفعہ اوپر چڑھتے اور نیچے اترتے وقت (۴) کسی سواری کو آتے جاتے دیکھتے وقت (۵) خود سواری پر سوار ہوتے اور اترتے وقت (۶) ہر روز صبح کے وقت باواز بلند کہی جائے۔

زمینِ حرم میں داخلہ

یہ حدود اس طرح مقرر ہوئے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر آئے تو وہ شیطانوں سے ڈرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو آپ کی حفاظت کے لیے بھیجا۔ ان فرشتوں نے مکہ کو گھیر لیا۔ تو جو زمین اس حلقہ میں آگئی وہ زمین حرم ہے اس زمین کی بزرگی کی نسبت خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ط (ترجمہ) یعنی جو اس زمین میں داخل ہوا وہ امن میں آگیا۔ اگر ممکن ہو تو زمینِ حرم میں پیدل چلے اور بڑی عاجزی سے قدم اٹھائے اور اس طرح چلے جیسے کوئی عاجز مسکین شہنشاہ کے دربار میں حاضر ہونے کو جاتا ہے اور یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ

اے خدا بیشک تیری اور تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زمین حرم ہے بس تو میرا

لَحۡمِیۡ وَدَمِیۡ وَعَظۡمِیۡ عَلَی النَّارِ ط اَللّٰھُمَّ اٰمِنِّیۡ مِنۡ
گوشت اور خون اور ہڈی (اس کے سبب) آگ پر حرام کر دے اے اللہ مجھے اپنے عذاب سے

عَذَابِكَ یَوۡمَ تَبۡعَثُ عِبَادَكَ ط وَاجۡعَلۡنِیۡ مِنۡ
محفوظ رکھ جس روز تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا اور مجھے اپنے دوستوں اور

اَوۡلِیَآئِكَ وَاَهۡلِ طَاعَتِكَ وَتُبۡ عَلَیَّ ط اِنَّكَ اَنۡتَ
فرمانبرداروں میں سے کر دے اور میری طرف توجہ فرما بیشک تو

اَلتَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ ط
توبہ قبول کرنے والا بڑا مہربان ہے۔

مقامِ مُدعیٰ اور شہر مکہ معظمہ!

مُدعیٰ کے معنے دعا مانگنے کی جگہ کے ہیں۔ یہ مسجد حرام اور مقبرہ معلات کے درمیان ایک بلند جگہ ہے جہاں سے پہلے خانہ کعبہ کی چھت دکھائی دیتی تھی لیکن اب اس کے آگے مکانات بن گئے ہیں۔ اس جگہ دُعا مانگنا مستحب ہے۔ یہاں پہنچکر یہ دعا پڑھے :۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَةً وَّفِی الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً
اے اللہ عطا کر ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی

وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُكَ مِنۡ خَیۡرِ
اور بچا ہمیں آگ کے عذاب سے اے اللہ میں تجھ سے وہ بھلائی مانگتا ہوں

مَا سَاَلَكَ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
جو تجھ سے تیرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مانگی۔

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ

اور میں اُس برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس سے تیرے نبی

مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ؕ

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پناہ مانگی

شہر مکۂ معظمہ پر نگاہ پڑے تو معاً یہ دعا مانگے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ بِهَا قَرَارًا - وَارْزُقْنِيْ بِهَا حَلَالًا ؕ

اے اللہ! مجھے اس میں قرار اور حلال روزی عطا فرما۔

اَللّٰهُمَّ الْبَلَدُ بَلَدُكَ وَالْبَيْتُ بَيْتُكَ - جِئْتُ

اے اللہ! یہ شہر تیرا شہر ہے اور یہ گھر تیرا گھر ہے میں تیری

اَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَاَرُوْمُ طَاعَتَكَ - مُتَّبِعًا

رحمت کی طلب کیلئے آیا ہوں اور تیرے حکم کی پیروی کرتے ہوئے تیری رحمت چاہتا ہوں

لِاَمْرِكَ رَاضِيًا بِقَدَرِكَ مُسْلِمًا لِاَمْرِكَ - وَاَسْاَلُكَ

اور تیری طاعت کا قصد کرتا ہوں تیری تقدیر پر راضی ہوتے ہوئے اور تیرے حکم کو تسلیم کرتے ہوئے

مَسْاَلَةَ الْمُضْطَرِّ اِلَيْكَ - اَلْمُشْفِقِ مِنْ عَذَابِكَ

اور سوال کرتا ہوں تجھ سے ایک پریشان حال جیسے کا سوال جو تیرے عذاب سے ڈرتا ہوا آرزو رہے

اَنْ تَسْتَقْبِلَنِيْ بِعَفْوِكَ وَاَنْ تَجَاوَزَ عَنِّيْ بِرَحْمَتِكَ

کہ اپنی معافی کے ساتھ میری معذرت قبول فرما اور اپنی رحمت کے ساتھ مجھ سے درگذر کر

وَاَنْ تُدْخِلَنِيْ جَنَّتَكَ ؕ

اور مجھے اپنے جنت میں داخل فرما

شہر میں داخل ہوتے وقت یہ دُعا پڑھے :-

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا حَرَمُکَ وَحَرَمُ رَسُوْلِکَ - فَحَرِّمْ

اے اللہ یہ تیرا اور تیرے رسول صلعم کا حرم ہے پس میرے

لَحْمِیْ - وَدَمِیْ - وَعَظْمِیْ عَلَی النَّارِ - اَللّٰھُمَّ اٰمِنِّیْ مِنْ

گوشت اور خون اور ہڈیوں کو آگ پر حرام کر دے اے اللہ مجھے اپنے

عَذَابِکَ - یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ - وَاجْعَلْنِیْ مِنْ

عذاب سے محفوظ رکھ جس روز تُو اپنے بندوں کو اٹھائے گا اور مجھے اپنے

اَوْلِیَآئِکَ - وَاَھْلِ طَاعَتِکَ - وَتُبْ عَلَیَّ - اِنَّکَ

دلیوں اور اطاعت گذاروں میں کر دے اور میری طرف توجہ فرما بیشک تو

اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

توبہ قبول کرنے والا بڑا مہربان ہے

مسجدِ حرام

شہر میں داخل ہونے پر چاہیے کہ سامان ٹھکانے لگا کر سب سے پہلے مسجد حرام میں لبیک کہتا ہوا جائے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی ہے اور بہتر ہے کہ باب السلام سے داخل ہو۔ ہاں اگر عُمرہ کا احرام ہے تو باب العمرہ سے داخل ہو کر مسجد حرام میں جائے۔ داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے بڑھائے اور مندرجہ ذیل دُعا پڑھے :-

بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔

شروع کرتا ہوں داخل ہوتا اللہ تعالٰے کے نام سے اور سب تعریف اللہ کیلیے ہے اور درود اسکے رسول کے لیے

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ۔ وَاَدْخِلْنِیْ فِیْھَا۔

اے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور مجھے اس میں داخل کر دے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا اَنْ تُصَلِّیَ

اے اللہ میں تجھ سے اپنے اس مقام پر سوال کرتا ہوں یہ کہ رحمت نازل فرما

عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ۔ وَاَنْ

ہمارے سردار حضرت محمدؐ پر جو تیرے بندے اور رسولؐ ہیں اور یہ کہ

تَرْحَمَنِیْ وَتَتَقَبَّلَ عَثْرَتِیْ وَتَغْفِرَ ذُنُوْبِیْ۔ وَتَضَعَ

رحمت نازل فرما مجھ پر اور قبول کر دے لغزش میری اور بخشدے میرے گناہ اور مجھ سے

عَنِّیْ وِزْرِیْ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

میرے گناہ دور کر دے رحمت نازل ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ۔ وَسُلْطَانِہِ

پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑی عظمت والا ہے اور اسکی کریم ذات کیساتھ اور اس کی

الْقَدِیْمِ۔ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ۔

پرانی بادشاہت کیساتھ راندے ہوئے شیطان سے شروع اللہ کے نام سے

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

سب تعریف اللہ کیلیے ہے درود اور سلام ہو اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ جَمِیْعَ ذُنُوْبِیْ۔ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ

اے اللہ میرے تمام گناہ بخشدے اور اپنی رحمت کے دروازے

رَحْمَتِكَ - وَاَدْخِلْنِی جَنَّتَكَ

میرے لیے کھول دے اور مجھے اپنی جنت میں داخل فرمادے

چونکہ خانہ کعبہ کے دیکھتے ہی دُعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خانہ کعبہ کے پاس جاتے تھے تو یہ دُعا، مانگتے تھے :-

اَعُوْذُ بِرَبِّ الْبَیْتِ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَمِنْ

میں پناہ مانگتا ہوں بیت اللہ شریف کے پروردگار کے نام کیساتھ کفر سے اور فقر سے اور

ضِیْقِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

سینے کی تنگی سے اور قبر کے عذاب سے

خانہ کعبہ پر نگاہ پڑے تو یہ پڑھے :-

اَللّٰهُ اَکْبَرُ - اَللّٰهُ اَکْبَرُ - اَللّٰهُ اَکْبَرُ - لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے

وَاللّٰهُ اَکْبَرُ

اور اللہ سب سے بڑا ہے

پھر حجرِ اسود کی طرف چلے تو یہ پڑھتا چلے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَیْكَ

اے اللہ تو سلامتی کا مالک ہے اور سلامتی تیری طرف سے ہوتی ہے اور سلامتی

یَرْجِعُ السَّلَامُ - حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ - وَاَدْخِلْنَا

تیرے ہی طرف لوٹتی ہے اے ہمارے رب ہمیں سلامتی کیساتھ زندہ رکھ اور ہمیں سلامتی کے گھر

دَارَ السَّلَامِ۔ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ

(جنت) میں داخل فرما اے ہمارے رب تو بڑی برکت والا ہے اور بڑی بلندی کا مالک ہے اے جلال

وَالْاِكْرَامِ۔ اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا تَعْظِيمًا

اور بزرگی کے مالک اے اللہ اپنے اس گھر کی تعظیم

وَتَشْرِيفًا۔ وَمَهَابَةً۔ وَزِدْ مَنْ عَظَّمَهُ وَشَرَّفَهُ

اور شرافت اور رُعب اور بڑھا اور اس کی تعظیم اور شرافت

مِنْ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ تَعْظِيمًا وَتَشْرِيفًا وَمَهَابَةً

حج اور عمرہ سے اور زیادہ بڑھا

طواف

طریق استلام حجرِ اسود

مسجد حرام میں داخل ہو کر سیدھا حجرِ اسود کی طرف جائے اور اس کو استلام کرے یعنی بوسہ دے اور پھر طواف کے چکر شروع کرے۔

حجرِ اسود کی طرف جائے تو دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھائے اور تکبیر و تہلیل کہے اور پھر ہاتھ چھوڑ دے بعینہٖ جس طرح نماز میں تکبیر تحریمہ کرتے ہیں۔ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِسی طرح کیا ہے۔

حجرِ اسود کو بوسہ دے اِس طرح کر دونوں ہاتھ حجرِ اسود پر رکھ کر دونوں ہونٹوں کو حجرِ اسود پر لگائے (پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح بوسہ دیا ہے کہ دونوں لب مبارک کو حجرِ اسود پر رکھا) بوسہ دیتے وقت یہ دُعاء پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے اے اللہ بخش دے میرے

ذُنُوْبِیْ وَطَهِّرْ لِیْ قَلْبِیْ وَاشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَ

لئے میرے گناہ اور پاک کر دے میرے دل کو اور کھول دے میرے سینے کے عقدوں کو اور

یَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَعَافِنِیْ فِیْ مَنْ عَافَیْتَ ؕ

آسان کر دے میرا (ہر) کام اور عافیت دے مجھے منجملہ ان لوگوں کے جنکو تو نے عافیت دی

اگر کسی کو ایذا نہ ہو تب بوسہ دے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ تم مضبوط آدمی ہو۔ ذرا دھکا پیلی نہ کرنا کہ دوسروں کو تکلیف پہنچے۔ اگر خالی موقع ملے اور کسی کو ایذا نہ ہوتی ہو تب بوسہ دینا۔ اور اگر ایسا موقع نہ ملے تو تکبیر و تہلیل کافی ہے کیونکہ بوسہ دینا حجرِ اسود کو سنّت ہے اور مسلمانوں کو تکلیف پہنچنے سے باز رکھنا واجبات میں سے ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ (یعنی مسلمان وہ شخص ہے کہ بچیں مسلمان اس کی زبان اور ہاتھ سے بھی۔

اگر حجرِ اسود تک ہاتھ پہنچ سکے تو حجرِ اسود کو ہاتھ لگا کر ہاتھ چوم لے اور اگر ایسا نہ کر سکے تو کسی لکڑی یا چھڑی سے حجرِ اسود کو چھوئے اور اس لکڑی کو بوسہ دے کیونکہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا۔

اگر لکڑی سے بھی چھونا ممکن نہ ہو تو دُور ہی سے حجرِ اسود کی طرف توجہ کرے۔ یعنی اپنے دونوں ہاتھ ہتھیلی کی طرف سے حجرِ اسود کی طرف دکھلائے اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے اور درود پڑھے۔

حجرِ اسود کو بوسہ دیتے ہوئے۔ یا اس کی طرف توجہ کرتے ہوئے ذیل کی دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ اِيْمَانًا

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اے اللہ مجھے ایمان عطا فرما

وَتَصْدِيقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا

اور تصدیق اپنی کتاب کے ساتھ اور وفاداری اپنے عہد کے ساتھ اور اپنے

بِنَبِيِّكَ سُنَّتَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا

نبی کی سنت کی پیروی کے ساتھ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود

اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

سوائے اللہ کے جو ایک اور لا شریک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق محمد

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں

حجر اسود کے سوائے کسی اور پتھر کو بوسہ نہ دینا چاہیے۔ حجر اسود کو بوسہ دینا عورت کے واسطے ضروری نہیں جبکہ وہاں مردوں کا ہجوم ہو۔ ہاں اگر ہجوم نہ ہو اور خالی جگہ ہو تو ضرور استلام کرے۔

طریقِ طواف مع اضطباع و رمل

خانہ کعبہ کے گرد مطاف پر سات چکر کرنے کو طواف کہتے ہیں۔ مطاف وہ بیضوی راستہ ہے جو خانہ کعبہ کے گرد بنا ہوا ہے اور اس پر پتھر کا فرش لگا ہوا ہے۔ طواف کے واسطے نیت کرنی ضروری ہے ورنہ مطاف پر یوں ہی چکر لگانے سے طواف نہیں ہوگا۔ طواف کے سات چکر ہوتے ہیں اور ہر چکر حجرِ اسود سے شروع ہو کر حجرِ اسود پر ختم ہوتا ہے۔ علماء حنفیہ کے نزدیک حجر اسود سے طواف شروع کرنا سنت ہے اور جگہ سے بھی شروع کر سکتا ہے لیکن مکروہ ہے طواف شروع کرتے ہوئے حجر اسود کو بوسہ دے۔ اگر بیچ کے چکروں میں حجر اسود کو بوسہ

دینا ترک کیا تو مضائقہ نہیں ۔ اگر تمام چکروں میں حجرِ اسود کو بوسہ دینا چھوڑ دے تو بُرا ہے ۔ البتہ اگر ہجوم کی وجہ سے بوسہ نہیں دے سکتا تو صبر کرے کہ بوسہ سُنّت ہے اور مسلمانوں کو تکلیف پہنچانا حرام ہے ۔ حجرِ اسود کے علاوہ اور کہیں بوسہ نہ دے ۔ اپنے سیدھے ہاتھ کی طرف سے طواف شروع کرے کہ حطیم اور خانہ کعبہ بیچ میں رہے ۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسی طرح کیا ہے ۔

طواف کے سات چکروں میں سے پہلے تین چکروں میں اضطباع اور رمل کرے ۔ رمل کی اصلیّت یہ ہے کہ مشرکوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کہیں یہ کہہ دیا تھا کہ مدینہ کی گرمی نے ان کو بہت ضعیف اور کمزور کر دیا ہے تو یہ حکم دیا گیا تھا کہ طواف کے وقت اکڑ کر اور کندھے ہلاتے ہوئے چلیں وہ وقت تو گزر گیا مگر وہ طریق اب تک جاری ہے اس کے متعلّق احادیث بھی ہیں ۔

جن چکروں میں رمل کرے اُن میں حجرِ اسود سے حجرِ اسود تک رمل کرے اور اگر لوگوں کے اژدہام کی وجہ سے رمل نہ کر سکے تو طواف کرنے میں ذرا تامّل کرے تاکہ ذرا جگہ خالی ہو جائے ۔ اگر پہلے تین چکروں میں رمل کرنا بھول گیا تو باقی چکروں میں رمل نہ کرے ۔ ہاں اگر پہلے چکر میں رمل کرنا بھول گیا تو باقی چکروں میں کرے اگر کُل چکروں میں رمل کرنا بھول گیا تو کچھ جزا نہیں دینی ہو گی ۔ اکثر فقہ کی کتابوں میں احرام کے وقت اضطباع کرنا مسنون لکھا ہے لیکن ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ اضطباع خاص طواف کے وقت کرنا چاہیے ورنہ اور وقتوں میں تو کندھے کا کھلا رہنا نماز کے وقت مکروہ ہے بحر الرائق میں بھی خاص طواف ہی کے وقت اضطباع کرنا لکھا ہے اور اہلِ مکہ کا بھی یہی دستور ہے ۔

دورانِ طواف میں اگر وضو جاتا رہے تو چاہیے کہ دوبارہ وضو کرے ۔ اور

باقی طواف پورا کرے۔ اگر احرام عُمرہ کا ہے تو بجائے طوافِ قدوم کے طواف عُمرہ
کرے۔ طوافِ عمرہ بعینہٖ اسی طرح ادا کیا جاتا ہے جس طرح طوافِ قدوم اور
اِس طوافِ عُمرہ میں اضطباع اور رمل بھی کرنا چاہیے اور اس کے بعد سعی بھی۔
عُمرہ میں طوافِ قدوم نہیں ہوتا۔ ایک ہی طواف ہوتا ہے (جس کے وہی سات
چکر ہوتے ہیں اور اس کو طوافِ عُمرہ کہتے ہیں۔

جس وقت نماز کی اقامت ہو تو طواف کو چھوڑ دینا چاہیے۔ اسی طرح
جب نمازِ جنازہ تیار ہو تو طواف کو چھوڑ دینا چاہیے اور نماز سے فارغ ہونے
کے بعد جس قدر طواف باقی ہے اس کو ادا کرے۔

اگر احرام عُمرہ کا ہے تو یہ طوافِ عُمرہ ہے اور اس میں شروع طواف
میں تلبیہ موقوف کرے۔

نقشہ خانہ کعبہ، حجرِ اسود، مطاف اور گردش طواف

طواف کی دعائیں

نیت
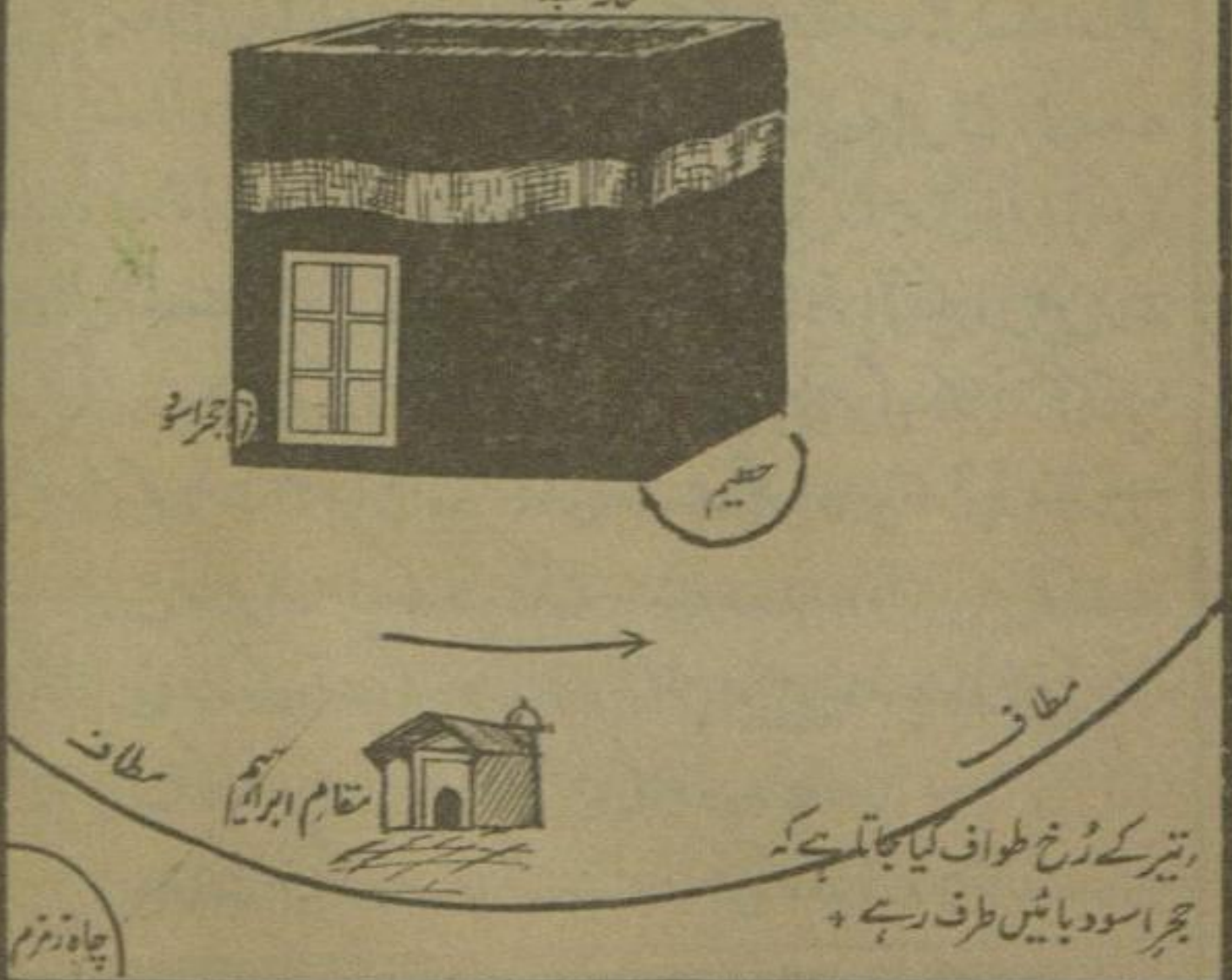
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِكَ

یا اللہ میں نیت کرتا ہوں طواف کرنے کی تیرے مقدس

الْحَرَامِ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ

گھر کا پس تو اسے آسان فرما دے مجھ پر اور انہیں میری طرف سے قبول فرما۔

سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِلّٰهِ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ

ان سات چکروں کو (طواف) جو محض تجھ یکتا عزوجل کی خوشنودی کیلیے (اختیار کرتا ہوں)

اب حجرِ اسود کے سامنے آجائے اور موقع ملے تو حجرِ اسود کو بوسہ دے اور اگر ہجوم ہو تو دور ہی سے کھڑے ہو کر کانوں تک دونوں ہاتھ اٹھا کر

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اسی کیلیے ہیں

کہتے ہوئے دونوں ہاتھ گرا دے۔ اور پہلا چکر بیت اللہ شریف کا شروع کردے اور یہ دعا پڑھتا جائے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ

اللہ تعالیٰ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور کوئی عبادت کے

اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا

لائق نہیں سوائے اللہ تعالےٰ کے اور اللہ سب سے بڑا ہے اور نہیں طاقت نیکی کی اور نہ گناہ

قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط وَ

سے بچنے کی مگر مدد سے اللہ کی جو بہت بلند شان اور بڑی عظمت والا ہے۔ اور

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

اللہ کی رحمت کاملہ اور اُس کا سلام اللہ کے رسول

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط

صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو

اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا

اے اللہ ایمان لاتے ہوئے تجھ پر اور تیرے احکام کی تصدیق

بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا

کرتے ہوئے اور تیرے عہد کو پورا کرنے کے لیے اور تیرے ہی

لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَحَبِيبِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

برحق اور حبیب ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے اتباع میں (یہ طواف اختیار کرتا ہوں)

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں عفو اور سلامتی

وَالْمُعَافَاةَ الدَّآئِمَةَ فِى الدِّيْنِ

اور درگذر دائمی (چاہتا ہوں) دین

وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ

اور دنیا اور آخرت میں اور حصول جنت میں کامیابی

وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ؕ

اور جہنم سے نجات (کی التجا کرتا ہوں)

ہدایت:- رکن یمانی میں پہنچ کر یہ دعا ختم کر دے اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دعا پڑھے :-

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی

اے ہمارے رب ہمیں عنایت فرما دین و دُنیا میں

الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِؕ

بھلائی و بہتری اور ہم کو محفوظ رکھ جہنم کے عذاب سے

وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا

اور ہمیں داخل فرما جنت میں زمرہ میں نیک لوگوں کے اے

عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَؕ

بڑے غالب اے بڑی بخشش والے اے جہانوں کے پروردگار!

اور حجرِ اسود پر پہنچ کر بوسہ دے۔ اگر ہجوم ہو تو دُور سے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھائے اور

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُؕ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ بہت بڑا ہے اور سب تعریفیں اسی کے لیے ہیں

کہتے ہوئے دونوں ہاتھ گرا دے (اس کو استلام کہتے ہیں) اور آگے بڑھے اور یہ دُعاء پڑھتے ہوئے دُوسرا چکر شروع کرے

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا الْبَیْتَ بَیْتُكَ

اے اللہ بیشک یہ گھر تیرا گھر ہے

وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ وَالْاَمْنَ اَمْنُكَ

اور یہ حرم تیرا حرم محترم ہے اور یہاں کا امن وامان تیرا ہی قائم کیا ہوا ہے

وَالْعَبْدَ عَبْدُكَ وَاَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ

اور ہر بندہ تیرا ہی بندہ ہے اور میں عاجز بھی تیرا ہی بندہ ہوں اور

عَبْدِكَ وَھٰذَا مَقَامُ الْعَآئِذِ بِكَ

بندہ زادہ ہوں اور یہ مقام تیری پناہ لینے والے کا ہے

مِنَ النَّارِ فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَبَشَرَتَنَا عَلَى

آتش دوزخ سے پس حرام فرمادے ہمارے گوشت اور پوست کو دوزخ

النَّارِ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِیْمَانَ

کی آگ پر نیز اے اللہ محبت عطا فرما ہمیں ایمان کی

وَزَیِّنْهُ فِیْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ

اور زینت بخش اس کو ہمارے دلوں میں اور نفرت پیدا کر دے ہمارے اندر کفر

وَالْفُسُوْقِ وَالْعِصْيَانِ وَاجْعَلْنَا مِنَ

و نافرمانی اور گناہوں سے اور ہمیں شامل فرما ہدایت

الرَّاشِدِيْنَ ؕ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ

یافتہ لوگوں میں اے اللہ بچالے مجھ کو اپنے اُس قیامت کے عذاب سے

يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ؕ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ

جس دن کہ تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ فرمائیگا اے اللہ عطا فرما مجھے

الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ؕ

جنّت بغیر حساب کتاب کے

یہ دُعا رُکن یمانی پر پہنچ کر ختم کر ڈالنی چاہیے۔ اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دُعا پڑھے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي

اے ہمارے رب ہمیں عنایت فرما دین و دُنیا میں

الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ

بھلائی اور بہتری اور بچالے ہم کو عذاب سے آگ کے

وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ

اور ہمیں داخل فرما جنت میں زمرہ میں نیک لوگوں کے اے بڑے غالب

يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ط

بڑی بخشش والے اے جہانوں کے پروردگار!

اب حجرِ اسود پر پہنچ کر بوسہ دے۔ اگر ہجوم ہو تو دور سے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھالے (اِس کو اِستلام کرنا کہتے ہیں) اور :-

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اسی کیلئے ہیں

پڑھتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو گرادے اور آگے بڑھے اور یہ دعا پڑھتے ہوئے تیسرا چکر شروع کر دے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّكِّ

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں (آیات و احکام میں) شک لانے

وَالشِّرْكِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ

اور تیرا شریک ٹھہرانے اور تیرے احکام کی مخالفت اور نفاق اور برے

الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ

اخلاق اور برے منظر اور بربادی سے

فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ ط اَللّٰهُمَّ

مال اور اہل و عیال میں اے اللہ

اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ

مَیں طلبگار ہوں تجھ سے تیری خوشنودی اور جنت کا اور پناہ مانگتا ہوں

مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ

تیرے غضب اور جہنم کی آگ سے اور الٰہی! پناہ مانگتا ہوں میں تیری

مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ

عذاب سے قبر کے اور پناہ مانگتا ہوں تیری، فتنہ سے

الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ط

زندگی کے اور (پناہ مانگتا ہوں) موت کی سختی سے

رُکن یمانی پر پہنچنے تک یہ دُعا ختم کر ڈالے اور آگے

بڑھتے ہوئے یہ دُعا پڑھے

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ

اے ہمارے رب ہمیں عنایت فرما دین و دنیا میں بھلائی و

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ وَاَدْخِلْنَا

بہتری اور ہم کو بچالے عذاب دوزخ سے اور داخل فرما ہمیں

الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا

جنّت میں زُمرہ میں نیک لوگوں کے اے بڑے غالب بڑی بخشش والے اے

رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ

جہانوں کے پروردگار

اور حجرِ اسود پر پہنچ کر بوسہ دے۔ اگر ہجوم ہو تو دُور سے
دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھا کر

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ؕ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اسی کیلیے ہیں۔

پڑھتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو گرا دے اور آگے بڑھے
اور یہ دُعا پڑھتے ہوئے چوتھا چکّر شروع کرے

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْيًا

اے اللہ عطا فرما (میرے) اس حج کو (ریا کاری سے بچا کر) درجہ قبولیت اور میری کوشش

مَّشْكُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّعَمَلًا

مقبول فرما اور میرے (اس حج کو) گناہوں کا کفارہ بنا اور ایک عمل

صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ يَا

نیک مقبول اور ایسی تجارت جس میں گھاٹا

عَالِمَ مَا فِي الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِيْ يَآ اَللّٰهُ

نہ ہو اے سینوں کے بھیدوں کو جاننے والے! مجھے لے آ اے اللہ

مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ط اَللّٰھُمَّ

اندھیرے سے اُجالے کی طرف اے اللہ

اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَ

بیشک میں تجھ سے طلبگار ہوں تیری رحمت کے حصول کے ذریعوں کا اور

عَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ

تیری بخشش کے حصول کے ضروری اسباب اور تمام گناہوں سے بچے رہنے کا

كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّ

اور ہر نیکی کی توفیق کا اور

الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ؕ

حصولِ جنت اور نجاتِ دوزخ کا

رَبِّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ

اے میرے رب! مجھے قانع بنا دے اس روزی پر جو تُو نے مجھے دی ہے اور برکت عطا

فِيْمَآ اَعْطَيْتَنِيْ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ

فرما اُس چیز میں جو تُو نے مجھے عطا فرمائی ہے اور بدلہ دے ہر اس مصیبت کا جو

نَآئِبَةٍ لِّيْ مِنْكَ بِخَيْرٍ ؕ

تیری طرف سے مجھ پر آئے اچھا

رُکنِ یمانی پر پہنچنے تک یہ دُعا ختم کر ڈالے۔ اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دُعا پڑھے:۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ

اے ہمارے رب عنایت فرما ہمیں دین و دُنیا میں

فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ

بھلائی اور بہتری اور ہم کو محفوظ رکھ آگ کے

النَّارِ ۝ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ

عذاب سے اور ہمیں داخل فرما جنّت میں ساتھ نیک لوگوں کے

يَاعَزِيْزُ يَاغَفَّارُ يَارَبَّ

اے بڑے غالب بڑی بخشش والے اے

الْعٰلَمِيْنَ ط

جہانوں کے پروردگار!

اور حجرِ اسود تک پہنچ کر بوسہ دے۔ اور اگر ہجوم ہو تو دُور
سے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھا کر

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اسی کے لیے ہیں

پڑھتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو گرائے اور آگے بڑھے۔ اور یہ دُعا
پڑھتے ہوئے پانچواں چکر شروع کر دے۔

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ تَحْتَ ظِلِّ

اے اللہ! مجھے جگہ دے دے اپنے عرش کے

عَرْشِكَ يَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلُّ عَرْشِكَ

سایہ میں جس دن نہیں ہوگا سایہ کہیں اور سوائے تیرے عرش کے سایہ

وَلَا بَاقِيَ اِلَّا وَجْهُكَ وَاسْقِنِيْ مِنْ

کے اور نہیں باقی رہے گا کوئی سوائے تیری ذات کے اور پلا مجھے حوضِ کوثر

حَوْضِ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

سے اپنے رسول ہمارے آقا حضرت محمد

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً

صلی اللہ علیہ وسلم کے گھونٹ

هَنِيْئَةً مَّرِيْئَةً لَّا نَظْمَأُ بَعْدَهَا

خوش گوار خوش ذائقہ نہ پیاس لگے ہمیں جس کے پینے کے بعد

اَبَدًا ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ

پھر کبھی اے اللہ بیشک میں تجھ سے سب بھلائیاں

خَیْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ سَیِّدُنَا

مانگتا ہوں سوال کیا جن کا تیرے نبی برحق ہمارے سردار

مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا اسْتَعَاذَكَ

اور پناہ مانگتا ہوں تیری اُن سب بُرائیوں سے پناہ مانگی

مِنْهُ نَبِیُّكَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ

جن سے تیرے نبی برحق ہمارے آقا حضرت محمد

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط اَللّٰھُمَّ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اللہ

اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِیْمَھَا

بیشک میں تجھ سے طلب کرتا ہوں تیری جنّت اور اُس کی نعمتیں

وَمَا یُقَرِّبُنِیْٓ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْفِعْلٍ

اور جو مجھے تیری جنت سے قریب کردے قول یا فِعل

اَوْ عَمَلٍ ط وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ

یا عمل اور پناہ مانگتا ہوں تیری (جہنم کی) آگ سے

وَمَا یُقَرِّبُنِیْٓ اِلَیْہَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ

اور اس سے جو مجھے قریب کرد ے جہنم کی آگ سے وہ کوئی قول ہو یا

فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ ط

فعل ہو یا عمل ہو

رُکنِ یمانی پر پہنچنے تک یہ دُعا ختم کر ڈالے اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دُعا پڑھے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً

اے ہمارے رب عنایت فرما ہمیں دین و دُنیا میں

وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ

بھلائی اور بہتری اور بچا ہم کو عذاب سے

النَّارِ ط وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ

آگ کے اور ہمیں داخل فرما جنت میں ساتھ نیک لوگوں کے

يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

اے بڑے غالب بڑی بخشش والے اے جہانوں کے پروردگار

اور حجرِ اسود پر پہنچ کر بوسہ دے۔ اگر ہجوم ہو تو دُور سے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھا کر

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اسی کیلئے ہیں

پڑھتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو گرا دے اور آگے بڑھے اور یہ دُعا پڑھتے ہوئے چھٹا چکر شروع کر دے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ عَلَيَّ حُقُوْقًا

خداوندا! بیشک تیرے مجھ پر حقوق ہیں

كَثِيْرَةً فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ وَحُقُوْقًا

بہت سے اُن معاملات میں جو میرے اور تیرے درمیان ہیں اور بہت سے

كَثِيْرَةً فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَلْقِكَ

حقوق اُن امور میں جو میرے اور تیری مخلوق کے درمیان ہیں

اَللّٰهُمَّ مَاكَانَ لَكَ مِنْهَا

اے اللہ جو ہو تیرا کوئی حق اُس میں سے

فَاغْفِرْهُ لِيْ وَمَاكَانَ لِخَلْقِكَ

سو تو اُسے معاف کر دے اور جو حق تیری مخلوق کا مجھ پر رہ جائے

فَتَحَمَّلْهُ عَنِّيْ وَاَغْنِنِيْ بِحَلَالِكَ

اس کو (مخلوق سے) بخشوانے کا تو ذمہ لے لے اور مستغنی کر دے مجھے اپنی پاک

عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ

کمائی کی توفیق دے کر کسب حرام سے اور اپنی طاعت میں لگا کر نافرمانی میں

مَعْصِيَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَنْ مَّنْ

پڑنے سے اور اپنا دائمی فضل فرما کر غیروں کا دستِ نگر

سِوَاكَ يَاوَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ ط اَللّٰهُمَّ

اور احسان مند ہونے سے اے زیادہ بخشش والے اے اللہ

اِنَّ بَيْتَكَ عَظِيْمٌ وَّوَجْهَكَ

بیشک تیرا گھر بڑی عظمت والا ہے اور تیری ذات

كَرِيْمٌ وَّ اَنْتَ يَا اَللّٰهُ حَلِيْمٌ

بڑی کرم والی ہے اور تُو اے اللہ بڑا بُردبار

كَرِيْمٌ عَظِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ

اور کریم عظمت والا ہے اور تُو پسند فرماتا ہے عفو و درگذر کو

عَنِّيْ

پس میری خطاؤں کو مُعاف کر دے

رُکنِ یمانی پر پہنچے تک یہ دُعا ختم کر ڈالے۔ اور
آگے بڑھتے ہُوئے یہ دُعا پڑھے

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي

اے ہمارے رب! عنایت فرما ہمیں دین و دُنیا میں

الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ

بھلائی اور بہتری اور ہم کو بچالے دوزخ کے

النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ

عذاب سے اور ہمیں داخل فرما جنّت میں ساتھ نیک لوگوں کے

يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

اے بڑے غالب بڑی بخشش والے اے جہانوں کے پروردگار!

اور حجرِ اسود پر پہنچ کر بوسہ دے۔ اگر ہجوم ہو تو دُور
سے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھا کر

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اسی کیلئے ہیں

کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو گرادے اور آگے بڑھے اور یہ دُعا
پڑھتے ہوئے ساتواں چکر شروع کردے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا كَامِلًا

خداوندا! میں مانگتا ہوں تجھ سے ایمان کامل

وَّيَقِيْنًا صَادِقًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا

اور سچا یقین اور کشادہ رزق

وَّقَلْبًا خَاشِعًا وَّلِسَانًا ذَاكِرًا وَّحَلَالًا

اور جھکنے والا قلب اور (تیرا ہی) ذکر کرنے والی زبان اور حلال

طَيِّبًا وَّتَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّتَوْبَةً

پاک روزی اور خالص (سچی) توبہ اور توبہ کی

قَبْلَ الْمَوْتِ وَرَاحَةً عِنْدَ

توفیق مرنے سے پہلے اور راحت سکراتِ موت

الْمَوْتِ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً بَعْدَ

کے وقت اور بخشش اور رحمت مرنے

الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ

کے بعد اور درگذر اور معافی حساب کے وقت

وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ

اور کامیابی حصول جنت میں اور نجات دوزخ سے

بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ رَبِّ

تیری رحمت کے طفیل اے بڑے غالب بڑی بخشش والے اے میرے رب

زِدْنِىْ عِلْمًا وَّاَلْحِقْنِىْ بِالصّٰلِحِيْنَ

وسیع فرما دے میرے دائرۂ علم (دین) کو اور شامل فرما مجھے نیک لوگوں میں

رُکنِ یمانی پر پہنچنے تک یہ دُعا ختم کر ڈالے اور آگے
بڑھتے ہوئے یہ دُعا پڑھے :۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ
اے ہمارے رب ہمیں عنایت فرما دِین و دُنیا میں

فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ
بھلائی اور بہتری اور ہم کو بچا عذاب

النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ
دوزخ سے اور داخل فرما ہمیں جنت میں۔ ساتھ نیک لوگوں کے

یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ
اے بڑے غالب بڑی بخشش والے اے سب جہانوں کے پروردگار

اور حجرِ اَسود پر پہنچ کر بوسہ دے۔ اگر ہجوم ہو تو دُور سے
دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھا کر

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ
اللہ تعالےٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اُسی کیلیے ہیں

کہتے ہوئے دونوں ہاتھ گرا دے۔ اور اب ملتزم کے پاس کھڑے ہو کر یہ دُعا پڑھے (حجرِ اسود اور خانہ کعبہ کی چوکھٹ کے درمیان جو جگہ ہے۔ اس کو ملتزم کہتے ہیں)

مقامِ مُلتزم کی دُعا

اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ

اے اللہ! اے مالک (اس) قدیمی گھر (خانہ کعبہ) کے

اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَائِنَا

آزاد فرما ہماری گردنوں کو اور ہمارے باپ داداؤں کی گردنوں کو

وَاُمَّهَاتِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاَوْلَادِنَا مِنَ

اور ہماری ماؤں اور بھائیوں اور ہماری اولاد کی گردنوں کو

النَّارِ ۭ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَالْفَضْلِ

(دوزخ کی) آگ سے اے صاحب جُود و کرم اور (صاحب) فضل

وَالْمَنِّ وَالْعَطَاءِ وَالْاِحْسَانِ ۭ

وعطا اے (اپنے بندوں پر) احسان کرنے والے

اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِى

اے اللہ! اچھا فرما انجام ہمارے

الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْىِ

تمام کاموں کا اور ہمیں بچالے دُنیا کی

الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ط اَللّٰهُمَّ

رُسوائی سے اور آخرت کے عذاب سے اے اللہ!

اِنِّىْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَاقِفٌ

میں تیرا ایک بندہ ہوں اور تیرا ہی بندہ زادہ ہوں کھڑا ہوں

تَحْتَ بَابِكَ مُلْتَزِمٌ بِاَعْتَابِكَ

زیر سایہ تیرے گھر کے دروازے کے لپٹا ہوا تیرے گھر کی چوکھٹوں سے

مُتَذَلِّلٌ بَيْنَ يَدَيْكَ اَرْجُوْ

گریہ وزاری کر رہا ہوں تیرے سامنے اُمیدوار ہوں

رَحْمَتَكَ وَاَخْشٰى عَذَابَكَ مِنَ

تیری رحمت کا اور خائف ہوں تیرے عذاب

النَّارِ يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ ط

دوزخ سے اے ہمیشہ احسان کرنے والے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ

اے اللہ! بیشک میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ جو ذکر (یا تیری حمد و ثنا

ذِكْرِیْ وَتَضَعَ وِزْرِیْ وَتُصْلِحَ

کروں اُسے قبول فرما بلندی پر اٹھالے اور ہلکا کردے میرے گناہوں کے بوجھ کو اور اصلاح

اَمْرِیْ وَتُطَهِّرَ قَلْبِیْ وَتُنَوِّرَ لِیْ

فرما میرے کاموں میں اور پاک صاف کردے میرے قلب کو اور روشن کردے میرے لیے

فِیْ قَبْرِیْ وَتَغْفِرَ لِیْ ذَنْبِیْ ط وَ

میری قبر کو اور بخش دے میرے گناہوں کو اور

اَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ

سوال کرتا ہوں میں (اے اللہ) تجھ سے اعلیٰ درجات کا

الْجَنَّةِ اٰمِیْنَ ط

جنت میں آمین!!

یہ دعا ختم کر کے مقامِ ابراہیمؑ کے پاس آکر دو رکعت نماز پڑھے۔ نیت نماز واجب الطواف کی کرے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھے اور سلام پھیر کر یہ دُعا پڑھے:۔

مقامِ ابراہیمؑ کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَ

اے اللہ! بیشک تُو جانتا ہے میری چھپی اور

عَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ

کھلی باتوں کو پس قبول فرما (گناہوں کے بارے میں) میری معذرت اور تجھے

حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَا

معلوم ہے میری حاجت پس پورا کر دے میری مانگ کو اور تو جانتا ہے جو

فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ ط اَللّٰهُمَّ

(عیوب) میرے نفس میں ہیں پس درگذر فرما میری خطاؤں سے اے میرے رب

اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ

بیشک میں مانگتا ہوں تجھ سے ایسا ایمان جو پیوست ہو جائے میرے قلب میں

وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا

اور (ایسا) سچا یقین (چاہتا ہوں) کہ مجھے یقین ہو جائے کہ جو (اچھی یا بُری)

يُصِيْبُنِىْٓ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِىْ وَرِضًا

بات مجھے پیش آئے وہ میرے لیے پہلے سے مُقدر تھی اور رضائے کامل عطا

مِّنْكَ بِمَا قَسَمْتَ لِىْ ۚ اَنْتَ وَلِيِّىْ

فرما اپنی طرف سے اُس پر جو تُو نے میری قسمت میں لکھ دیا ہے کہ تُو ہی میرا کارساز

فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِىْ مُسْلِمًا

(نگہبان) ہے دُنیا و آخرت میں (الٰہی) موت دیجیو مجھے حالتِ اسلام پر

وَّ اَلْحِقْنِىْ بِالصّٰلِحِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ لَا

اور داخل فرما مجھے نیک بندوں کے زُمرہ میں اے ہمارے رب! نہ

تَدَعْ لَنَا فِىْ مَقَامِنَا هٰذَا ذَنْبًا اِلَّا

چھوڑ ہمارا اس جگہ (کعبہ کے طفیل) کوئی گناہ مگر

غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا

اُسے بخش دے اور ہماری تمام دشواریوں کو آسان فرمادے اور ہماری

حَاجَةً اِلَّا قَضَيْتَهَا وَيَسَّرْتَهَا فَيَسِّرْ

تمام حاجتوں کو پورا فرما دے اور ہمارے کام ہم پر

اُمُوْرَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَنَوِّرْ قُلُوْبَنَا

آسان فرما اور کھول دے ہمارے سینوں کو (نور سے) اور منور کر دے ہمارے

وَاخْتِمْ بِالصَّالِحَاتِ اَعْمَالَنَا ط اَللّٰهُمَّ

قلوب کو (نورِ معرفت سے) اور انجام دے ہمارے تمام نیک عملوں کو خیر و خوبی کیساتھ۔ اے ہمارے

تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ،

رب! ہمیں حالتِ اسلام پر موت دیجیو اور اپنے نیک بندوں کے زمرے میں داخل فرما

غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ اٰمِيْنَ يَارَبَّ

اور (دین و دنیا میں) رسوا ہونے سے اور فتنہ میں پڑنے سے محفوظ رکھیو۔ قبول فرما۔ اے

الْعٰلَمِيْنَ ط وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا

سب جہانوں کے پروردگار! اور درود و سلام ہو اللہ تعالیٰ کا اسکے پیارے ہمارے سردار

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط

محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے تمام اصحاب پر

اب چاہِ زمزم پر آئے اور پیٹ بھر کر پانی پیے اور یہ دُعا مانگے :-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّعِلْمًا نَافِعًا وَّ

اے اللہ میں تجھ سے وسیع رزق اور نفع رساں علم اور

شِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ ط

ہر ایک بیماری سے شفا کا مُطالبہ کرتا ہوں

سعیِ صفا و مروہ

اب حجرِ اسود کو بوسہ دے کر سعی کے واسطے باب صفا سے باہر نکلے اور وہاں سے مروہ تک ایک پھیرا کرے۔ اور پھر مروہ سے صفا تک دُوسرا پھیرا کرے۔ اور اسی طرح سات پھیرے کرے کہ ساتواں پھیرا مروہ پر تمام ہوگا ان ساتوں پھیروں میں میلین اخضرین کے درمیان تیز چلے اور اگر سواری پر ہو، تو سواری کو تیز کرے +

اب ساتوں پھیروں کے ختم پر مسجدِ حرام میں مقامِ ابراہیمؑ پر جا کر دو رکعت نماز پڑھے۔ جیسا کہ طواف کے ختم ہونے پر پڑھا کرتے ہیں۔ مسجدِ حرام کے دروازے سے نکلتے ہوئے پہلے بایاں پاؤں باہر نکالے اور یہ دعا پڑھے +

بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے اور نزول رحمت ہو اوپر رسول صلی اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اِفْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَادْخِلْنِیْ

علیہ وسلم کے اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھولدے اور مجھے

فِيهَا - وَاَعِذْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ ط

اس میں داخل کر دیجیے اور مجھے شیطان سے محفوظ رکھ

کوہِ صفا کی طرف جائے تو یہ کہتا ہوا جائے :-

اَبْدَءُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ تَعَالٰى - اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ

میں ابتدا کرتا ہوں ساتھ اُس کے جس کے ساتھ ابتدا کی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں تحقیق

مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ - فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ

صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں پس جو شخص بیت اللہ شریف کا حج یا عمرہ کرے

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا - وَمَنْ تَطَوَّعَ

پس اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ دونوں کا طواف کرے اور جو خوشی سے

خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ط

بھلائی کرے پس بیشک اللہ تعالیٰ قدردان جاننے والا ہے

کوہِ صفا پر چڑھے تو سعی کی نیت دل میں کرے اور مُنہ سے اِس طرح پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

اے اللہ میں صفا اور مروہ کے درمیان سات چکروں سے

سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ - فَيَسِّرْهُ لِيْ

سعی کرتا ہوں محض تیری بزرگ ذات کے لیے پس میرے لیے

وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ ط

اُسے آسان کردے - اور مجھ سے وہ قبول کرے -

نقشہ سعی صفا و مروہ
میلین اخضرین
میلین اخضرین
پرانی مسجد حرام
نئی مسجد حرام
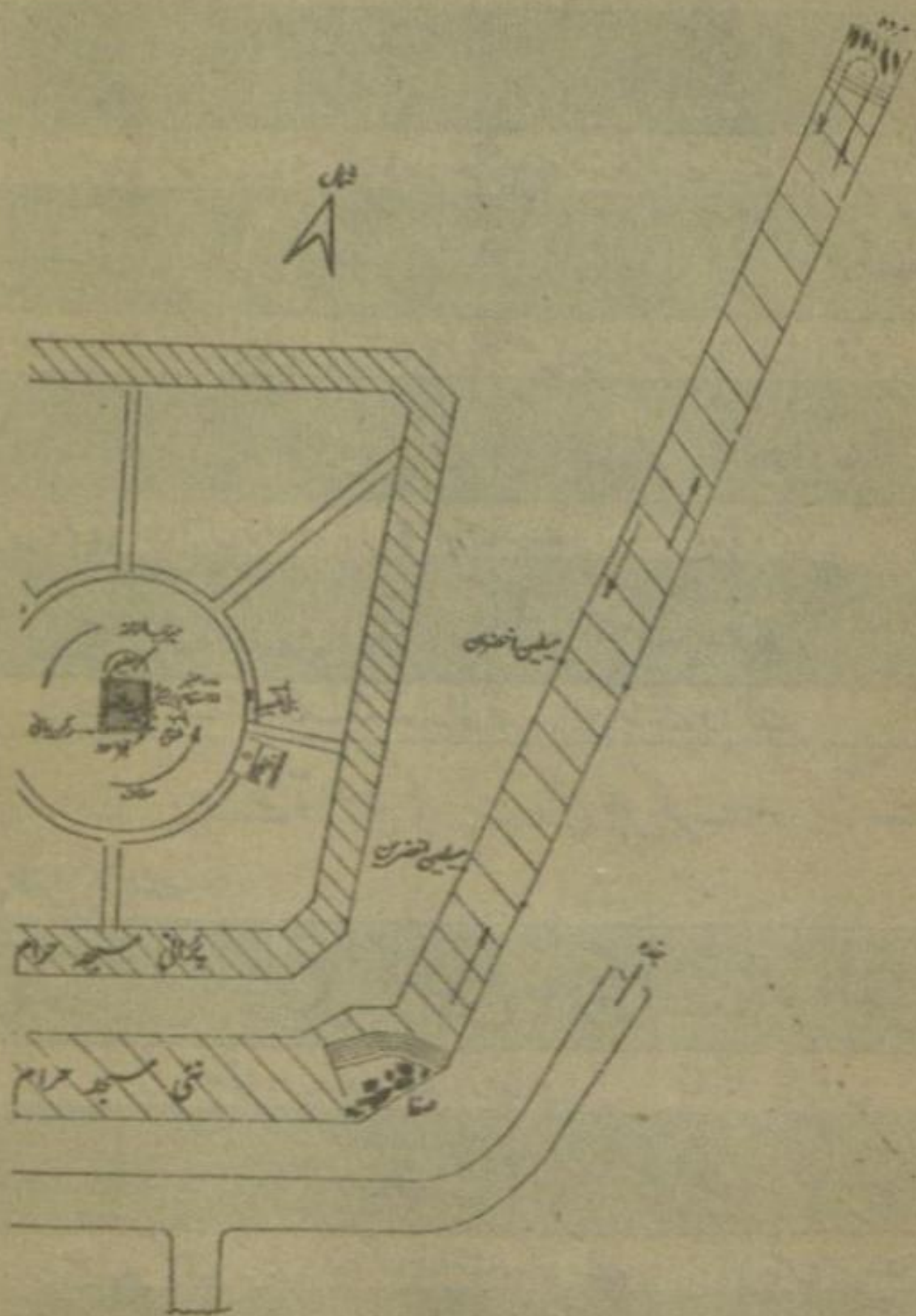
صفا پر اس قدر اُونچا چڑھے کہ خانہ کعبہ دکھائی دے کیونکہ اوپر چڑھنے سے یہی مقصد ہے کہ خانہ کعبہ کی طرف متوجہ ہو ۔ اور اِس قدر اُونچے چڑھنا سنت ہے۔

کہ صفا پر مُنہ قبلہ کی طرف کرے اور تکبیر و تہلیل کہے اور درود شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بھیجے اور دونوں ہاتھ اُٹھا کر خدا تعالےٰ سے حاجت چاہے۔

یہ محلِ اجابت ہے چاہیے کہ مسلمانوں کے حق میں دُعا کرے اور درود حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجے۔ حدیثِ جابر میں ہے کہ پھر چڑھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم صفا پر یہاں تک کہ دیکھا خانہ کعبہ کو پھر توحید کہی اللہ تعالےٰ کی اور مُنہ کیا قبلہ کی طرف اور تکبیر کہی۔

کہ صفا پر مُنہ قبلہ کی طرف کرے اور دونوں ہاتھ اُٹھا کر یہ دُعا پڑھے:۔

دُعا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور سب تعریف اللہ ہی کیلیے ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا هَدَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا

سب تعریف اللہ کیلیے ہے کہ اس نے ہمیں راستہ بتایا سب تعریف اللہ کیلیے ہے کہ اُس نے

اَوْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَلْهَمَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

ہمیں نعمت دی سب تعریف اللہ کیلیے ہے کہ اس نے ہمیں الہام کیا سب تعریف

الَّذِىْ هَدَانَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِىَ لَوْلَآ اَنْ هَدَانَا

اس خدا کی جس نے ہمیں راہ بتائی اگر وہ ہم کو راستہ نہ بتاتا تو ہمیں راستہ نہ ملتا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ

اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اس کیلیے

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ

(سب) ملک ہے اور سب تعریف اسی کیلیے ہے جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے

لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

جو نہیں مرے گا بھلائی اُس کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَصَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ

اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں جو ایک ہے، اور اُس کا وعدہ سچا ہے مدد کی اس

عَبْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

نے اپنے بندے کی اور اس کے لشکر کو غالب کیا اور اُس اکیلے نے تمام گروہوں کو شکست دی

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور ہم نہیں عبادت کرتے مگر خاص اسی کی خالص کرتے ہوئے

لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ - اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ

اس کے لیے دین اگرچہ کافر بُرا منائیں اے اللہ تُو نے

قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَ

فرمایا ہے اور تیرا فرمانا حق ہے مجھ سے دُعا مانگو میں تمہاری دعا کو قبول کرونگا اور

اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ - وَاِنِّيْ اَسْئَلُكَ كَمَا

بیشک تُو وعدہ خلافی نہیں کرتا اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ

هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَا تَنْزِعَهٗ مِنِّيْ حَتّٰى

جیسا تُو نے مجھے اسلام کی طرف ہدایت کی ہے۔ نہ چھین لے مجھ سے ہدایت یہاں تک کہ تُو

تَوَفَّانِیْ وَ اَنَا مُسْلِمٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ

مجھے وفات دے ایسے حال میں کہ میں مسلماں ہوں اللہ تعالیٰ پاک ہے اور سب تعریف اللہ ہی کیلئے ہے

وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ

اور نہیں کوئی عبادت کے لائق سوائے اللہ کے اور اللہ سب سے بڑا ہے اور نہیں ہے طاقت نیکی کی اور

اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی

گناہ سے بچنے کی مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے جو بلند شان اور عظمت والا ہے اے اللہ ہمارے سردار حضرت

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَتْبَاعِہٖٓ اِلٰی

محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت اور سلامتی بھیج اور ان کی آل اور اصحابوں اور پیروؤں پر قیامت

یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَ

کے روز تک اے اللہ مجھے اور میرے والدین اور

لِمَشَائِخِیْ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ اَجْمَعِیْنَ وَالسَّلَامُ

میرے بزرگوں اور سب مسلمانوں کو بخش دے اور سلام ہو

عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

رسولوں پر اور سب تعریف ثابت ہے اللہ تعالیٰ کیلئے جو پالنے والا ہے سب جہانوں والوں کا

سعی صفا سے شروع کرنی چاہیے کہ سات پھیروں کے بعد مروہ پر ختم ہو۔

صفا سے اُترتے ہوئے یہ دُعا پڑھے :

اَللّٰھُمَّ اسْتَعْمِلْنِیْ بِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

اے اللہ مجھے اپنے نبی ؐ کی سنت کا تابع بنا دے

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِہٖ وَاَعِذْنِیْ مِنْ

اور مجھے اسی کے دین پر مار اور مجھے پناہ دے

مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

گمراہ کرنے والے فتنوں سے اپنی رحمت کے ساتھ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے

میلین اخضرین کے درمیان دوڑ کر چلے مگر صفا سے اپنی رفتار سے اُترے۔ اور مروہ تک اپنی چال سے چڑھے۔

ا۔ میلین کے درمیان ساتوں پھیروں میں دَوڑنا چاہیے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے۔

ب۔ میلین کے درمیان سعی میں عورتوں کو نہ دَوڑنا چاہیے۔

ج۔ میلین کے درمیان دوڑنے میں رمل کی نسبت ذرا تیز چلے اور اگر سواری پر ہے تو سواری کو تیز کرے۔

میلین کے درمیان یہ دُعا پڑھنی چاہیے :۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ

اے میرے پروردگار بخش دے اور رحم فرما اور درگذر کر اس سے جسے تو جانتا ہے بیشک تو

تَعْلَمُ مَالَمْ نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ وَ

جانتا ہے وہ جو ہم نہیں جانتے بیشک تو زبردست بزرگی والا ہے اور

اهْدِنِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا

دکھا مجھے وہ راہ جو بہت سیدھی ہے۔ اے اللہ اس کو مقبول حج گردان

مَّبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا ۔ اَللّٰهُمَّ

اور میری کوشش کو مشکور اور میرے گناہوں کو بخشا ہوا اے اللہ

اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

مجھے اور میرے ماں باپ اور سب مومن مردوں اور عورتوں

وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ يَا مُجِيْبَ الدَّعْوَاتِ

اور مسلمان مردوں اور عورتوں کو بخش دے اے دعاؤں کو قبول کرنے والے

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

اے ہمارے پروردگار! ہمیں دُنیا اور آخرت میں بھلائی دے

وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط

اور (دوزخ) کی آگ سے بچا

مروہ پر پہنچے تو یہاں سب عمل اُسی طرح کرے جس طرح صفا پر کیے تھے اور وہی دُعا پڑھے جو صفا پر پڑھی جاتی ہے اور اسی طرح تمام عمل کرے۔ مروہ پر اتنا اُونچا چڑھے کہ خانہ کعبہ کو دیکھ سکے اور خانہ کعبہ کی طرف مُنہ کرے۔ اگر طوافِ قدوم کے بعد سعی کرے تو سعی میں تلبیہ برابر کہتا رہے۔ اگر طوافِ زیارت کے بعد سعی کیجائے یا عُمرہ کے طواف کے بعد سعی کی جائے تو اس میں تلبیہ نہیں کہی جائے گی۔

صفا و مروہ کے درمیان سات پھیرے کرنے کو سعی کہتے ہیں اور صفا سے مروہ تک یا مروہ سے صفا تک ایک شوط (یعنی ایک پھیرا) ہے۔ رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طریق پر سات پھیرے کیے تھے۔

جس وقت نماز کی اقامت ہو تو سعی کو چھوڑ دینا چاہیے۔ اسی طرح جب نماز جنازہ تیار ہو تو سعی کو چھوڑ دینا چاہیے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد جس قدر سعی باقی ہو، اُس کو ادا کرے۔

اب مسجد حرام سے باہر آئے اور مکہ میں قیام کرے۔ صفا و مروہ کی سعی کے بعد عمرہ کے کل افعال ختم ہو چکے۔ اب چاہیے کہ مسجد حرام سے باہر آئے۔ اور سر مُنڈائے اور احرام اُتار دے۔ جس شخص نے حج کا احرام باندھ رکھا ہے اُس

نے ابھی تک دو ہی مناسک پورے کیے ہیں یعنی طواف قدوم اور سعی صفا و مروہ وہ مسجد حرام سے باہر آکر احرام نہیں کھولے گا۔ بلکہ اسی احرام سے باقی افعال کرے گا۔ جس کا تمتّع کا احرام ہے اُس کا عُمرہ ختم ہو چکا اگر ہدی ساتھ لایا ہے تو مسجد حرام سے باہر آکر اسی احرام کو قائم رکھے اور باقی افعال حج اسی احرام سے ادا کرے۔ ہاں اگر ہدی ساتھ نہیں لایا ہے تو احرام کھول دے اور حج کے واسطے مسجد حرام میں جا کر ۸ ر تاریخ کو یا اس سے پہلے احرام باندھے اور افعال حج کرے۔ اگر قران کا باندھا ہے۔ تو افعالِ عُمرہ تو پُورے ہو چکے اور اِسی احرام کو قائم رکھے اور افعالِ حج اِسی اِحرام سے کرے۔

۱۔ اثنائے قیام مکہ میں حرم کعبہ میں اکثر جگہ نماز پڑھے اِعتکاف بھی کرے اور خانہ کعبہ کی اندر سے زیارت بھی کرے۔

۲۔ جتنے طواف (بلغیر رمل وسعی) ہو سکیں کرتا رہے۔

۳۔ جتنے عمرہ ہو سکیں کرے مگر ماہ ہائے حج سے پہلے کرے اگر اِس سال حج کا ارادہ ہے

۴۔ مسجد حرام میں بیٹھ کر کم از کم ایک قُرآن شریف ختم کرے۔ جتنی مرتبہ زیادہ کر سکے بہتر ہے۔

۵۔ جس قدر نیکی ہو سکے کرے کیونکہ وہاں ایک نیکی کا ثواب لاکھ گُنا ہوتا ہے۔ اور اسی طرح گُناہ کرنے سے بہت پرہیز کرے کہ ایک گناہ کا عذاب بھی اسی قدر ہوتا ہے۔

۶۔ سخت گرمی یا بارش میں بھی طواف کرے کہ ایسے موقع پر بہت ثواب ہے۔

۷۔ صرف حجرِ اسود کا اِستلام بھی کر لیا کرے۔ کیونکہ استلام حجر اسود بھی ایک عبادت ہے

۸۔ جب مسجدِ حرام میں جایا کرے تو اکثر اعتکاف کی نیت بھی کر لیا کرے کہ اعتکاف

کا ثواب بھی حاصل ہو۔ اعتکاف کی نیّت یہ ہے:۔

نَوَیْتُ الْاِعْتِکَافَ مَادُمْتُ فِیْ ھٰذَا الْمَسْجِدِ ط

میں جب تک اس مسجد ہوں اعتکاف کی نیّت کرتا ہوں۔

۹۔ اگر مسجدِ حرام میں سونے یا کھانے پینے کا اِتّفاق ہو، تو مضائقہ نہیں۔ یہ اُمور جائز ہیں۔

۱۰۔ مسجدِ حرام میں جائے تو اکثر حطیم میں داخل ہُوا کرے اور وہاں عبادت بھی کرے۔

۱۱۔ خانہ کعبہ کی دیوار کے قریب بھی بیٹھے اور خانہ کعبہ پر اکثر نگاہ ڈالے کہ یہ بھی عبادت ہے۔

۱۲۔ خانہ کعبہ کے اندر بھی ضرور داخل ہو کہ ائمہ اربعہ کے نزدیک مُستحب ہے۔

ا۔ کعبہ شریف کے دروازہ پر پہنچے تو چوکھٹ کو بوسہ دے۔ اوّل سیدھا پاؤں اندر لے جائے اور واپس آتے ہوئے بایاں پاؤں پہلے نکالے۔

ب۔ خانہ کعبہ میں داخل ہوتے ہوئے وہی دُعا پڑھے جو مسجد میں داخل ہوتے ہوئے پڑھتے ہیں۔

ج۔ اندر جا کر ادب سے نہ چھت کی طرف دیکھے نہ اِدھر اُدھر نگاہ دوڑائے بلکہ بہت خشوع و خضوع کو کام میں لائے۔

د۔ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مصلّےٰ پر جائے اور وہاں کم از کم دو رکعت نماز ضرور پڑھے۔

(مُصلّےٰ نبویؐ کی یہ شناخت ہے کہ خانہ کعبہ کے دروازے سے داخل ہو کر سیدھا چلا جائے جب سامنے کی دیوار تین ہاتھ رہ جائے تو بس یہی مُصلّےٰ خیرالانام علیہ الصلوٰۃ والسّلام ہے۔

ہ۔ اس کے بعد سامنے کی دیوار پر اپنا رخسارہ رکھے اور حمد و ثنا اور درُود و

اِستغفار بہت کہے۔ ماں باپ اُور مسلمانوں کے واسطے دُعا کرے اور اِسی طرح چاروں کونوں میں جا کر یہ دُعا پڑھے :-

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ

اے میرے پروردگار داخل فرما مجھے صداقت کے ساتھ داخل کرنا (اس مقام میں) اور نکال

صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا ؕ

مجھے صداقت کے ساتھ اور مجھے اپنی طرف سے ایک مددگار دلیل عطا کر

اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنِیْ جَنَّتَكَ كَمَا اَدْخَلْتَنِیْ بَیْتَكَ

اے اللہ مجھے اپنے جنت میں داخل کر جیسے تو نے اپنے گھر میں داخل فرمایا ہے

وَارْزُقْنِیْ رُؤْیَتَكَ اَللّٰهُمَّ یَا رَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ

اور مجھے اپنی زیارت نصیب کر اے اللہ اے اس آزاد گھر کے مالک

اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَائِنَا وَاُمَّهٰتِنَا مِنَ النَّارِ

ہماری اور ہمارے آبا و اجداد اور ماؤں کی گردنوں کو آگ سے آزاد

یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ۔ اَللّٰهُمَّ یَا خَفِیَّ الْاَلْطَافِ اٰمِنَّا

کر دے اے غالب بہت بخشش کرنے والے اے خدا اے پوشیدہ مہربانیوں کے مالک جس چیز سے ہم

مِمَّا نَخَافُ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا

ڈرتے ہیں اس سے ہم کو امن میں رکھ اے اللہ میں تجھ سے اس نیک بات کا سوال کرتا ہوں جس کا

سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

تجھ سے تیرے نبی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّكَ صَلَّی

اور پناہ مانگتا ہوں میں تیرے ساتھ اس چیز کے شر سے جس سے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللہ علیہ وسلم ربنا تقبل منا انک انت السمیع

پناہ مانگی اے ہمارے رب قبول فرما ہم سے بیشک تو سننے والا

العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم

جاننے والا ہے اور رجوع کر ہماری طرف تحقیق تو توبہ قبول کرنے والا بڑا مہربان ہے

۷۔ ذی الحجہ

اس روز ظہر کی نماز کے بعد مسجد الحرام میں امام منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتا ہے اور حمد و صلوٰۃ کے بعد مختصراً حج کی فضیلت اور مناسک حج بیان کیے جاتے ہیں۔ اس دن اکثر لوگ احرام باندھ کر آتے ہیں ۔ — نوٹ:۔ دورانِ حج میں تین خطبے ہوتے ہیں:۔
پہلا ۷۔ ذی الحجہ کو مسجد الحرام میں نماز ظہر کے بعد۔ دوسرا ۹۔ ذی الحجہ کو میدان عرفات کی مسجد نمرہ میں۔ جمع بین الصلوٰتین سے قبل۔ تیسرا ۱۱۔ ذی الحجہ کو منا کی مسجد خیف میں نماز ظہر کے بعد ہوتا ہے ۔ —— ان خطبوں میں تمام مناسک حج بیان کیے جاتے ہیں اور یہ خطبے ایک ایک دن کے وقفے سے پڑھے جاتے ہیں ۔
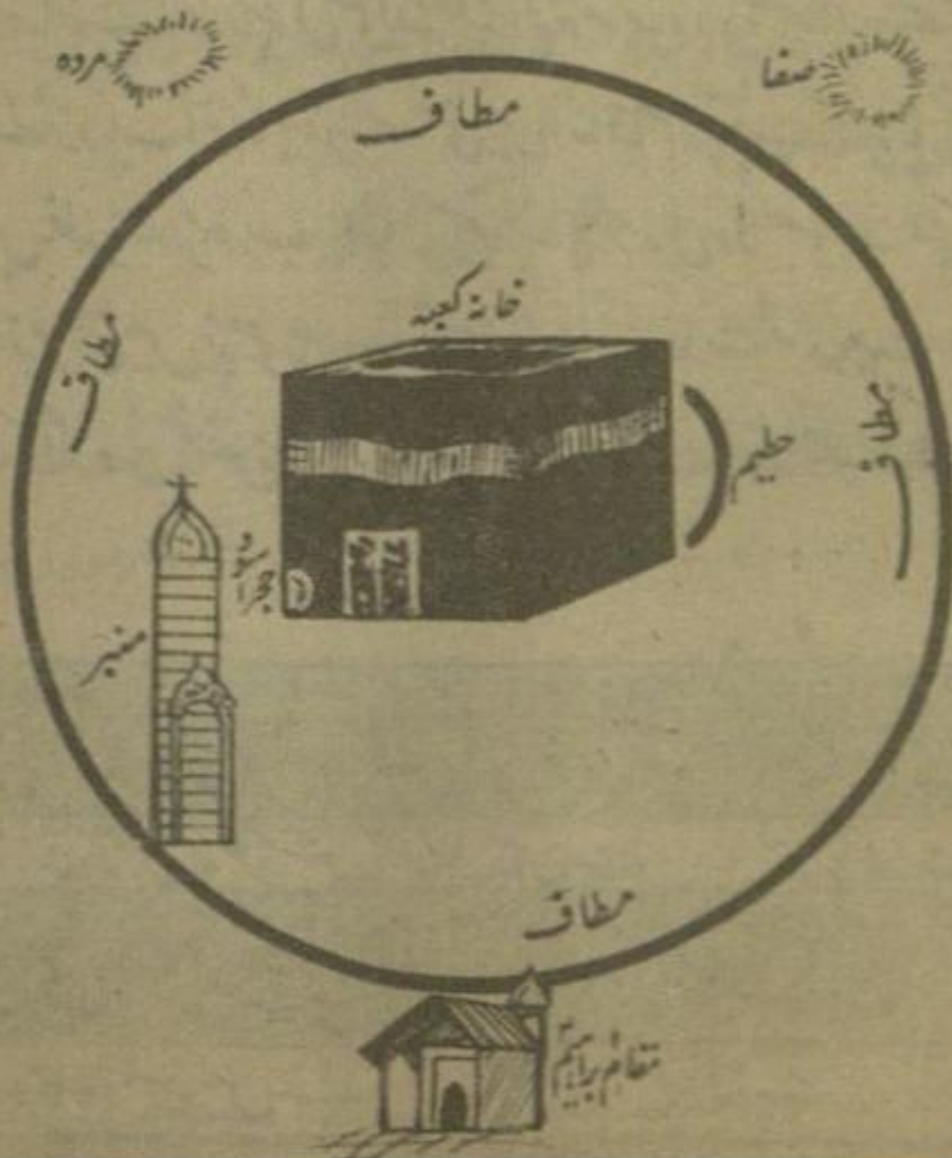
۸؍ ذی الحجہ

حج کے واسطے اِحرام باندھیں اور صبح کی نماز مکہ معُظمہ میں پڑھ کر آفتاب نکلنے کے بعد منیٰ کی طرف روانہ ہو۔

حج کا اِحرام مسجد حرام میں جا کر باندھے۔ مگر یہ ضروری نہیں ہے کہ مسجدِ حرام میں ہی جا کر باندھے۔ حدودِ حرم کے اندر کسی جگہ بھی باندھ سکتا ہے۔

آج یا آج کے دن سے پہلے مُتمتع (غیر سایٔق الھدی) کو حج کا اِحرام باندھنا چاہیے قارن کا پہلا ہی اِحرام قائم ہے۔ عمرہ کے افعال کرنے کے بعد سر نہ مُنڈوائے بلکہ اسی اِحرام سے حج کے احکام شروع کرے مکہّ سے منیٰ کو جاتے وقت لبیک کہے اَور لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہ اور جو دُعا چاہے پڑھے۔ اور راستہ میں تلبیہ و اذکار و ادعیہ اور اِستغفار پڑھتا رہے اور رسُول صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر درود بھیجتا رہے۔ منیٰ پہنچ کر مسجد خیف کے نزدیک اُترنا بہتر ہے۔ منیٰ میں اتنا قیام رہتا ہے کہ یہ پانچ نمازیں پڑھی جاتی ہیں۔ ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشا۔ صبح۔ چنانچہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پانچ نمازیں منیٰ میں پڑھی ہیں۔ اور اِس کے بعد عرفات تشریف لے گئے۔

عرفہ کی شب کو اگر کوئی شخص منیٰ میں یہ دُعا ہزار بار پڑھے تو خدا تعالےٰ سے جو مانگے سو پائے۔

سُبْحَانَ الَّذِی فِی السَّمَاءِ عَرْشُہٗ - سُبْحَانَ

پاک ہے وہ ذات کہ جس کا عرش آسمان میں ہے — پاک ہے وہ ذات

الَّذِی فِی الْاَرْضِ مَوْطِئُہٗ - سُبْحَانَ الَّذِی

کہ جس کی سیرگاہ زمین میں ہے — پاک ہے وہ ذات جس کا

فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُهٗ - سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُهٗ

راستہ سمندر میں ہے - پاک ہے وہ ذات جسکی شان قہاری کا ظہور آتش دوزخ میں ہے

سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّةِ رَحْمَتُهٗ - سُبْحَانَ الَّذِیْ

پاک ہے وہ ذات جس کی رحمت جنت میں ہے پاک ہے وہ ذات جس کا

فِی الْقَبْرِ قَضَاءُهٗ - سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْهَوَاءِ رُوْحُهٗ

حکم آخری قبر میں ظاہر ہے پاک ہے وہ ذات کہ جس کی روح ہوا میں ہے

سُبْحَانَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَآءَ - سُبْحَانَ الَّذِیْ وَضَعَ

پاک ہے وہ ذات کہ جس نے آسمان کو بلند کیا پاک ہے وہ ذات کہ جس نے

الْاَرْضَ - سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ اِلَّآ اِلَیْهِ

زمین کو نیچے رکھا پاک ہے وہ ذات کہ اس کے سوا کوئی جائے پناہ اور جائے نجات نہیں ہے۔

منیٰ میں اس رات رہنا سنت ہے۔ اور چاہیے کہ رات کو لبیک کہتا استغفار اور دعائیں پڑھتا رہے۔

۹ ر ذی الحجہ
عرفات

بعد نماز فجر منیٰ سے عرفات جانا اولیٰ ہے۔ کیونکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بعد نماز فجر تشریف لے گئے تھے۔ راستہ میں تلبیہ۔ استغفار اور درود شریف کے علاوہ یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا خَیْرَ غُدْوَةٍ غَدَوْتُهَا قَطُّ

اے اللہ میری تمام صبحوں سے اس (صبح) کو بہترین صبح کر دے

وَاَقْرِبْهَا مِنْ رِضْوَانِكَ - وَاَبْعِدْهَا مِنْ سَخَطِكَ

اور ان میں سے اپنی رضامندی سے زیادہ قریب اور ان میں سے اپنے غصے سے زیادہ دور کردے

اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ تَوَجَّھْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ

اے اللہ میں تیری طرف متوجہ ہوا اور تجھ ہی پر بھروسہ رکھتا ہوں

وَوَجْھَکَ اَرَدْتُّ فَاجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّحَجِّیْ

اور تیری ذات کو چاہتا ہوں پس میرے گناہوں کو بخش دے اور حج کو

مَبْرُوْرًا وَّارْحَمْنِیْ وَلَا تُخَیِّبْنِیْ۔ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ

قبول کر اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے محروم نہ کر اور میرے سفر میں برکت

سَفَرِیْ وَاقْضِ بِعَرَفَاتٍ حَاجَتِیْ۔ اِنَّکَ عَلٰی

ڈال اور عرفات پر میری حاجت پوری کرنا بیشک تو

کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

ہر چیز پر قادر ہے

راستہ میں نہ ٹھہرے کہ پیچھے آنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے۔
عرفات کے قریب پہنچے اور جبل رحمت پر نگاہ پڑے تو تکبیر و تہلیل و تسبیح و تحمید اور صلوٰۃ و استغفار کے بعد یہ دُعا پڑھے۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ عَرْشُہٗ۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ

پاک ہے وہ ذات کہ جس کا عرش آسمان میں ہے پاک ہے وہ ذات کہ جس کا

فِی الْاَرْضِ مَوْطِئُہٗ۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ

سیرگاہ زمین میں ہے پاک ہے وہ ذات جس کا راستہ سمندر

سَبِیْلُہٗ۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُہٗ۔ سُبْحَانَ

میں ہے پاک ہے وہ ذات جس کی شان تمہاری کا ظہور آتش دوزخ میں ہے، پاک ہے

الَّذِیْ فِی الْجَنَّةِ رَحْمَتُهٗ - سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْقَبْرِ

وہ ذات کہ جس کی رحمت جنت میں ہے — پاک ہے وہ ذات کہ جس کا حکم قبر

قَضَائُهٗ - سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْهَوَاءِ رُوْحُهٗ -

میں ہے - پاک ہے وہ ذات کہ جس کی رُوح ہوا میں ہے

سُبْحَانَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَاءَ - سُبْحَانَ الَّذِیْ وَضَعَ

پاک ہے وہ ذات کہ جس نے آسمان کو بلند کیا — پاک ہے وہ ذات کہ جس نے

الْاَرْضَ - سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا اِلَّا اِلَيْهِ

زمین کو رکھا — پاک ہے وہ ذات کہ اس کے سوا کوئی جائے پناہ اور جائے نجات نہیں

نقشہ ترتیب ادائیگی حج

حاجی ۸- ذی الحجہ کو صبح باب السلام سے مسجد حرام میں داخل ہوتے اور طوافِ قدوم کر کے صبح ہی صبح منیٰ میں پہنچ جاتے ہیں۔ اس دن اور رات کو بھی وہیں قیام رہتا ہے۔
۹- ذی الحجہ کی صبح کو مُزدلفہ کی راہ سے عرفات پہنچ کر شام تک وہاں رہتے ہیں۔ پھر شب کو یہاں سے روانہ ہو کر مزدلفہ واپس آجاتے ہیں۔

عرفات میں جہاں جی چاہے اُترے لیکن پہاڑ کے قریب مسجد نمرہ کے پاس اُترنا افضل ہے۔ امام کو چاہیئے کہ عرفات پر اور لوگوں کے ساتھ ٹھہرے علیحدہ نہ ٹھہرے۔ زوال سے پہلے وقوف کی تیاری کی غرض سے غسل کرے کہ سنت ہے ورنہ وضوہی کرلے وہ بھی جائز ہے۔ مسجد نمرہ میں جس کو مسجد ابراہیم کہتے ہیں زوال کے وقت جابیٹھے کہ امام خطبہ پڑھے تو سنے۔ جب سورج کو زوال ہو تو امام منبر پر آئے اور بیٹھ جائے اور اُس وقت مؤذن اذان دے جیسا کہ جمعہ میں ہوتا ہے۔ اذان کے بعد امام کو چاہیے کہ کھڑے ہو کر خطبہ پڑھے۔ اس طرح پر کہ بیچ میں ذرا بیٹھ جائے۔ کہ اِس کے دو حصّہ ہو جائیں۔ جیسا جمعہ کے خطبہ میں ہوتا ہے۔ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اسی طرح کیا ہے۔ جب امام خطبہ سے فارغ ہو تو مؤذن اقامت کہے اور امام ظہر اور عصر کی نماز ملا کر ظہر کے وقت میں پڑھائے۔ اس طرح کہ ظہر کے چار فرض کے بعد مؤذن دوسری اقامت کہے۔ اور عصر کی نماز پڑھی جائے کہ دونوں نمازوں کو جمع کرنا سنّت ہے۔

وقوفِ عرفات کا وقت عرفہ کے دن زوالِ آفتاب کے وقت سے عید کے روز صبح ہونے سے پہلے تک ہے۔ اگر کوئی اس وقت میں ایک لمحہ بھی وقوف کرے اس کا حج صحیح ہے رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اَلْحَجُّ عَرَفَةُ فَمَنْ وَقَفَ سَاعَةً مِّنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ تَمَّ حَجُّهٗ (حج عرفہ ہے۔ جو کوئی رات یا دن میں ذرا بھی عرفات میں ٹھہرا اُس کا حج پورا ہوا۔)

وقوفِ عرفات

جبل رحمت کے پاس بڑے بڑے سیاہ پتھروں کے قریب وقوف کرنا بہتر ہے۔ کہ وہ موقفِ سرورِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم ہے اور اس کو موقفِ اعظم کہتے ہیں۔ وقوف کے وقت بیٹھنا اور لیٹنا بھی درست ہے اور موقف میں جس جگہ جی چاہے کھڑا ہو یا بیٹھے یا لیٹے۔ لیکن تلبیہ برابر کہتا رہے۔

میدانِ عرفات
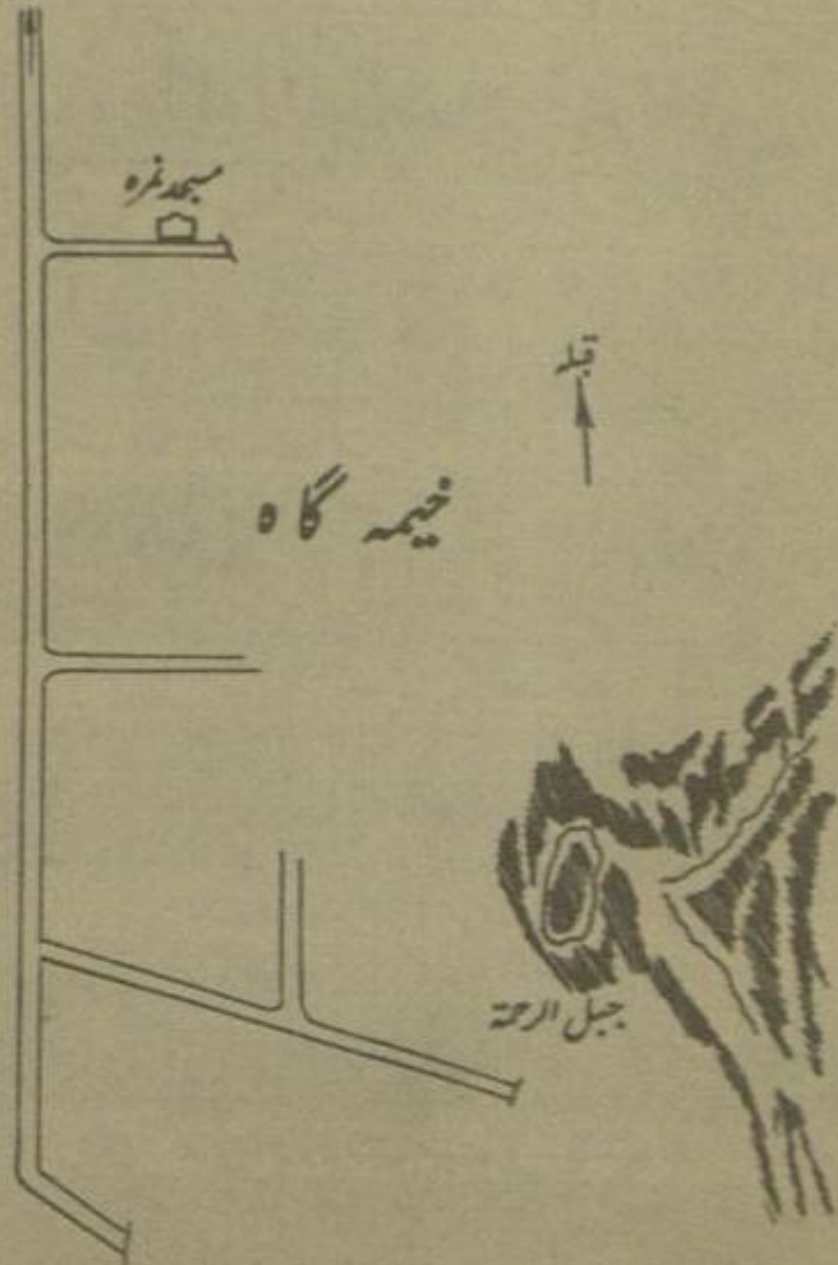
وقوف کی دُعا

وقُوف کے وقت خضوع و خشوع کے ساتھ مندرجہ ذیل دُعا اپنے، اپنے والدین اور مسلمانانِ عالم کے لیے توبہ اور استغفار کے ساتھ پڑھ کر فتح و نصرت طلب کرے۔ حضرت سرورِ دو عالم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم عرفات میں یہی دُعا پڑھتے تھے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ کیلیے ہے سب تعریف

وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ

اور اللہ کیلیے ہے سب تعریف اور اللہ کیلیے ہے سب تعریف نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے جو اکیلا ہے

لَا شَرِیْکَ لَہٗ۔ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ۔ اَللّٰھُمَّ

اُس کا کوئی شریک نہیں سب مُلک اور سب تعریف اسی کو ہے اے اللہ

اھْدِنِیْ بِالْھُدٰی۔ وَنَقِّنِیْ۔ وَاعْتَصِمْنِیْ بِالتَّقْوٰی

مجھے ہدایت یافتہ بنا اور مجھے (گناہوں سے) پاک فرما۔ اور مجھے مکمّل پرہیزگار بنا

وَاغْفِرْلِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی ط اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ

اور مجھے دُنیا اور آخرت میں بخشدے اے خدا میرے اس حج

حَجًّا مَّبْرُوْرًا۔ وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا ط اَللّٰھُمَّ لَکَ صَلٰوتِیْ

کو مقبول فرما اور گناہ کو بخشا ہوا فرما دے اے اللہ میری نماز

وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ۔ وَاِلَیْکَ مَاٰلِیْ ط اَللّٰھُمَّ

اور عبادت اور میری زندگی اور موت تیرے ہی لیے ہے اور آخر کار میرا رجوع بھی تیری

اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ وَوَسْوَسَۃِ

طرف ہے۔ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب اور دل کے وسوسوں

الصَّدۡرِ وَشَتَاتِ الۡاَمۡرِ۔ اَللّٰهُمَّ اهۡدِنَا بِالۡهُدٰى

اور معاملات کی پریشانی سے — اے اللہ ہدایت کے ساتھ ہماری رہنمائی

وَزَيِّنَّا بِالتَّقۡوٰى۔ وَاغۡفِرۡ لَنَا فِي الۡاٰخِرَةِ وَالۡاُوۡلٰى

کر اور ہمیں پرہیزگاری کے ساتھ آراستہ کر اور ہمیں دُنیا و آخرت میں بخش

اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡ اَسۡئَلُكَ رِزۡقًا حَلَالًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا اَللّٰهُمَّ

اے اللہ میں تجھ سے حلال پاک اور بابرکت روزی کا مطالبہ کرتا ہوں۔ اے اللہ

اَمَرۡتَنِيۡ بِالدُّعَاءِ وَلَكَ الۡاِجَابَةُ۔ وَاِنَّكَ لَا

تُونے مجھے دُعا کرنے کا حُکم فرمایا ہے اور قبول کرنا تیرے (اختیار میں) ہے۔ اور تو وعدے

تُخۡلِفُ وَعۡدَكَ۔ اَللّٰهُمَّ مَا اَحۡبَبۡتَ مِنۡ خَيۡرٍ۔

کے خلاف نہیں کرتا — اے اللہ تُو جس بھلائی کو اچھا سمجھتا ہے

فَحَبِّبۡهُ اِلَيۡنَا وَيَسِّرۡهُ لَنَا۔ وَمَا كَرِهۡتَ مِنۡ شَرٍّ فَكَرِّهۡهُ

پس اس کو ہمارے لیے محبوب بنا اور اسکو ہمارے لیے آسان کر دے اور جس برائی کو تو مکروہ سمجھتا ہے

اِلَيۡنَا وَجَنِّبۡنَا عَنۡهُ وَلَا تَنۡزِعۡ مِنَّا الۡاِسۡلَامَ بَعۡدَ اِذۡ هَدَيۡتَنَا

پس اسکو ہمارے لیے مکروہ بنا دے اور ہمکو اس سے دُور رکھ اور ہم سے اسلام نہ چھین بعد اسکے کہ تُونے ہمیں ہدایت

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ لَهُ الۡمُلۡكُ

کی۔ نہیں کوئی معبود سوائے اُس ایک اللہ کے اُس کا کوئی شریک نہیں — سب مُلک

وَلَهُ الۡحَمۡدُ يُحۡيِيۡ وَيُمِيۡتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ

اور سب تعریف اسی کے لیے ہے وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر

قَدِيۡرٌ۔ اَللّٰهُمَّ اجۡعَلۡ فِيۡ صَدۡرِيۡ نُوۡرًا وَّفِيۡ

قادر ہے — اے اللہ میرے سینے — اور

سَمْعِی نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا۔

کانوں اور آنکھوں اور دل میں نور بھر دے۔

اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ۔ وَ

اے اللہ میرا سینہ کھول دے اور میرے معاملات کو آسان کر دے اور

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَتَشَتُّتِ الْاَمْرِ۔

میں سینے کے وسوسوں اور کاموں کی ابتری اور قبر کے

وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ

عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس چیز کے

مَا یَلِجُ فِی الَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَشَرِّ مَا تَھُبُّ

شر سے جو داخل ہوتی ہے رات میں اور اس چیز کے شر سے جو داخل ہوتی ہے دن میں اور اس چیز

الرِّیَاحُ وَشَرِّ بَوَائِقِ الدَّھْرِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا

کے شر سے جسکو اڑاتی ہیں ہوائیں اور زمانہ کے حوادثات کے شر سے اے اللہ ہمیں دُنیا

حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

اور آخرت میں بھلائی عطا کر اور آگ کے عذاب سے بچا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَکَ بِهٖ نَبِیُّکَ

اے اللہ میں تجھ سے وہ بھلائی چاہتا ہوں جو تجھ سے تیرے نبیؐ نے مانگی

وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّکَ صَلَّی

اور اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس سے تیرے نبی صلی اللہ

اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا

علیہ وسلم نے پناہ مانگی اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے نفس پر ظلم کیا اگر تو ہمیں نہیں بخشے گا

وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ - رَبِّ اجْعَلْنِيْ

اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم خسارہ اُٹھانے والے ہونگے اے میرے پروردگار مجھے

مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ

نماز قائم کرنے والا بنادے اور میری اولاد کو بھی اے میرے پروردگار ہماری دعا قبول فرما

رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ

اے ہمارے رب بخش دے مجھے اور میرے ماں باپ اور مومنوں کو قیامت کے دن

الْحِسَابُ - رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا - رَبَّنَا

اے پروردگار رحم فرما اُن دونوں (والدین) پر جیسا کہ پالا اُن دونوں نے مجھے بچپن میں اے

اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا

ہمارے پروردگار بخشدے ہمیں اور ہمارے اُن بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان کیساتھ گذر گئے ہیں اور

تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ

ایمان والوں کے متعلق ہمارے دل میں کینہ نہ ٹھیرا اے ہمارے رب بیشک تو

رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ - رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

مہربان اور رحیم ہے اے ہمارے رب تحقیق تو سننے والا اور جاننے والا ہے

وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ لَاحَوْلَ

اور رجوع کر (ساتھ قبول کرنے توبہ کے) ہم پر بیشک تو توبہ قبول کرنیوالا اور بڑا مہربان ہے نہیں ہے

وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ - اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ

طاقت نیکی کی اور نہ گناہ سے بچنے کی سوائے اللہ تعالےٰ کی مدد سے جو بلند شان اور باعظمت ہے اے اللہ

تَعْلَمُ وَتَرٰى مَكَانِيْ وَتَسْمَعُ كَلَامِيْ وَتَعْلَمُ سِرِّيْ

بیشک تو جانتا ہے اور میری قیام گاہ کو دیکھتا ہے اور میرے کلام کو سنتا ہے اور میرے ظاہر اور باطن

وَعَلاَنِيَتِيْ وَلاَ يَخْفٰى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِّنْ اَمْرِيْ

کو جانتا ہے اور میرے کاموں میں سے کوئی چیز بھی تجھ پر پوشیدہ نہیں ہے

وَاَنَا الْبَآئِسُ الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ الْوَجِلُ

اور میں نہایت مفلس فریاد کرنے والا ایک فقیر ہوں (نیز میں) پناہ چاہنے والا ڈرنے

الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهٖ اَسْاَلُكَ مَسْاَلَةَ

والا اپنے گناہوں کا اعتراف اور اقرار کرنے والا ہوں میں تجھ سے مسکین فقیر کی طرح

الْمِسْكِيْنِ وَاَبْتَهِلُ اِلَيْكَ اِبْتِهَالَ الْمُذْنِبِ

سوال کرتا ہوں اور ایک ذلیل گناہگار کی طرح تیرے سامنے آہ و زاری کرتا ہوں۔

الذَّلِيْلِ وَاَدْعُوْكَ دُعَآءَ الْخَآئِفِ الضَّرِيْرِ مَنْ

اور ایک خوف کرنے والے اندھے کی طرح تجھ سے دعا مانگتا ہوں جس کی گردن

خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ وَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَنَحِلَ

تیرے لیے جھکی ہو اور آنکھیں آنسو بہاتی ہوں اور جس کا جسم

لَكَ جَسَدُهٗ وَرَغِمَ لَكَ اَنْفُهٗ۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ

(تیری یاد میں) لاغر ہو گیا ہو اور اس کی ناک تیرے لیے خاک آلود ہو گئی ہو۔ اے اللہ مجھے

بِدُعَآئِكَ شَقِيًّا وَّكُنْ لِّيْ رَءُوْفًا رَّحِيْمًا يَا خَيْرَ

اپنے سامنے دعا مانگنے سے بدنصیب نہ کرنا اور تو میرے حق میں مہربان رحم کرنے والا بن جا

الْمَسْئُوْلِيْنَ وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

اے سوال کیے گئے ہوؤں کے بہترین اور اے عطا کرنے والوں کے بہترین اور اے رحم کرنے والوں

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اٰمِيْن ٭ يَا مَنْ لَّا

کے بہترین اور سب تعریف اللہ کیلئے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے قبول فرمائیو اے وہ ذات

يُبْرِمُهُ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّيْنَ فِي الدُّعَاءِ وَلَا تَضْجِرُهُ

کہ نہیں بیزار کرتا اس کو اصرار دُعا میں اصرار کرنیوالوں کا اور نہ ہی تنگ کرتا ہے اس کو

مَسْئَلَةُ السَّائِلِيْنَ اَذِقْنَا بَرْدَ عَفْوِكَ وَحَلَاوَةَ

سوال سوال کرنے والوں کا چکھا ہمیں ٹھنڈک اپنے عفو کی اور لذّت

مَغْفِرَتِكَ وَلَذَّةَ مُنَاجَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ ط اِلٰهِيْ

اپنی بخشش کی اور مزا اپنے حضور میں عاجزانہ دُعا اور اپنی رحمت کا ۔ الٰہی

مَنْ مَدَحَ اِلَيْكَ نَفْسَهُ فَاِنِّيْ لَائِمٌ نَفْسِيْ اَخْرَسَتِ

جو تعریف کرتا ہے اپنے نفس کی تیرے سامنے (وہ کرتا ہے) پس تو یقیناً اپنے نفس کو ملامت

الْمَعَاصِيْ لِسَانِيْ فَمَالِيْ وَسِيْلَةٌ مِنْ عَمَلٍ وَلَا

کرنیوالا ہوں حالانکہ گناہوں نے میری زبان کو گونگا کر دیا ہے پس میرے عملوں کا کوئی وسیلہ

شَفِيْعٌ سِوَى الْاَمَلِ ط

نہیں اور نہ ہی کوئی شفاعت کرنیوالا ہے سوائے امید کے

رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس موقع پر نہایت عاجزی اور فروتنی سے دُعا مانگتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک مسکین خدائے عزّوجل سے نہایت عاجزی سے رزق طلب کرتا ہے۔ لہٰذا نہایت فروتنی اور عاجزی سے دُعا مانگو۔ سعادت کی نشانی یہی ہے کہ آنکھوں میں آنسو لاؤ۔ ظاہر و باطن کی پاکیزگی کو نگاہ رکھو احباب واقربا کے واسطے دُعا مانگنے میں بُخل نہ کرو۔ اور مؤلف کتاب ہٰذا اور اس کے والدین برادران ہمشیرگان اور جملہ متعلقین کو بھی اِس موقع پر دُعائے خیر سے یاد کرو۔ اِس ہنگامہ کو دیکھ کر میدانِ حشر کا خیال دِل میں لاؤ۔ اِس تھوڑے سے وقوف کے وقت میں اپنے تئیں اِس عالمِ فانی سے عالمِ جاودانی کی طرف رحلت کیا ہوا خیال کرو۔

۹ ذی الحجہ - مُزدلفہ

عرفات میں وقوف ۹ ذی الحجہ زوال کے بعد سے ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق سے قبل تک ہے، امام سے پہلے میدانِ وقوف سے نہیں نکلنا چاہیے بلکہ امام کے پیچھے پیچھے مزدلفہ چلا آئے اور جاتے ہوئے راستہ میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھتا ہوا چلے بار بار لبّیک کہے اور استغفار کے علاوہ یہ دُعا پڑھے:-

اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ اَفَضْتُ وَمِنْ عَذَابِکَ اَشْفَقْتُ

اے اللہ تیری طرف حاضر ہوا میں اور عذاب تیرے سے خوف زدہ ہوں اور

وَاِلَیْکَ رَغِبْتُ وَمِنْ سَخَطِکَ رَھِبْتُ فَاقْبَلْ

تیری طرف رجوع ہوتا ہوں اور تیرے غضب سے ڈرتا ہوں پس قبول کر

نُسُکِیْ وَاَعْظِمْ اَجْرِیْ وَتَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَارْحَمْ

اے اللہ میرے حج کو اور اس کے بعد ثواب عظیم عنایت فرما اور میری توبہ قبول کر اور رحم کر

تَضَرُّعِیْ وَاسْتَجِبْ دُعَائِیْ وَاَعْطِنِیْ سُؤَالِیْ

تو میری زاری پر اور قبول کر تو میری دُعا کو اور پورا کر تو سوال میرا

یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

اے ارحم الراحمین

جب وادیٔ محسّر میں سے گزرے

تو یہ دُعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ

اے اللہ نہ مار تو ہم کو اپنے غضب سے اور نہ ہلاک کر ہم کو تو اپنے عذاب سے

وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِكَ ط

اور معاف کر تو پہلے اس سے

مُزدلفہ کے قریب پہنچے تو پیدل ہو جائے اور اگر ممکن ہو تو مُزدلفہ میں داخل ہونے کے واسطے غسل کرے ورنہ وضو ہی کرلے اور یہ دُعا پڑھے :۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ جَمْعٌ اَسْأَلُكَ اَنْ تَرْزُقَنِیْ جَوَامِعَ

اے اللہ یہ ایک جماعت ہے لہٰذا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے تمام بھلائیوں

الْخَیْرِ کُلِّہٖ فَاِنَّہٗ لَا یُعْطِیْھَا غَیْرُكَ اَللّٰھُمَّ رَبَّ

کا مجموعہ عطا کر اس لیے کہ بھلائیاں تیرے سوا اور کوئی نہیں عطا کر سکتا اے

الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَرَبَّ زَمْزَمِ وَالْمَقَامِ وَرَبَّ

مشعر الحرام اور زمزم اور مقام ابراہیمؑ اور

الْبَیْتِ الْحَرَامِ وَالْمُعْجِزَاتِ الْعِظَامِ اَسْأَلُكَ

کعبہ شریف اور بڑے بڑے معجزوں کے مالک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں

اَنْ تُبَلِّغَ رُوْحَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ الصَّلٰوۃِ

کہ ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو بہترین درود

وَالسَّلَامِ وَاَنْ تُصْلِحَ لِیْ ذُرِّیَّتِیْ وَدِیْنِیْ وَ

اور سلام پہنچاوے اور میری اولاد اور دین کی اصلاح فرمادے

تَشْرَحَ لِیْ صَدْرِیْ وَتُطَھِّرَ قَلْبِیْ وَتَرْزُقَنِی الْخَیْرَ

اور میرے سینہ کو کھول دے اور میرے دل کو پاک کردے اور عطا کر مجھے وہ نیکی

الَّذِیْ اَسْأَلُكَ اَنْ تَجْمَعَہٗ فِیْ قَلْبِیْ وَاَنْ

جس کی میں تیری جناب سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے دل میں جمع کردے اور مجھے

تَقِیْنِیْ جَوَامِعَ الشَّرِّ فَاِنَّکَ وَلِیُّ ذٰلِکَ

تمام برائیوں سے بچا کیونکہ تو ان باتوں کا کارساز

وَالْقَادِرُ عَلَیْہِ ط

اور ان پر قادر ہے۔

مزدلفہ میں جبل قزح کے پاس اُترنا افضل ہے۔ راستہ پر نہ اُترے ویسے کل مزدلفہ موقف ہے۔ جہاں چاہے قیام کرے۔

مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نماز جمع کرکے پڑھنی لازمی ہے۔ ان دونوں نمازوں کے درمیان نفل نہ پڑھے جائیں نہ اور کسی طرح کا فاصلہ دینا چاہیے۔ ورنہ دونوں نمازوں کے جمع میں فرق پڑ جائے گا۔

مزدلفہ میں تمام رات جاگنا ہے۔ نماز۔ تلاوت۔ قرآن اور دعا میں مصروف رہے کہ یہ شب لیلۃ القدر سے افضل ہے۔ اس موقع پر یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اَنْ تَرْزُقَنِیْ فِیْ ھٰذَا

اے اللہ میں تجھ سے اس امر کا سوال کرتا ہوں کہ عطا کر مجھے اس مقدس

الْمَکَانِ جَوَامِعَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ وَاَنْ تُصْرِفَ عَنِّیْ

جگہ میں مجموعہ تمام نیکیوں کا اور دور کر دے مجھ سے

السُّوْءَ کُلَّہٗ فَاِنَّہٗ لَا یَفْعَلُ ذٰلِکَ غَیْرُکَ

تمام برائیاں پس بیشک یہ کام تیرے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا

وَلَا یَجُوْدُ بِہٖ اِلَّا اَنْتَ

اور نہ ہی تیرے سوا کوئی بخشش کر سکتا ہے

مزدلفہ میں عید کی شب کو صبح تک رہنا سنت ہے۔ صبح صادق طلوع ہوتے ہی مزدلفہ میں نمازِ فجر جماعت کے ساتھ پڑھے۔ امام کو چاہیے کہ بعد نماز فجر لوگوں

نقشہ منیٰ
پیمانہ: ۱" = ½ میل
مکہ
مسجد بیعت
جمرہ
جمرہ وسطیٰ
جمرہ اولیٰ
مسجد کوثر
مسجد خیف
مزدلفہ
عرفات
مذبح
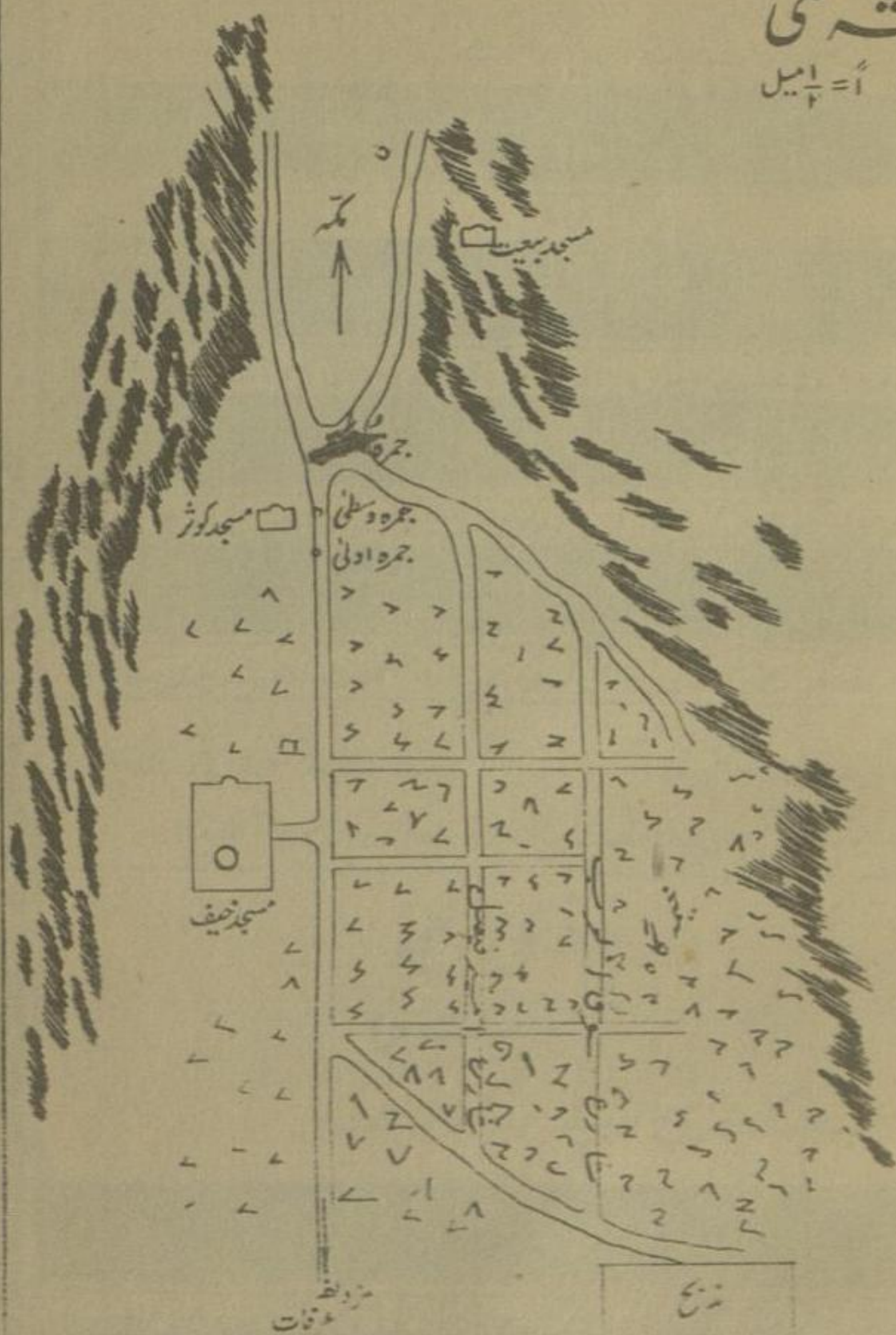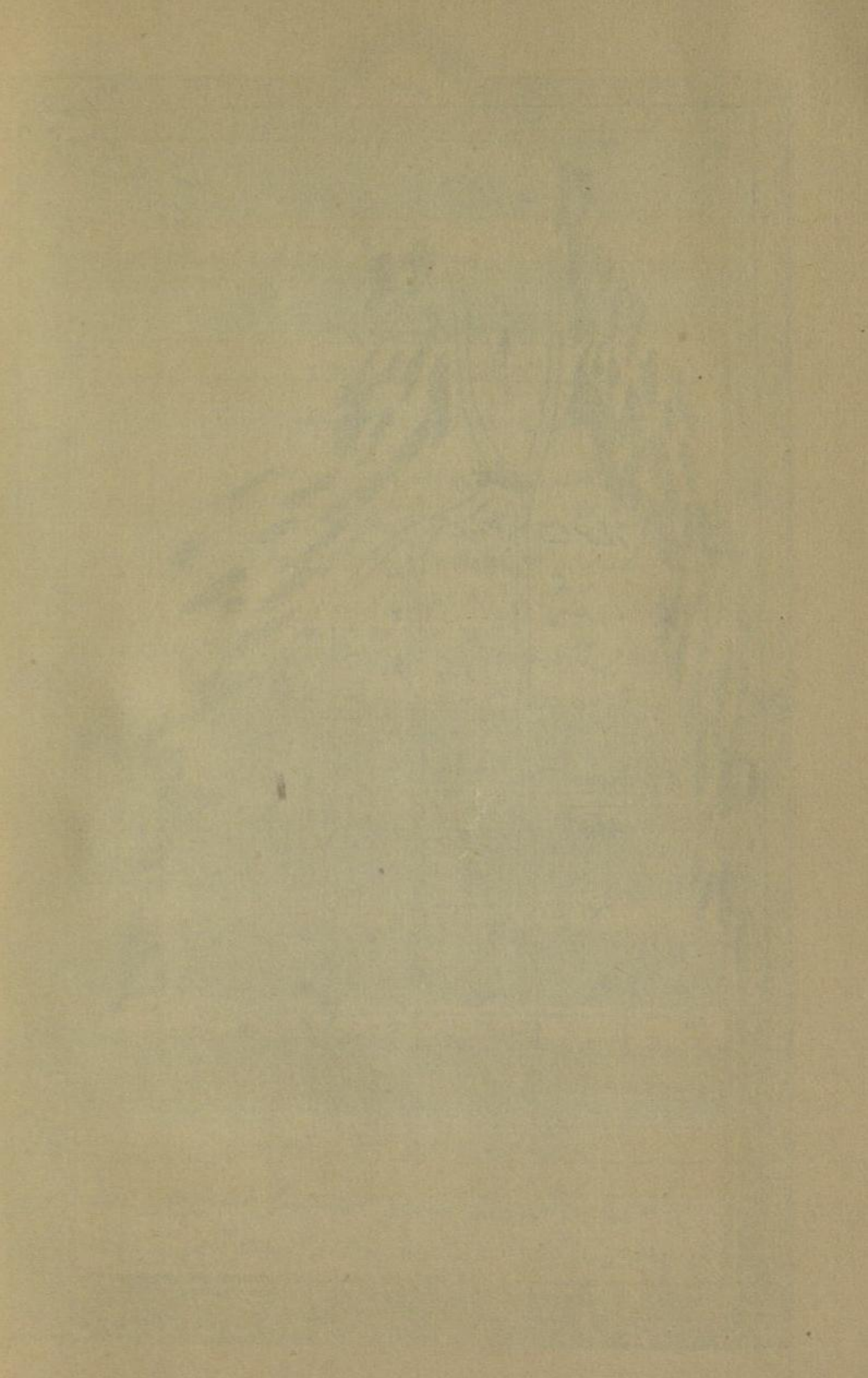
کے ساتھ وقوف کرے اور یہ دُعا پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَالْبَيْتِ الْحَرَامِ

اے اللہ مشعر الحرام کے طفیل اور خانہ کعبہ شریف

وَالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ بَلِّغْ رُوحَ

اور حرمت والے مہینوں اور رکن (حجر اسود) اور مقام (حضرت ابراہیمؑ) کے طفیل حضرت

مُحَمَّدٍ مِّنَّا التَّحِيَّةَ وَالسَّلَامَ۔ وَادْخِلْنَا دَارَ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر فتوح کو ہماری طرف سے درود اور سلام پہنچا دے۔ اور ہمیں سلامتی

السَّلَامِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

والے گھر یعنی جنت میں داخل کر دے۔ اے عظمت اور بزرگیوں کے مالک

مزدلفہ سے روانگی کے وقت سورج نکلنے سے پہلے ستر کنکریاں موٹے چنے کے برابر دھو کر جمروں پر مارنے کے لیے ساتھ لے کر روانہ ہو جانا چاہیے :۔

۱۰ ذی الحجہ
مزدلفہ سے منیٰ

جب عید کے روز صبح منیٰ پہنچے۔ تو یہ دُعا پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ مِنًى قَدْ اَتَيْتُهَا وَاَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ

اے اللہ یہ مقام منیٰ ہے جس میں میں حاضر ہوا ہوں میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے

عَبْدِكَ اَسْأَلُكَ اَنْ تَمُنَّ عَلَيَّ بِمَا مَنَنْتَ بِهٖ

بندے کا بیٹا ہوں میں تجھ سے دُعا کرتا ہوں کہ مجھ پر ایسا احسان کر جیسا کہ

عَلٰی اَوْلِیَائِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْحِرْمَانِ

تونے اپنے ولیوں پر کیا اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری دین کی محرومی

وَالْمُصِیْبَةِ فِیْ دِیْنِیْ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اور مصیبت سے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَبْلَغَنِیْ سَالِمًا مُعَافِیًا ط

شکر ہے اُس خدا کا کہ جس نے مجھے یہاں تک خیر و عافیت سے پہنچایا

رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مناسکِ حج میں آج پہلے رمی جمرہ عقبہ (جمرہ عقبہ پر کنکر مارنے) اس کے بعد قربانی کرنی اور پھر سر منڈوانا یا بال کتروانے چاہییں. جمرہ عقبہ کی رمی کرنے کے واسطے جمرہ کی طرف زوال سے پہلے آئے۔ اور بطنِ وادی میں کھڑا ہو کہ وہ ایک نشیب جگہ ہے اور وہاں سے اُوپر کی طرف ایک ایک کرکے سات کنکریاں جمرے پر مارے اور ہر کنکری دائیں ہاتھ میں انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی سے پکڑ کر پھینکتے ہوئے اِس طرح تکبیر کہے :۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِّلشَّیْطَانِ

(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے اللہ سب سے بڑا ہے۔ تاکہ شیطان ذلیل ہو

جو کنکر پھینکا جائے۔ وہ کم از کم پھینکنے والے سے پانچ گز پر جانا چاہیے۔ اگر کنکری جمرے کے قریب گرے اور جمرہ پر نہ لگے تو کافی ہے۔ اگر دُور گرے تو جائز نہیں۔ رمی کے لیے کوئی کنکر جمرہ کے پاس سے نہ لینا چاہیے۔ رمی کے بعد جمرۂ عقبہ کے پاس نہ ٹھیرے کہ رسُولِ خُدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں قیام نہیں فرمایا تھا

رمی جمرہ عقبہ کا وقت عید کے روز صبح صادق سے دُوسری صبح تک ہے۔

قربانی۔ رمی کے بعد ایک بھیڑ۔ بکری۔ گائے یا اُونٹ کی قربانی کرے بھیڑ اور بکری میں شرکت نہیں ہوتی۔ البتہ گائے بیل اور اُونٹ میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ اور جب تک قربانی نہ کرے، سر نہ مُنڈائے۔ اگر قربانی میسر نہ ہو تو اس کے بدلے دس روزے رکھے۔ تین ایّام حج میں اور سات حج سے واپسی پر۔

حج کی قربانی عید الضحےٰ سے پہلے کرنا دُرست ہے۔ لیکن عید الضحےٰ کے روز ذبح کرنا افضل ہے۔

قربانی کے بعد سر مُنڈائے یا بال کتروائے لیکن سر مُنڈوانا بال کتروانے سے بہتر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے دعا فرمائی۔ اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِلۡمُحَلِّقِیۡنَ (اے اللہ! سر مُنڈانے والوں کو بخش دے) سر مُنڈانے میں دائیں جانب سے پہلے مُنڈوانا مسنون ہے۔ بال کتروائے تو ایک انگلی کی پور کے برابر کتروائے۔

عورت کو صرف انگلی کی ایک پور کے برابر بال کتروانے چاہئیں۔ سر مُنڈانا اس کے لیے جائز نہیں۔

سر مُنڈانے یا بال کتروانے کے بغیر احرام سے باہر نہیں ہو سکتا۔ اگر کسی عُذر سے بال مُنڈوا نہیں سکتا تو کتروائے۔ اگر بال انگلی کے پور سے چھوٹے ہیں تو اُن کا قصر نہیں ہو سکتا۔ اس لیے حلق ہی کروانا ہوگا۔

طوافِ زیارت

منیٰ کو واپسی

سر مُنڈوانے یا کتروانے کے بعد آج طوافِ زیارت کے لیے مکّہ شریف جانا ضروری اور سُنّتِ خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔ اپنا اسباب پہلے مکّہ میں بھیجنا اور خود

منیٰ میں رمی کے واسطے اِقامت کرنا مکرُوہ ہے۔

طوافِ زیارت فرض ہے اور حج کا رکن (اسے طوافِ افاضہ۔ طوافِ ایامِ نحر۔ طوافِ رُکن اور طوافِ واجب بھی کہتے ہیں) قرآن شریف میں آیا ہے
وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ (پارہ اِقْتَرَبَ لِلنَّاس۔ سورۂ حج)
(اور طواف کرو بیت عتیق کا یعنی خانہ کعبہ کا)

طوافِ زیارت کا وقت عید کے روز صُبح ہونے پر شروع ہو کر ایام نحر کے اختتام پر ختم ہو جاتا ہے۔

۱۱-۱۲-۱۳ ذی الحجہ
منیٰ میں قیام کرے اور تینوں دِن جمرات کی رمی کرتا رہے

اِن تین دنوں میں روزانہ جمروں پر کنکر مارے جائیں۔ گیارھویں تاریخ کو بعد زوال آفتاب تمام جمروں کی رمی اِس ترتیب سے کرے کہ اول جمرۂ اولیٰ کی جو مسجد خیف کے پاس ہے۔ اِس کے بعد اُس سے اگلے جمرہ کی اور اِس کے بعد جمرہ عقبہ کی سب جمروں پر سات سات کنکریاں دسویں ذی الحجہ کی طرح مارے اور تکبیر و تہلیل کہے۔ جمرۂ اولیٰ پر رمی کے بعد بھی وقوف کرے یعنی جہاں اور لوگ ٹھیرتے ہیں وہاں ٹھہرے۔ اس کے بعد جمرۂ وسطےٰ کی رمی کے بعد بھی وقوف کرے۔ مگر جمرۂ عقبہ کی رمی کے بعد وقوف نہ کرے۔ بارھویں کو زوالِ آفتاب کے بعد تمام جمروں کی رمی اس طرح کرے جس طرح گیارھویں کو کی تھی۔ اور اس کے بعد اگر چاہے تو مکہ جا سکتا ہے۔ بارھویں کو منیٰ میں قیام کرے تو افضل ہے اور دُوسرے روز بھی رمی کرے۔ جیسا کہ رسُولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کیا ہے جمروں پر کنکریاں

مارنی واجب ہیں۔ تیرھویں تاریخ کو غروب آفتاب سے پہلے پہلے رمی کی جا سکتی ہے اگر کسی سے تینوں دن کی رمی کرنی رہ گئی ہو۔ تو تیرھویں کو سُورج غروب ہونے سے پیشتر رمی کرے۔

۱۳ ذی الحجہ منیٰ سے واپس ہو کر مکہ معظمہ میں طواف الصدر ادا کرے۔ اس میں رمل نہ کرے۔ طواف کے چکروں کے بعد حسب قاعدہ دوگانہ پڑھے۔ طواف الصدر کا وقت طوافِ زیارت کے بعد سے شروع ہو جاتا ہے اور اختتام کا کوئی وقت مُقرر نہیں جب تک مکہ میں مقیم ہے۔ یہ طواف کر سکتا ہے۔

۱۴- ذی الحجہ

چاہِ زمزم سے پانی پیے اور خانہ کعبہ سے الوداع

طواف کرنے اور دو رکعت نماز کے بعد چاہ زمزم پر آئے۔ اپنے ہاتھ سے پانی نکالے اور قبلہ کی طرف مُنہ کر کے کئی سانس میں خُوب سیر ہو کر پیے۔ ہر سانس میں نگاہ اُٹھا کر خانہ کعبہ کو دیکھے۔ اپنے منہ۔ سر اور جسم پر پانی لگائے۔ بلکہ ہو سکے تو کچھ اپنے اُوپر ڈالے۔ زمزم کا پانی پیتے ہُوئے یہ دُعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ

اے اللہ میں تجھ سے نفع دینے والے علم اور کشادہ روزی اور ہر بیماری سے شفا کا طالب ہوں

چاہِ زمزم سے پانی پی کر ملتزم پر آئے۔ اور خانہ کعبہ کی چوکھٹ کو بوسہ دے سینہ اور مُنہ مُلتزم پر رکھے اور خانہ کعبہ کا پردہ پکڑ کر روتا ہُوا نہایت عاجزی سے یہ دُعا مانگے:

اَلسَّائِلُ بِبَابِكَ - يَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَمَعْرُوفِكَ

تیرے در کا سائل تجھ سے تیرے فضل اور مہربانیوں کا سوال کرتا ہے

وَيَرْجُوْ رَحْمَتَكَ یہ دعا بھی پڑھے:- اَللّٰهُمَّ

اور تیری رحمت کی امید کرتا ہے اے اللہ

اِنَّ هٰذَا بَيْتُكَ الَّذِىْ جَعَلْتَهٗ مُبَارَكًا

تحقیق یہ تیرا وہ گھر ہے جس کو تو نے مبارک اور سب جہان کی

وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ط فِيْهِ اٰيَاتٌ بَيِّنَاتٌ

ہدایت کا باعث بنایا ہے اس میں واضح نشانات ہیں

مَّقَامُ اِبْرَاهِيْمَ ط وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا

اور مقام ابراہیمؑ ہے جو اس میں داخل ہوا وہ امن میں آگیا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا

شکر ہے اُس ذات کا جس نے ہمیں اس کی ہدایت دی اگر

لِنَهْتَدِىَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ فَكَمَا هَدَيْتَنَا

اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہم ہدایت یافتہ نہ ہو سکتے پس جیسے تو نے

فَتَقَبَّلْ مِنَّا وَلَا تَجْعَلْ هٰذَا اٰخِرَ الْعَهْدِ

ہمیں ہدایت دی ہے پس قبول فرما ہم سے اور نہ کر اس آنے کو آخری (آنا)

مِنْ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَارْزُقْنَا الْعَوْدَ اِلَيْهِ حَتّٰى

بیت حرم کا اور عطا کر دوبارہ لوٹنا اس کی طرف حتیٰ کہ تو

تَرْضٰى عَنَّا بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

ہم سے راضی ہو جائے اپنی رحمت کے ساتھ اے رحم کرنے والوں میں سے زیادہ رحیم

اب حجرِ اسود کو بوسہ دے اور اللہ اکبر کہہ کر خانہ کعبہ کی جدائی پر اظہارِ تاسّف کرتا ہوا یہ دعا پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَيْتِكَ

اے اللہ! نہ بنا میرے اِس حج کو آخری زیارت گاہ اپنے گھر کی جو

الْحَرَامِ ـ وَاِنْ جَعَلْتَ فَعَوِّضْ مِنْهُ الْجَنَّةَ ـ

حُرمت والا ہے اور اگر تو اس کو آخری زیارت بنائے تو اس کا بدلہ جنت عنایت کر

اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

ہم لوٹنے والے توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے اپنے رب کی حمد کرنے والے

لِلرَّحْمَةِ قَاصِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ـ

اُس کی رحمت کا قصد کرنے والے ہیں سچ کر دکھایا اللہ نے اپنا وعدہ

نَصَرَ عَبْدَهٗ ـ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

نصرت دی اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو) اور شکست دی کفار کے لشکروں کو اکیلے نے

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

نہیں طاقت نیکی کی اور گناہ سے بچنے کی مگر اللہ کی مدد سے جو بہت ہی بلند عظمت والا ہے

اب کعبہ شریف کی طرف مُنہ کیے ہوئے اُلٹے پاؤں مسجدِ حرام سے بابُ الوداع کے راستہ باہر جاتا ہوا مساکین کو خیرات کرے۔

عورتوں کے افعالِ حج

حج کا سب سے بڑا رکن وقوفِ عرفات ہے۔ اِس میں حائض و جنب و نفاس سب

کو شامل ہونے کی اجازت ہے۔ دُوسرا رکن حج کا طوافِ زیارت ہے جو وقوفِ عرفات سے کم درجہ پر ہے۔ اگر عورت طوافِ زیارت کے وقت تک حائض رہے تو اُسے چاہیے کہ انتظار کرے اور پاک ہونے کے بعد غُسل کر کے یہ طواف کرے۔ کیونکہ طواف مسجد میں ہوتا ہے اور مسجد میں حائض کو جانے کی اجازت نہیں۔ اس انتظار میں اگر طوافِ زیارت کا وقت گذر جائے تو مضائقہ نہیں۔ وقت کے بعد طواف کرے اور قُربانی اُس کے ذمّہ نہیں ہوگی بمقابلہ مرد کے کہ اگر وقت گذار کر یہ طواف کرے۔ تو جزا کی قربانی دینی ہوگی۔ گویا عورت تمام ارکانِ حج حالتِ ناپاکی میں کر سکتی ہے۔ سوائے طواف کے جو پاک ہونے کے بعد ہی کر سکتی ہے۔

اگر عورت حالتِ احرام یا وقوفِ عرفات میں حائض ہو جائے تو غُسل کر کے پھر احرام باندھے اور سوائے طواف کے تمام ارکانِ حج ادا کرے۔ طوافِ زیارت کے موقع پر اگر حالتِ حیض و نفاس پیش آئے یا بیمار ہو اور اس طرح طوافِ زیارت کا وقت گذر جائے۔ تو وقت کے بعد طواف کر لے۔ اُس پر دم لازم نہیں طوافِ وداع کے موقع پر اگر عورت حائض ہو جائے اور گھر واپس جانا ضروری ہو تو طوافِ وداع کرنے کی ضرورت نہیں۔ بخلاف مرد کے کہ اُس پر واجب ہے۔ باقی جن افعال سے مردوں کا حج فاسد ہو جاتا ہے۔ اُن ہی سے عورتوں کا حج بھی۔

احرام میں سلا ہوا اور رنگا ہُوا لباس عورتوں کے لئے جائز ہے۔ مگر خوشبو سے نہ رنگا ہُوا ہو۔ موزے۔ دستانے۔ قمیض اوڑھنی۔ حریر اور زیور

پہننا بھی جائز ہے۔ احرام میں سر ڈھانکے اور منہ کھلا رکھے کہ عورت کا احرام چہرہ میں ہے۔

تلبیہ پکار کر نہ کہے بلکہ ایسی دھیمی آواز سے کہے کہ وہ خود سُنے اور غیر نہ سُنے طواف میں اضطباع ورمل نہ کرے۔ حجرِ اسود کو بوجہ ہجوم بوسہ نہ دے۔ اگر موقع مل سکے تو بوسہ دے۔ طواف کے بعد بوجہ کثرتِ ہجوم مقامِ ابراہیم پر دوگانہ نہ پڑھے۔ مسجد حرام میں کسی اور جگہ پڑھے۔

میلین اخضرین کے درمیان سعی صفا و مروہ کے وقت نہ دوڑے۔ صفا اور مروہ پر ہجوم ہو تو نہ چڑھے۔ احرام سے نکلنے کے واسطے قصر کرے یعنی انگلی کی پور کے برابر بال کٹوائے۔ کیونکہ سر منڈوانا عورت کے واسطے حرام ہے۔

معذور کا حج

فاتر العقل اور بیمار آدمی پر حج معاف ہے۔ ہاں جو شخص حج کے موقع پر موجود ہو اور بیمار یا بیہوش ہو جائے۔ تو اُس کی طرف سے کوئی دُوسرا شخص افعالِ حج ادا کر سکتا ہے۔ حج کے سب سے بڑے رکن وقوفِ عرفات میں معذور شخص کی موجودگی لازم ہے۔ اُس شخص کو میدانِ وقوف میں لے جا کر لٹا دیا جائے اگر وہ احرام باندھے ہوئے ہے۔ تب اُس کا ساتھی اُس کی طرف سے لبیک کہے۔ اگر احرام نہیں باندھا تھا تب اس کا ساتھی اُس کی طرف سے احرام باندھے۔ اور لبیک کہے تو اُس کا حج صحیح ہو گیا۔ دُوسرا رکن حج کا طوافِ زیارت ہے۔ اس کے لیے معذور کو کندھے پر اٹھا کر یا پیٹھ پر ڈال کر طواف کرائیں اور باقی افعالِ حج اس کی

طرف سے نائب کرے

اگر بیمار میں رمی کرنے کی طاقت نہیں تو کنکریاں اُس کے ہاتھ پر رکھ دینی چاہییں۔ یا تو وہ خود پھینکے۔ یا جسے حکم کرے وہ پھینکے۔

عورت کا بغیر زوج یا محرم کے حج کرنا منع ہے۔

بچوّں کا حج

نابالغ لڑکے لڑکیوں اور شیر خوار بچوں پر حج فرض نہیں ہے۔ لیکن اکثر لوگ اہل و عیال کو بھی حج پر لے جاتے ہیں۔ اِن بچے بچیوں کا یہ حج نفلی ہوگا۔

بچے کو بے سلا لباس پہنائے اور اپنے اِحرام کے ساتھ اس کے اِحرام کی بھی نیت کرے۔ اور دونوں کی تلبیہ کہے۔ چھوٹے بچے کی طرف سے جو شخص رشتے میں اُس کا شریک ہو وہ احرام باندھے۔ یعنی بچے کا باپ اور بھائی ساتھ ہوں۔ تو باپ اُس کی طرف سے اِحرام باندھے۔

اگر باپ اپنے بچے کو حج ادا کرائے تو بچہ اگر خود ارکان حج ادا کرنے کے قابل ہو تو خود کرے ورنہ باپ اس کی طرف سے کرے۔ باپ بچے کو گود میں لے کر اپنی اور اس کی دونوں کی طرف سے افعالِ حج ادا کر سکتا ہے۔

اگر بچہ بعض افعالِ حج ترک کرے۔ یا باپ نے اپنے بچے کی طرف سے احرام باندھا اور اُس سے کوئی فعل ایسا صادر ہوا جو احرام میں منع ہے تو بچے یا اُس کے ولی کو کچھ جزا نہیں دینی ہوگی۔

مقاماتِ قبولیّتِ دُعا اور اُن کا وقت

مکہ معظمہ میں ہر جگہ دُعا قبوُل ہوتی ہے تاہم خاص خاص مقاماتِ جن میں دُعا قبُول ہوتی اور جن اوقات میں قبوُل ہوتی ہے ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔ اِن میں سے بہت سے ایسے ہیں۔ جو خواجہ حسن بصریؒ سے روایت کیے گئے ہیں۔ جس وقت کعبہ شریف پر نگاہ پڑتی ہے تو معاً دُعا قبول ہوتی ہے۔ اِس کے متعلق کسی نے حضرت امام اعظمؒ سے دریافت کیا کہ حضرت اُس وقت کیا دعا مانگوں آپنے فرمایا کہ اپنے مُستجاب الدعوات ہونے کی تاکہ جو دُعا تو مانگے وہ قبول ہو۔

رسوُلِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ تمہارا رب بڑا حیا اور کرم والا ہے جب بندہ اُس کے سامنے اپنے ہاتھوں کو اُٹھاتا ہے۔ تو وہ حیا کرتا ہے کہ اس کے ہاتھ خالی پھیر دے۔ بندہ کو لازم ہے کہ حضورِی قلب اور آدابِ دُعا محفوظ رکھے اور اگر اس دُعا کا دُنیا میں ظہور نہ ہو تو عاقبت میں ضرور ہوگا۔ کیونکہ اگرچہ بندہ اپنے واسطے جو کچھ طلب کرتا ہے اچھا خیال کرتا ہے۔ مگر مجیب الدعوۃ کے نزدیک وہ اس کے واسطے مُضر ہوتا ہے۔

نمبر شمار	نام مقام	تعین وقت	نمبر شمار	نام مقام	تعین وقت
۱	فوراً کعبہ شریف پر نگاہ پڑنے پر	صبح	۵	مقامِ ابراہیم کے قریب نما	صبح
۲	رکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان	"	۶	مستجار یعنی رکن یمانی اور خانہ کعبہ کے غربی دروازے کے نیچے	"
۳	حطیم کے اندر		۷	مسجد الحرام	قبل طلوع
۴	میزابِ رحمت کے نیچے		۸	بین المیلین الاخضرین	قبل طلوع

نمبر شمار	نام مقام	وقت قبولیت	نمبر شمار	نام مقام	وقت قبولیت
۹	مزدلفہ پر	قبل طلوع	۲۴	مسعیٰ پر وقت سعی کے	ہر وقت
۱۰	مشعر الحرام میں	//	۲۵	مطاف پر وقت طواف	//
۱۱	مسجد کبش میں (کذبح حضرت اسمٰعیل ہے)	//	۲۶	مطاف میں مقابل باب الکعبہ	نصف اللیل
۱۲	حجر اسود کے پاس	نصف النہار	۲۷	ملتزم کے قریب	//
۱۳	اندرونِ خانہ کعبہ چاروں کونوں اور ستون کے درمیان	وقت زوال	۲۸	منیٰ میں (نزد بعض قریب جمرات)	چودھویں رات
۱۴	مولد النبیؐ (روز دوشنبہ)	//	۲۹	حجر متکا کے پاس	یکشنبہ
۱۵	غار جبل ثور	ظہر	۳۰	مسجد خیف (مقابلہ مسجد بیعت	چہارشنبہ
۱۶	مسجد بیعت (واقع منیٰ میں)	//	۳۱	دار خدیجۃ الکبریٰ (یعنی قبۃ الوحی)	شب جمعہ
۱۷	جبل ابوقبیس پر	//	۳۲	قبر شیخ ابوالحسن	//
۱۸	غار مرسلات جہاں سورہ مرسلات نازل ہوئی تھی (نزد مسجد خیف)	//	۳۳	نزد قبر حضرت خدیجۃ الکبریٰ	//
۱۹	مغارہ فتح کے قریب	//	۳۴	نزد قبر سفیان ابن عیینہ	//
۲۰	صفا و مروہ پر	بعد عصر	۳۵	نزد قبر شیخ فضیل بن عیاض	//
۲۱	چاہِ زمزم کے پاس	غروب	۳۶	نزد قبر امام عبدالکریم ابن ہوازن القشیری	//
۲۲	عرفات میں جبل رحمت بائیں جانب کے	//	۳۷	نزد قبر عبداللہ الحسن بن ابی عمید	جمعہ
۲۳	دارِ خیزراں (قریب صفا)	بین العشائین	۳۸	وقت داخل ہوتے باب السلام	ہر وقت
			۳۹	قبر عبداللہ الحسن بن ابی حمید	جمعہ
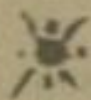
زیاراتِ مدینۂ منوّرہ

اور

دُعائیں
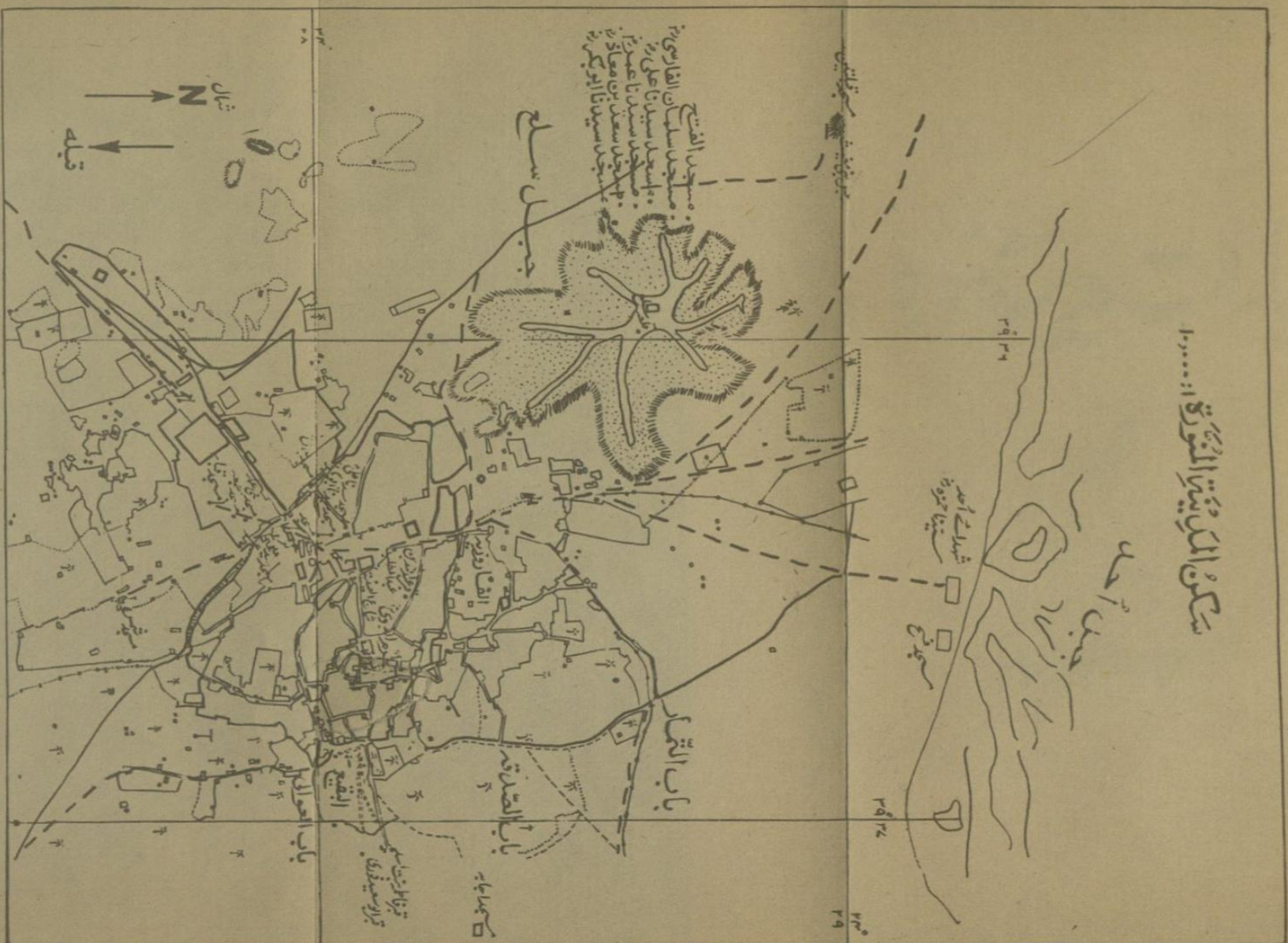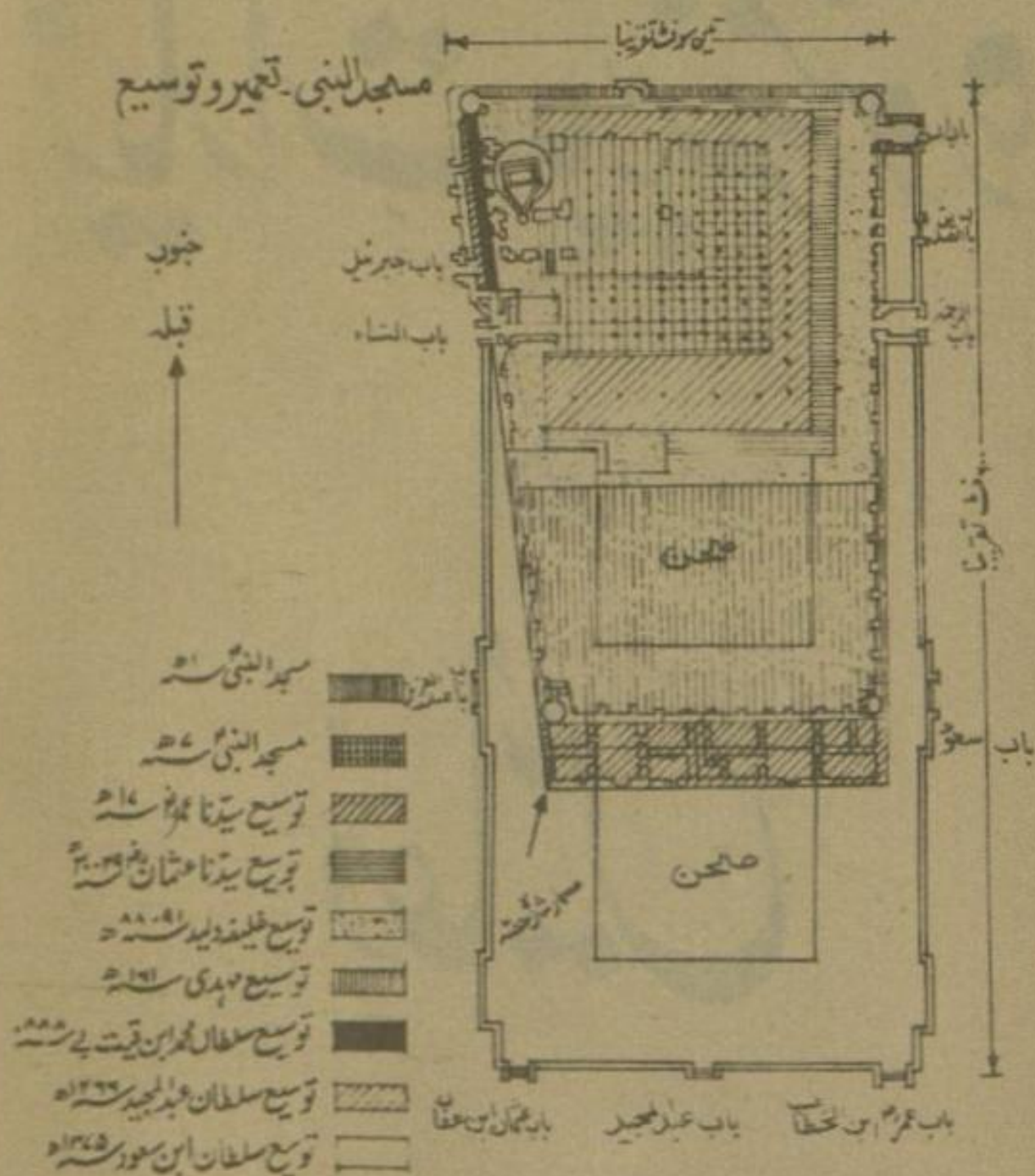
نقشہ مسجد النبی - مدینہ منورہ
مسجد النبی - تعمیر و توسیع
جنوب
قبلہ
باب جبرئیل
باب النساء
صحن
صحن
باب سعود
باب عبد المجید
باب عمر ابن الخطاب
باب عثمان ابن عفان
مسجد النبی
مسجد النبی
توسیع سیدنا عمر
توسیع سیدنا عثمان
توسیع خلیفہ ولید
توسیع مہدی
توسیع سلطان محمد ابن قیت بے
توسیع سلطان عبد المجید
توسیع سلطان ابن سعود

زیارت مدینۂ منوّرہ و روضۂ اقدس

ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی ست

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت کرنا دین و دنیا میں سرخروئی کا موجب ہے۔ اِس کی نسبت خود رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ مَنْ وَجَدَ سَعَةً وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ۔ جس کو مدینہ تک پہنچنے کی وسعت ہو اور وہ میری زیارت کو نہ آئے (یعنی صرف حج کر کے چلا جائے) اُس نے میرے ساتھ بڑی بے مروّتی کی +

نیز آپ نے فرمایا ہے۔ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ

شَفَاعَتِیْ۔ جس نے میری قبر کی زیارت کی۔ اُس کے لیے میری شفاعت لازمی ہوگئی +

اور آپ نے یہ بھی فرمایا ہے۔ مَنْ زَارَنِیْ بَعْدَ مَمَاتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ۔ جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی۔ ایسا ہی ہے جیساکہ اُس نے میری زندگی میں میری زیارت کی +

مولٰنا عبدالحق مُحدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بزرگ سیّد صدرالدین صاحب کا مقولہ نقل کیا ہے کہ اُنھوں نے فرمایا۔ دو نعمتیں دُنیا میں اِس وقت ایسی ہیں کہ دُنیا کی کوئی نعمت اُس کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ مگر افسوس کہ لوگ اُن سے غافل ہیں۔ ایک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا وجُودِ مبارک جیساکہ زندگی میں تھا اور دُوسری نعمت "قُرآن مجید" ہے +

علَما لکھتے ہیں کہ وہ مقام جو آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے جسدِاطہر سے متّصل ہے۔ عرش وکُرسی سے بھی افضل ہے۔ اس لیے ہر حاجی کے لیے ضروری ہے کہ حج سے فارغ ہوکر روضۂ اقدس کی زیارت کو جائے۔ اگر ممکن ہو تو سواری سے اُتر کر ننگے پاؤں روتا ہُوا عاجزی سے چلے اور شوقِ دیدار میں جلد جلد قدم اُٹھائے۔ اگر سواری پر ہو، تو سواری کو تیز چلائے۔ دُرود شریف کثرت سے پڑھے۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ +

شہر میں داخل ہونے سے پہلے بہتر ہے کہ غُسل کرے۔ ورنہ صرف وضُو کرکے صاف سُتھرے کپڑے پہنے اور خُوشبو لگائے اور ادب سے شہر میں داخل ہو اور یہ دُعا پڑھے :۔

دُعا بوقتِ داخلہ مدینۂ طیّبہ!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ

الٰہی! تو سلامتی والا ہے اور تیری طرف سے سلامتی ہے اور تیری طرف لوٹتی ہے

السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَكَ دَارَ السَّلَامِ ط

سلامتی پس زندہ رکھ ہمیں اے ہمارے رب سلامتی کیساتھ اور داخل فرما ہمیں اپنے گھر میں جو سلامتی کا گھر

تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط رَبِّ

بابرکت ہے تو اے ہمارے رب اور عالیشان اے عظمت اور بزرگی والے پروردگار

اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ

داخل فرما مجھے (مدینہ میں) داخل فرمانا سچا اور نکال مجھے مدینہ سے نکالنا سچا

وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا ط وَقُلْ جَآءَ

اور عطا کر مجھ کو اپنی جناب سے غلبہ (فتح و نصرت) اور کہہ دیجیے آ گیا

الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ط

حق اور مٹ گیا باطل بلاشبہ تھا باطل مٹنے ہی والا

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ

اور ہم اُتارتے ہیں قرآن جو کہ شفا اور رحمت ہے

لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ط

ایمان والوں کے لیے اور نہیں بڑھتے ظالم مگر خسارے میں

جب مدینہ طیبہ پہنچ جائے تو نہایت صبر و سکون سے رہے۔ اگر دورانِ قیام میں کوئی دِقت بھی پہنچے تو دل میں کسی قسم کی شکایت نہ لائے۔ حدیث شریف میں آیا ہے

مَنْ زَارَنِیْ مُتَعَمِّدًا کَانَ فِیْ جِوَارِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ؕ وَمَنْ سَکَنَ
جس نے قصداً میری زیارت کی وہ قیامت کے روز میرے پڑوس میں ہوگا اور جو

الْمَدِیْنَۃَ وَصَبَرَ عَلٰی بَلَآئِہَا کُنْتُ لَہٗ شَہِیْدًا اَوْ شَفِیْعًا یَوْمَ
مدینہ رہا اور وہاں کی مصیبتوں پر صبر کیا قیامت کے روز میں اس کے لیے گواہی دونگا اور شفاعت

الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ مَّاتَ فِیْ اَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بَعَثَہُ اللہُ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ
کرونگا اور جو شخص مکہ یا مدینہ میں مرجائے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے ایمان

یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
کے ساتھ اٹھائے گا

اِس کے علاوہ مدینہ طیبہ کے قیام میں (۱) درود شریف کی کثرت رکھے (۲) تمام نمازیں مسجدِ نبوی میں ادا کرنے کی کوشش کرے۔ (۳) رات کے اکثر حصہ میں بیدار رہ کر عبادت کرے۔ (۴) مسجدِ نبوی میں بیٹھ کر قرآن مجید آہستہ آواز سے پڑھے (۵) مسجد نبوی میں اکثر اعتکاف کرے (۶) اگر ممکن ہو تو ہر ستون کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھے (۷) روضۂ اطہر پر اکثر نگاہ ڈالتا رہے (۸) مسجدِ نبوی میں دُنیا کی کوئی بات نہ کرے (۹) مسجد قبا میں ہفتہ کے روز آئے اور وہاں فاتحہ پڑھے اور دُعا مانگے (۱۰) شہدائے اُحد کی زیارت پنجشنبہ کو کرنا مستحب ہے۔

یُوں تو مسجد نبوی کے سب ستون مبارک ہیں مگر ان میں آٹھ زیادہ مشہور ہیں:-

(۱) **ستون حنانہ**۔ آنحضرتؐ اس کے پاس کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا کرتے تھے۔

(۲) ستونِ عائشہؓ۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اگر مَیں اس کی فضیلت ظاہر کر دوں تو یہاں نماز پڑھنے کے لیے قرعے پڑنے لگیں۔

(۳) ستونِ ابی لبابہؓ۔ ابی لبابہؓ ایک صحابی تھے۔ ایک غلطی کی پاداش میں انہوں نے اپنے آپ کو اس ستون سے باندھ دیا تھا۔

(۴) ستونِ سریر۔ یہاں آنحضرتؐ حالتِ اعتکاف میں بیٹھا کرتے تھے۔

(۵) ستونِ علیؓ۔ یہاں حضرت علیؓ اکثر نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۶) ستونِ وفود۔ یہاں آنحضرتؐ شریعت کی تعلیم دیا کرتے تھے۔

(۷) ستونِ مربعۃ البصیر۔ اسے مقامِ جبرائیل بھی کہتے ہیں۔

(۸) ستونِ تہجد۔ یہاں رسولِ خدا تہجد کی نماز پڑھا کرتے تھے۔

حرم نبوی یہ دنیا کی تین عظیم الشان مسجدوں میں سے دُوسری ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ مِنَ

میری مسجد میں ایک نماز پڑھنا دوسری مسجدوں میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے

الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔ وَصَلٰوۃٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

سوائے مسجد حرام کے کہ وہاں نماز پڑھنا میری مسجد

اَفْضَلُ مِنْ مِائَۃِ صَلٰوۃٍ فِیْ مَسْجِدِیْ

میں سو نمازیں پڑھنے سے افضل ہے

اب مسجدِ نبوی میں داخل ہو اور داخل ہونے سے پہلے کچھ صدقہ دے۔ اور داخل ہوتے وقت یہ دُعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

اے اللہ! درود بھیج ہمارے سردار محمدؐ اور اُن کی آل پر

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ الْیَوْمَ مِنْ اَوْجَهِ مَنْ تَوَجَّهَ

اے اللہ! آج کے دن مجھے تیری طرف متوجہ ہونے والوں میں سب سے زیادہ متوجہ بنا لے

اِلَيْكَ وَاَقْرَبَ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَيْكَ وَاَنْجَحَ

تیرا قرب حاصل کرنے والوں میں سب سے زیادہ قریب بنالے اور زیادہ فائز المرام کرائیں

مَنْ دَعَاكَ وَابْتَغٰى مَرْضَاتَكَ

سے جنہوں نے تجھ سے دعا کی اور اپنی مرادیں مانگیں"

اس کے بعد منبر اور قبر شریف کے درمیان نماز تحیۃ المسجد پڑھے۔ اس مقام کی نسبت حدیث شریف میں آیا ہے۔ "مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

میرے گھر اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے"۔

اگر یہاں جگہ نہ ملے تو مسجد میں جہاں جی چاہے پڑھ لے۔ نماز تحیۃ المسجد کی نیت کرے اور پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہو کر اس سعادت کے حاصل ہونے پر خدا کی جناب میں سجدۂ شکر بجا لائے اور یہ پڑھے:۔

روضۂ اقدس کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهٖ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ

اے اللہ! (یہ روضۂ مبارک) ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے

شَرَّفْتَهَا وَكَرَّمْتَهَا وَمَجَّدْتَهَا وَعَظَّمْتَهَا وَنَوَّرْتَهَا

جسے تو نے شرف بخشا اور فضیلت اور بزرگی اور عظمت عطا فرمائی اور منور کیا

بِنُوْرِ نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى

تو نے اسے نور سے اپنے نبی اور حبیب محمد صلی اللہ تعالےٰ

عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ؕ اَللّٰهُمَّ كَمَا بَلَّغۡتَنَا فِى

علیہ و آلہ وسلم کے اے اللہ! جیسا کہ تو نے پہنچایا ہے ہمیں

الدُّنۡيَا زِيَارَتَهٗ وَمَاٰثِرَهُ الشَّرِيۡفَةَ فَلَا تَحۡرِمۡنَا

دنیا میں روضۂ اقدس کی زیارت اور آنحضرت کی بزرگ ترین علامتوں تک تو نہ محروم فرمائیں

يَا اَللّٰهُ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنۡ فَضۡلِ شَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ! آخرت میں شفاعت سے محمد

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ ط وَاحۡشُرۡنَا

صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی اور ہمارا حشر فرما

فِىۡ زُمۡرَتِهٖ وَتَحۡتَ لِوَائِهٖ وَاَمِتۡنَا عَلٰى مَحَبَّتِهٖ

آپ کے زمرہ میں اور آپکے علم کے نیچے اور موت دے ہمیں آپ کی محبت

وَسُنَّتِهٖ وَاسۡقِنَا مِنۡ حَوۡضِهِ الۡمَوۡرُوۡدِ مِنۡ يَّدِهِ

اور سنت پر اور پلا ہمیں آپ کے حوض سے جو مومنین کے وارد ہونے کی جگہ ہے! آپکے دست

الشَّرِيۡفَةِ شَرۡبَةً هَنِيۡئَةً لَّا نَظۡمَاُ بَعۡدَهَا اَبَدًا

مبارک سے ایک جام خوشگوار کہ نہ پیاسے ہوں ہم اُس کے پینے کے بعد کبھی

اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ط

بلاشبہ تو ہر چیز پر قادر ہے

حاضری مزارِ منوّر اور زیارت کے آداب

نماز تحیۃ المسجد کے بعد روضۂ اقدس کے پاس حاضر ہو اور نہایت ادب سے ہاتھ باندھ کر اس طرح کھڑا ہو جس طرح زندگی میں آپکے سامنے کھڑا ہوتا۔ اپنا چہرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کی طرف اور قبلہ سے پیٹھ پھیر کر کھڑا ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی مبارک صورت کا دل میں خیال باندھے اور یہ تصور کرے کہ آپ قبر میں حیات اور میری حاضری سے واقف اور میری معروضات سُن رہے ہیں۔

حُلیۂ مبارک:۔ آپ کا قد میانہ تھا لیکن آدمیوں کے مجمع میں آپ سب سے زیادہ بلند معلوم ہوتے تھے۔ چہرہ مبارک کا رنگ گندمی تھا جس میں کوٹ کوٹ کر ملاحت بھری تھی۔ آپ کا سرِ مبارک بڑا تھا۔ بال کالے تھے۔ آپ پٹھے رکھتے تھے اور سر کے بیچ میں مانگ نکلی رہتی تھی۔ آپ کے کان نہ بہت بڑے تھے نہ بہت چھوٹے۔ دیکھنے میں بہت خوش نما معلوم ہوتے تھے۔ آپ کی بھویں جٹی ہوئی تھیں۔ لیکن ایک باریک رگ دونوں میں حدِ فاصل تھی۔ آنکھیں بڑی اور خوش نما تھیں۔ سپیدی میں سرخ رنگ کے ڈورے پڑے ہوئے تھے اور پتلی سیاہ تھی۔ رُخسار مبارک نرم اور پُر گوشت تھے۔ آپ کے دانت مبارک سفید اور چمک دار تھے۔ بات کرنے میں اُن کی چمک بجلی کی سی ہوتی تھی۔ دونوں کندھوں کے درمیان مُہرِ نبوت تھی۔

اِس تصور میں کمال ادب کے ساتھ آب دیدہ ہو کر پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ السَّيِّدُ الْكَرِيْمُ وَ

سلام ہو آپ پر | اے نبی | سردار | سخی | اور

الرَّسُوْلُ الْعَظِيْمُ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ ط وَرَحْمَةُ

رسول | بہت بڑے | شفیق | مہربان | اور رحمت اللہ کی

اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

اور اسکی برکتیں آپ پر نازل ہوں | درود | اور سلام ہو | آپ پر | اے

سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا وَحَبِيْبَنَا وَقُرَّةَ اَعْيُنِنَا يَا

ہمارے آقا | اور نبی | اور محبوب | اور ٹھنڈک آنکھوں کی | اے

رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰهِ ؕ

رسول اللہ درود اور سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نبی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰهِ ؕ اَلصَّلٰوۃُ

درود اور سلام ہو آپ پر اے اللہ کے محبوب درود

وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاجَمَالَ مُلْكِ اللّٰهِ ؕ اَلصَّلٰوۃُ

اور سلام ہو آپ پر اے زینت اللہ کے ملک کی درود

وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانُوْرَ عَرْشِ اللّٰهِ ؕ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

اور سلام ہو آپ پر اے نور اللہ کے عرش کے درود اور سلام ہو

عَلَیْکَ یَاخَیْرَ خَلْقِ اللّٰهِ ؕ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ

آپ پر اے سب سے بہتر اللہ کی مخلوق میں درود اور سلام ہو آپ پر

یَاشَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

اے شفاعت کرنیوالے گنہگاروں کے اللہ کے ہاں درود اور سلام ہو

عَلَیْکَ یَامَنْ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ

آپ پر اے وہ (مقدس ہستی کہ بھیجا انہیں اللہ تعالیٰ نے رحمت بنا کر کل عالم کے لیے

وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ حَقِّكَ الْعَظِیْمِ ۚ وَلَوْ

اور تحقیق فرمایا اللہ تعالیٰ نے آپ کے بلند مرتبہ کے بارے میں اور اگر

اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا

وہ (گنہگار) جب ظلم کریں اپنی جانوں پر (پھر) آپ کے پاس آئیں اور وہ اللہ سے معافی

اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا

چاہیں اور معافی چاہے ان کے لیے پیغمبر تو وہ پائیں گے اللہ کو بڑا توبہ

رَحِيمًا ط اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ

قبول کرنے والا بڑا رحم فرمانے والا۔ درود اور سلام ہو آپ پر اے محمدؐ بن

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ ـ يَا

عبداللہ بن عبد المطلب بن ہاشم اے

طٰهٰ يَا يٰسٓ يَا بَشِيْرُ يَا سِرَاجُ يَا مُنِيْرُ يَا مُقَدَّمُ

طٰہٰ اے یٰس اے خوشخبری دینے والے اے چراغ (ہدایت) اے منور کرنیوالے

جَيْشِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ط وَهَا اَنَا يَا سَيِّدِيْ

اے سالار گروہ انبیاء اور مرسلین کے اور دیکھیے میں اے میرے آقا

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ جِئْتُكَ هَارِبًا مِّنْ ذَنْبِيْ وَ

اے اللہ کے رسولؐ میں حاضر ہوا ہوں آپ کے پاس بھاگ کر اپنے گناہوں اور

مِنْ عَمَلِيْ وَ مُسْتَشْفِعًا وَّ مُسْتَجِيْرًا بِكَ اِلٰى رَبِّيْ

(برے) اعمال سے اور شفاعت کی امید لیکر اور آپ کی پناہ میں آجانے کیلیے اپنے رب کے سامنے

فَاشْفَعْ لِيْ يَا شَفِيْعَ الْاُمَّةِ يَا كَاشِفَ الْغُمَّةِ يَا

پس شفاعت فرمائیے میری اے امت کے شفیع اے دور فرمانے والے ظلمت کے اے

سِرَاجَ الظُّلْمَةِ اَجِرْنِيْ بِهٖ يَا اَللّٰهُ مِنَ النَّارِ ط يَا

چراغ اندھیرے کے نجات دے مجھے آپ کے طفیل اے اللہ آگ سے اے

نَبِيَّ الرَّحْمَةِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَيْنَاكَ زَائِرِيْنَ ط وَ

نبی رحمت اے اللہ کے رسولؐ ہم حاضر ہوئے ہیں آپ کے پاس زیارت کی

قَصَدْنَاكَ رَاغِبِيْنَ ط وَعَلٰى بَابِكَ الْعَالِيْ وَاقِفِيْنَ

غرض سے اور ہم نے آپ کا قصد کیا ہے شوق سے اور آپ کی بارگاہِ عالی میں کھڑے ہیں

وَبِحَقِّكَ عَارِفِيْنَ فَلَا تَرُدَّنَا خَائِبِيْنَ وَلَا عَنْ

اور آپ کے حق کو (حق المقدور) پہچانتے ہیں پس ہمیں نامراد نہ لوٹائیے اور اپنے

بَابِ شَفَاعَتِكَ مَحْرُوْمِيْنَ ط يَا سَيِّدِيْ يَا

شفاعت کے دروازے سے محروم نہ رکھئے اے میرے سردار اے

رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْأَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَاَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى

رسول اللہ میں آپ سے شفاعت کا خواستگار ہوں اور مانگتا ہوں اللہ تعالٰی

لَكَ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ

سے آپ کے لیے وسیلہ اور بزرگی اور درجہ بلند

وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ وَالْحَوْضَ الْمَوْرُوْدَ وَالشَّفَاعَةَ

اور مقام محمود اور حوض (کوثر) جو جنتیوں کے اترنے کی جگہ ہے

الْعُظْمٰى فِي الْيَوْمِ الْمَشْهُوْدِ شعر

اور بڑی شفاعت روز قیامت میں

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِي التُّرْبِ اَعْظُمُهٗ

اے سب مخلوق سے بہتر ادفن ہوئیں مٹی میں جن کی ہڈیاں

فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ

پس پاک ہو گئے اُن کی پاکیزگی سے ٹیلے اور میدان

نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهٗ

میری جان فدا ہو اُس قبر پر جس میں آپ کا قیام ہے

فِيْهِ الْعَفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ

اسی میں ہے پاک دامنی اور اسی میں سخاوت اور شرافت ہے

اَنْتَ الْحَبِيْبُ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَنْتَ الشَّفِيْعُ يَا

آپ ہی محبوب ہیں اے اللہ کے محبوب آپ ہی شفیع ہیں اے

شَفِيْعَ اللّٰهِ اَنْتَ الْمُشَفَّعُ اَنْتَ الَّذِيْ تُرْجٰى

اللہ کے تشفیع! آپ مختار ہیں آپ وہ ہیں کہ آس ہے

شَفَاعَتُكَ عِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا مَازَلَّتِ الْقَدَمُ ط

(ہمکو) آپ کی شفاعت کی پُل صراط پر جبکہ ڈگمگا جائیں گے قدم

اَشْهَدُ اَنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ

میں گواہ ہوں کہ آپ نے اے اللہ کے پیغمبر! بیشک پہنچا دیا پیغام

وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَكَشَفْتَ

اور ادا کر دیا امانت کو اور نصیحت فرمائی امت کو اور دُور فرما دیا

الْغُمَّةَ وَجَلَيْتَ الظُّلْمَةَ وَجَاهَدْتَ فِيْ

ظلمت کو اور روشنی سے بدل دیا اندھیرے کو اور کوشش کی راہ

سَبِيْلِ اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَعَبَدْتَّ رَبَّكَ حَتّٰى

خدا میں اور کوشش کا حق ادا کر دیا اور عبادت کی اپنے رب کی حتیٰ کہ

اَتَاكَ الْيَقِيْنُ ط جَزَاكَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنَّا وَعَنْ

آگئی آپ کے پاس یقینی چیز (موت) جزا دے اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری اور ہمارے

وَالِدِيْنَا وَعَنِ الْاِسْلَامِ خَيْرَ الْجَزَاءِ وَنَسْأَلُكَ

والدین اور اسلام کی طرف سے بہتر جزا اور درخواست کرتے ہیں

الشَّفَاعَةَ اَنْ تَشْفَعَ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْعَرْضِ

ہم آپ سے شفاعت کی کہ شفاعت فرمائیں ہماری اللہ کے پاس قیامت کے دن

يَوْمَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ

بڑی گھبراہٹ کے دن جس دن نہ کام آئیگا مال اور نہ اولاد

اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ط اِشْفَعْ لَنَا وَلِوَالِدِيْنَا

مگر جو حاضر ہوا اللہ کے پاس قلب سلیم لے کر شفاعت فرمائیے ہماری اور ہمارے

وَلِجِيْرَانِنَا وَلِمَشَائِخِنَا وَلِاُسْتَاذِنَا وَلِمَنْ اَوْصَانَا

والدین اور ہمارے پڑوسیوں اور ہمارے پیروں اور ہمارے استادوں کی اور جس نے ہمیں وصیت کی

وَقَلَّدَنَا عِنْدَكَ بِدُعَاءِ الْخَيْرِ عِنْدَ الزِّيَارَةِ ط

اور ہم پر لازم کی آپ کے ہاں یہ بہتر دعا پڑھنا زیارت کے وقت -

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سُلْطَانَ الْاَنْبِيَاءِ

درود اور سلام ہو آپ پر اے بادشاہ نبیوں

وَالْمُرْسَلِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اور رسولوں کے اور رحمت اللہ کی اور اسکی برکتیں نازل ہوں

زیارت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

اب ذرا دائیں ہاتھ کو ہٹ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زیارت کرے اور یہ پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اَبَا بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ ط

سلام ہو آپ پر اے ہمارے سردار ابوبکر صدیق!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَى التَّحْقِيْقِ ط

سلام ہو آپ پر اے رسول اللہ کے حقیقی خلیفہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ثَانِیَ اثْنَیْنِ

سلام ہو آپ پر اے ساتھی رسول اللہ کے دوسرے دو میں کے

اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَنْفَقَ مَالَہٗ

جبکہ وہ غار میں تھے سلام ہو آپ پر اے وہ ہستی کہ جس نے خرچ کر دیا اپنا

کُلَّہٗ فِیْ حُبِّ اللّٰہِ وَحُبِّ رَسُوْلِہٖ حَتّٰی تَخَلَّلَ

مال سارا اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں یہاں تک کہ اُتار دیا

بِالْعَبَا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکَ وَاَرْضَاکَ اَحْسَنَ

اپنی عبا کو بھی راضی ہو اللہ تعالےٰ آپ سے اور راضی کرے آپ کو بہتر

الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکَ وَمَسْکَنَکَ وَمَحَلَّکَ

راضی کرنا اور بنا دے جنت کو آپ کا گھر اور مسکن اور رہنے کی جگہ

وَمَاْوٰکَ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَوَّلَ الْخُلَفَآءِ وَتَاجَ

اور ٹھکانا سلام ہو آپ پر اے سب سے پہلے خلیفہ اور سرتاج

الْعُلَمَآءِ وَصِہْرَ النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ

علما اور خسر نبی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور رحمت اللہ کی ہو

بَرَکَاتُہٗ

آپ پر اور اس کی برکتیں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زیارت

اِس کے بعد دائیں طرف ایک ہاتھ اور ہٹ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زیارت کرے اور یہ پڑھے :۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ؕ اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے حضرت عمر بن خطاب سلام ہو

عَلَيْكَ يَا نَاطِقًا بِالْعَدْلِ وَالصَّوَابِ اَلسَّلَامُ

آپ پر اے فرمانے والے انصاف اور ٹھیک بات کے سلام ہو

عَلَيْكَ يَا حَنِفِيَّ الْمِحْرَابِ ؕ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُظْهِرَ

آپ پر اے زینت دینے والے محراب کو سلام ہو آپ پر اے غلبہ دینے والے

دِيْنِ الْاِسْلَامِ ؕ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُكَسِّرَ الْاَصْنَامِ ؕ

دین اسلام کے سلام ہو آپ پر اے توڑنے والے بتوں کے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْفُقَرَآءِ وَالضُّعَفَآءِ وَالْاَرَامِلِ

سلام ہو آپ پر اے مددگار فقیروں ضعیفوں بیواؤں

وَالْاَيْتَامِ ؕ اَنْتَ الَّذِيْ قَالَ فِيْ حَقِّكَ سَيِّدُ الْبَشَرِ

اور یتیموں کے آپ وہ ہیں کہ فرمایا آپ کے حق میں انسانوں کے سردار نے

لَوْ كَانَ نَبِيٌّ مِّنْ بَعْدِيْ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

اگر ہوتا کوئی نبی میرے بعد تو البتہ ہوتا عمر بن خطاب

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ

راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی فرمائے آپ کو بہتر راضی فرمانا اور بنادے

الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوٰكَ ؕ اَلسَّلَامُ

جنت کو آپ کا گھر اور جائے سکونت اور رہنے کی جگہ اور ٹھکانا سلام ہو

عَلَيْكَ يَا ثَانِيَ الْخُلَفَآءِ وَتَاجَ الْعُلَمَآءِ وَصِهْرَ النَّبِيِّ

آپ پر اے دوسرے خلیفہ اور سرتاج علما کے اور خسر نبی مصطفیٰ ا

الْمُصْطَفٰی وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اللہ کی رحمت ہو اور اسکی برکتیں نازل ہوں

مواجہ شریف و مقصورہ شریف

یہاں پیتل کی جالیوں سے اور دیگر اطراف کو لوہے کے جالیدار دروازوں سے بند کر رکھا ہے۔ مواجہ شریف کی طرف ہر سہ مزاراتِ متبرکہ کے مقابل گول گول سے قریباً چھ سات انچ قطر کے سوراخ ہیں۔ ایک کھڑکی بھی ہے جو مثل تمام دروازوں کے ہر وقت بند رہتی ہے۔ اِس عمارت کو مقصورہ شریف کہتے ہیں۔

اِس متبرک مقام پر حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا سر حضور علیہ السلام کے سینہ مبارک کے برابر ہے اور حضرت عمرؓ کا سر حضرت صدیق اکبرؓ کے سینہ کے برابر۔ اِن کے علاوہ ایک قبر کی جگہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے لیے محفوظ بتائی جاتی ہے۔ "یہاں کھڑے ہو کر یہ دُعا پڑھے":۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا وَزِیْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ دونوں پر اے وزیر رسول اللہ کے سلام ہو

عَلَیْکُمَا یَا مُعِیْنَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا

آپ دونوں پر اے مددگار رسول اللہ کے سلام ہو آپ دونوں پر

یَا ضَجِیْعَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا رَفِیْقَیْ

اے ساتھ سونے والو رسول اللہ کے سلام ہو آپ دونوں پر اے ساتھی

وَمُشِیْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اور مشیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

وَالْمُعَاوِنَيْنِ لَهٗ عَلَى الْقِيَامِ فِي الدِّيْنِ وَالْقَائِمَيْنِ

اور مددگار اُن کے دین کے قائم کرنے میں اور قائم ہونیوالے

بَعْدَهٗ بِمَصَالِحِ الْمُسْلِمِيْنَ جَزَاكُمَا اللّٰهُ اَحْسَنَ جَزَاءٍ

اُن کے بعد مسلمانوں کی مصلحتوں کے ساتھ بدلہ دے آپ دونوں کو اللہ بہترین بدلہ

جِئْنَا كُمَا نَتَوَسَّلُ بِكُمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ لِيَشْفَعَ لَنَا وَ

ہم آپ کے پاس آئے ہیں وسیلہ پکڑتے ہیں آپ سے رسول اللہ کے پاس تاکہ آنحضرت ہماری شفاعت

يَسْئَلَ رَبَّنَا اَنْ يَّتَقَبَّلَ سَعْيَنَا وَيُحْيِيْنَا عَلٰى مِلَّتِهٖ وَ

فرمائیں اور سوال فرمائیں ہمارے رب سے کہ وہ قبول فرمائے ہماری کوشش کو اور ہمیں زندہ رکھے آنحضرت

يُمِيْتَنَا عَلَيْهَا وَيَحْشُرَنَا فِيْ زُمْرَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا

کے دین پر اور موت دے ہمیں اسی پر اور حشر فرمائے ہمارا آنحضرت کے زمرہ میں سلام ہو آپ دونوں پر

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

اِس کے بعد پھر پہلی جگہ پر یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مُبارک کے سامنے آئے اور یہ دُعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا

اے اللہ! بیشک آپ نے فرمایا ہے اور آپ کا فرمانا سچا ہے اور اگر وہ گنہگار جبکہ انہوں نے

اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ

ظلم ڈھایا اپنی جانوں پر آئیں آپ کے پاس پس معافی مانگیں اللہ سے اور معافی مانگتا ان کے لیے

الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○ لَقَدْ جَآءَكُمْ

رسول تو وہ پاتے اللہ کو توبہ قبول کرنیوالا اور رحم کرنیوالا بلاشبہ آئے تمہارے پاس

رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ

ایک رسول جو تم ہی میں سے ہیں گراں ہے اُن پر وہ چیز جو تمہیں مشقت میں ڈالے

عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ فَاِنْ تَوَلَّوْا

تمہاری بھلائی کے آرزومند مومنوں کے ساتھ شفیق اور رحیم ہیں پس اگر وہ رُوگردانی

فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ

کریں تو فرما دیجیے کافی ہے مجھے اللہ کوئی نہیں معبود جس کے سوا اُسی پر میں نے بھروسہ کیا اور

رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○ وَقَدْ جِئْنَاكَ سَامِعِيْنَ

وہی مالک ہے عرش عظیم کا اور تحقیق ہم آئے ہیں تیرے پاس سُن کر

قَوْلَكَ طَآئِعِيْنَ اَمْرَكَ مُسْتَشْفِعِيْنَ نَبِيَّكَ اِلَيْكَ

تیرا فرمانا مان کر تیرا حکم سفارشی لے کر تیرے نبی کو تیرے پاس

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا

اے اللہ! ہمارے رب بخش دے ہمیں اور ہمارے اُن بھائیوں کو جو ہم سے پہلے

بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ایمان لاکر ہو گذرے اور نہ چھوڑ ہمارے دلوں میں کدورت مومنوں کی طرف سے

رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ط اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ

اے ہمارے رب بلاشبہ تو بڑا رحم کرنے والا ہے بلاشبہ اللہ اور اُس کے فرشتے

يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا

درود بھیجتے ہیں نبی پر اے ایمان والو! درود بھیجو!

عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ

آپ پر اور سلام کثرت سے اے اللہ! رحمت نازل فرما اور سلامتی اور برکتیں

عَلَيْهِ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحُرْمَةِ هٰذَا النَّبِیِّ

آپ پر اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے بطفیل اس نبی

الْكَرِيْمِ اَنْ تَرْزُقَنِیْ اِيْمَانًا كَامِلًا ثَابِتًا تُبَاشِرُ بِهٖ

کریم کے کہ تو مجھے عطا فرمائے ایمان کامل اور محکم مطمئن ہو جس کی وجہ

قَلْبِیْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِیْ

سے میرا دل اور یقین سچا یہاں تک کہ میں جان لوں کہ مجھے وہی ملے گا جو

اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِیْ وَعِلْمًا نَافِعًا وَّقَلْبًا خَاشِعًا وَّلِسَانًا

تو نے میرے لیے لکھ دیا ہے اور علم نافع اور دل جھکنے والا اور زبان

ذَاكِرًا وَّوَلَدًا صَالِحًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّحَلَالًا طَيِّبًا

تیرا ذکر کرنے والی اور اولاد نیک اور رزق کشادہ اور حلال پاکیزہ

وَّتَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّصَبْرًا جَمِيْلًا وَّاَجْرًا عَظِيْمًا وَّعَمَلًا

اور توبہ سچی اور صبر جمیل اور اجر بڑا اور عمل

صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ يَا نُوْرَ النُّوْرِ يَا عَالِمَ

نیک جو مقبول ہو اور تجارت جس میں گھاٹا نہ ہو اے نور ہی نور اے جاننے والے

مَا فِی الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِیْ وَجَمِيْعَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ

سینوں کے رازوں کے نکال لے مجھے اور تمام مسلمانوں کو

الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَتَوَفَّنِیْ

اندھیروں سے روشنی میں دنیا اور آخرت میں اور وفات دے مجھے

مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ

حالتِ اسلام پر اور ملا مجھے نیک لوگوں کے ساتھ اپنی رحمت سے اے سب بڑھ کر

الرَّاحِمِيْنَ ۔ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۝

رحم فرمانے والے اے پروردگار کُل جہانوں کے

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ

اے ہمارے رب عطا فرما ہمیں دُنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور

قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا

بچالے ہمیں عذاب دوزخ سے پاک ہے آپ کا پروردگار صاحب عزت اُن چیزوں سے جو وہ

يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

(کافر) بیان کرتے ہیں اور سلام ہو رسولوں پر اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے

رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

ہیں جو پروردگار ہے کُل جہانوں کا

پھر قبلہ رُخ ہو کر یہ دُعا پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا فِيْ مَقَامِنَا هٰذَا الشَّرِيْفِ بَيْنَ

اے اللہ! نہ چھوڑ ہمارے لیے اس مبارک جگہ میں سامنے

يَدَيْ سَيِّدِنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا

ہمارے آقا رسول اللہ کے کوئی گناہ مگر اسے بخش دے اور نہ

هَمًّا يَا اَللّٰهُ اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا عَيْبًا يَا اَللّٰهُ اِلَّا سَتَرْتَهٗ

کوئی غم اے اللہ مگر تو اُسے مٹا دے اور نہ کوئی عیب اے اللہ مگر تو اسے چھپا دے

وَلَا مَرِيْضًا يَا اَللّٰهُ اِلَّا شَفَيْتَهٗ وَعَافَيْتَهٗ وَلَا مُسَافِرًا

اور نہ کوئی مریض اے اللہ مگر تو اُسے شفا اور عافیت دے اور نہ کوئی مسافر

يَا اَللّٰهُ اِلَّا نَجَّيْتَهٗ وَلَا غَائِبًا يَا اَللّٰهُ اِلَّا رَدَدْتَّهٗ وَلَا

اے اللہ مگر اسے سفر کی تکلیف سے نجات دے دے اور نہ کوئی گمشدہ اے مولیٰ مگر اسے واپس فرمادے اور نہ

عَدُوًّا يَا اَللّٰهُ اِلَّا خَذَلْتَهٗ وَدَمَّرْتَهٗ وَلَا فَقِيْرًا يَا اَللّٰهُ

کوئی دشمن اے مولیٰ مگر اسے رسوا فرمادے اور اس کو ہلاک کر دے اور نہ کوئی فقیر اے مولیٰ

اِلَّا اَغْنَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً يَا اَللّٰهُ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا

مگر اسے غنی فرمادے اور نہ کوئی ضرورت الٰہی! دنیا کی اور

وَالْاٰخِرَةِ لَنَا فِيْهَا صَلَاحٌ اِلَّا قَضَيْتَهَا وَيَسَّرْتَهَا اَللّٰهُمَّ

آخرت کی ضرورتوں سے جسمیں ہماری بھلائی ہو مگر اسے پورا اور آسان فرمادے اے اللہ

اقْضِ حَوَائِجَنَا وَيَسِّرْ اُمُوْرَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَ

پوری فرما ہماری حاجتیں اور آسان فرما ہمارے کام اور کھول دے ہمارے سینے اور

تَقَبَّلْ زِيَارَتَنَا وَاٰمِنْ خَوْفَنَا وَاسْتُرْ عُيُوْبَنَا وَاغْفِرْ

قبول فرما ہماری زیارت اور امن سے بدل دے ہمارے خوف کو اور پردہ ڈال ہمارے عیبوں پر اور

ذُنُوْبَنَا وَاكْشِفْ كُرُوْبَنَا وَاخْتِمْ بِالصَّالِحَاتِ اَعْمَالَنَا

بخشدے ہمارے گناہوں کو اور دور فرمادے ہماری تکالیف کو اور خاتمہ فرما نیکیوں پر ہمارے اعمال کا

وَرُدَّ غُرْبَتَنَا اِلٰى اَهْلِنَا وَاَوْلَادِنَا سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ

اور لوٹا دے ہمارے مسافروں کو ہمارے اہل و اولاد میں صحیح و سالم خوشحال، بردہ پوشی

مَسْتُوْرِيْنَ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ ۝ مِنَ الَّذِيْنَ لَا

کے ساتھ اپنے نیک بندوں سے ان لوگوں میں سے کہ نہیں

خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ط بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ

کوئی خوف ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے اپنی رحمت سے اے سب سے

الرَّاحِمِیْنَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ ط

بڑھ کر رحم فرمانے والے اے پروردگار کل جہانوں کے

اس کے بعد وحی نازل ہونے کی جگہ پر کھڑے ہو کر ملائکہ مقربین پر اس طرح سلام بھیجے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَنَا جِبْرَائِیْلَ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ

سلام ہو آپ پر اے ہمارے آقا جبرئیل سلام ہو آپ پر

یَا سَیِّدَنَا مِیْکَائِیْلَ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَنَا اِسْرَافِیْلَ ط

اے ہمارے سردار میکائیل سلام ہو آپ پر اے ہمارے سردار اسرافیل

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَنَا عِزْرَائِیْلَ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

سلام ہو آپ پر اے ہمارے سردار عزرائیل سلام ہو تم سب پر

یَا مَلٰٓئِکَةَ اللّٰهِ الْمُقَرَّبِیْنَ مِنْ اَھْلِ السَّمٰوٰتِ

اے اللہ کے مقرب فرشتو آسمان

وَالْاَرَضِیْنَ کَآفَّةً عَامَّةً ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

اور زمین کے سب کے سب سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمتیں اور اسکی برکتیں نازل ہوں

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زیارت

حضرت فاطمۃ رضی اللہ عنہا کی زیارت کے واسطے حجرۂ شریف کی طرف متوجہ ہو۔ اور یہ دعا پڑھے :۔

حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی قبر اطہر کے متعلق تین روایتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ آپ کی قبر مبارک مسجد نبوی میں ہے ؛

دوسری روایت یہ ہے کہ آپ کی قبر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے قریب ہے۔ تیسری روایت یہ ہے، کہ جنت البقیع کے دروازے کے پاس بیت الحزن میں ہے۔ حاجیوں کو چاہیے کہ تینوں جگہ حاضر ہو کر دعا پڑھیں؛

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَتَنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ يَا بِنْتَ

سلام ہو آپ پر اے ہماری آقا فاطمہ زہرا اے صاحبزادی

رَسُوْلِ اللّٰهِ ؕ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللّٰهِ ؕ اَلسَّلَامُ

رسول اللہ کی۔ سلام ہو آپ پر اے صاحبزادی اللہ کے نبی کی سلام ہو

عَلَيْكِ يَا بِنْتَ حَبِيْبِ اللّٰهِ ؕ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ

آپ پر اے صاحبزادی اللہ کے محبوب کی سلام ہو آپ پر اے صاحبزادی

الْمُصْطَفٰى ؕ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا خَامِسَةَ اَهْلِ الْكِسَآءِ

اللہ کے برگزیدہ پیغمبر کی سلام ہو آپ پر اے پانچویں کملی والوں میں کی

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا

سلام ہو آپ پر اے زوجہ امیر المؤمنین ہمارے سردار

عَلِيِّ نِ الْمُرْتَضٰى كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهٗ ؕ اَلسَّلَامُ

علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی سلام ہو

عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ السَّيِّدَيْنِ

آپ پر اے والدہ صاحبہ حضرت حسن اور حضرت حسین کی جو دو سردار

الشَّهِيْدَيْنِ الْكَوْكَبَيْنِ الْقَمَرَيْنِ النَّيِّرَيْنِ سَيِّدَا

دو شہید دو ستارے دو چاند ہو چمکتے ہوئے دو سردار ہیں

شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِى الْجَنَّةِ اَبِىْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ

نوجوانان جنت کے جنت میں وہ ابو محمد حسن

وَاَبِی عَبْدِ اللّٰہِ الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا

اور ابو عبد اللہ حسین ہیں رضی ہو اللہ تعالیٰ اُن دونوں سے

وَعَنْكِ وَاَرْضَاكِ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ

اور آپ سے اور راضی فرمائے آپ کو بہتر راضی فرمانا اور بنا دے جنت کو

مَنْزِلَكِ وَمَسْكَنَكِ وَمَحَلَّكِ وَمَاْوَاكِ ۞ اَلسَّلَامُ

آپ کے لیے گھر اور آرام اور ٹھہرنے اور ٹھکانے کی جگہ سلام ہو

عَلَيْكِ وَعَلٰی اَبِيْكِ الْمُصْطَفٰی وَبَعْلِكِ عَلِيِّ الْمُرْتَضٰی

آپ پر اور آپ کے والد محترم محمد مصطفےٰ اور آپ کے شوہر مکرم حضرت علی مرتضےٰ

وَابْنَيْكِ الْحَسَنَيْنِ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُهٗ

اور آپ کے صاحبزادوں حسن و حسین پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

جنت البقیع

مدینہ طیبہ کے مشرق میں شہر سے باہر ایک قبرستان ہے۔ جو جنت البقیع کے نام سے مشہور ہے، اس میں اکثر صحابہ کرام۔ اُمہات المومنین ازواجِ مُطہراتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صاحبزادے اور صاحبزادیاں مدفون ہیں۔

حضرت مُصعب بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ وہ بقیع کی راہ سے مدینہ آرہے تھے۔ آپ کے ہمراہ ایک اہلِ کتاب تھا۔ جس وقت ہم بقیع کے پاس سے گذرے تو وہ اہلِ کتاب پکار اُٹھا "یہی ہے۔ یہی ہے"۔ حضرت مُصعب نے کہا: "تو کیا کہتا ہے اور کس چیز کے متعلق کہتا ہے؟" اُس نے بقیع کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ اس قبرستان کا ذکر توریت میں ہے کہ ایک قبرستان کھجوروں کے درختوں سے گھرا ہوگا۔ ستر ہزار آدمی اس میں سے اُٹھیں گے جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہونگے +

جنت البقیع میں یہ دُعا پڑھے :۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْبَقِيْعِ يَا اَهْلَ الْجَنَابِ الرَّفِيْعِ

سلام ہو تم پر اے اہل بقیع اے عالی بارگاہ والو!

اَنْتُمُ السَّابِقُوْنَ وَنَحْنُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ

تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ آپ سے ملنے والے ہیں

اَبْشِرُوْا بِاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ

خوشخبری حاصل کرو کہ قیامت آنیوالی ہے نہیں شک اس میں اور بلاشبہ اللہ

يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ اٰنَسَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَشَرَّفَكُمْ

زندہ کر اٹھائیگا قبروالوں کو مانوس بنالیا اللہ تعالیٰ نے تم کو اور معزز فرمایا

اللّٰهُ تَعَالٰى بِقَوْلِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ

اس قول کے ساتھ کہ میں گواہی دیتا ہوں یہ کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے وہ ایک ہے

لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

نہیں کوئی شریک اس کا اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

پھر شہداءِ اُحُد رضی اللہ عنہم کے مزارات پر حاضر ہو۔ اور یہ دُعا پڑھے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

سلام ہو آپ پر اے ہمارے آقا حمزہ بن عبدالمطلب

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

سلام ہو آپ پر اے چچا رسول اللہ کے سلام ہو آپ پر اے

عَمَّ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ حَبِيْبِ اللّٰهِ

چچا نبی اللہ کے سلام ہو آپ پر اے چچا بزرگوار۔ اللہ کے محبوب کے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ الْمُصْطَفٰى ؕ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ

سلام ہو آپ پر اے چچا نبی مصطفٰی کے سلام ہو آپ پر اے سردار

الشُّهَدَآءِ وَيَا اَسَدَ اللّٰهِ ؕ وَيَا اَسَدَ رَسُوْلِهٖ ؕ اَلسَّلَامُ

شہیدوں کے اور اے اللہ کے شیر اور اے اللہ کے رسول کے شیر سلام ہو

عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَآءُ يَا سُعَدَآءُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا

آپ پر اے شہیدو! اے نیک بزرگو! سلام ہو آپ پر بدلے میں

صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ؕ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا

اسکے کہ آپ نے صبر کیا پس کیا ہی اچھا ہے گھر آخرت کا سلام ہو آپ پر اے

شُهَدَآءَ اُحُدٍ كَآفَّةً عَآمَّةً وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

شہدائے اُحد سب کے سب پر اور رحمتیں اللہ کی اور اسکی برکتیں نازل ہوں

اس کے بعد قبلہ رُخ ہو کر یہ دُعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ يَا رَجَآءَ

اے اللہ! اے پروردگار کُل جہانوں کے اے اُمید

السَّآئِلِيْنَ وَاَمَانَ الْخَآئِفِيْنَ وَحِرْزَ الْمُتَوَكِّلِيْنَ

مانگنے والوں کی اور امان ڈرنے والوں کے لیے اور پناہ متوکلوں کے لیے

يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا دَيَّانُ يَا سُلْطَانُ يَا سُبْحَانُ يَا

اے رحیم اے احسان کرنیوالے اے منصف اے بادشاہ اے پاک اے

قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ ؕ اَللّٰهُمَّ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

ہمیشہ احسان کرنے والے اے اللہ ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

وَّاٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ

اور اُن کی اولاد کے طفیل اور اُن کی ازواجِ مطہرات اور

ذُرِّيَّتِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّسَيِّدِنَا اَبِي بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ

ذرّیت طیّبات اور سیدنا ابوبکر صدیق

وَسَيِّدِنَا عُمَرَ الْفَارُوْقِ وَسَيِّدِنَا عُثْمَانَ ذِي

اور سیدنا عمر فاروق اور سیدنا عثمان ذی

النُّوْرَيْنِ وَسَيِّدِنَا عَلِيِّ نِ الْمُرْتَضٰى وَاَنْتَ يَا اَللّٰهُ

النورین اور سیدنا علی مرتضٰے کے طفیل ہماری دعاؤں کو قبول فرما اور تو اے

الرَّبُّ الْاَعْلٰى فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَبِجَاهِ

اللہ عالیشان پروردگار ہے پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمین کا اور صدقہ میں

سَيِّدِنَا الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَاَنْتَ الْمُحْسِنُ اِلَيْنَا

سیدنا حسن و حسین کے ہم پر رحم فرما اور تو احسان کرنیوالا ہے ہم پر

وَبِجَاهِ سَيِّدِنَا اِسْمٰعِيْلَ وَاَنْتَ يَا اَللّٰهُ يَا سَامِعَ

اور صدقہ میں سیدنا حضرت اسمٰعیل کے (ہماری فریاد سن لے) اور تو اے اللہ اے سننے والے

الدُّعَاءِ اِسْمَعْ دُعَاءَنَا وَتَقَبَّلْ زِيَارَتَنَا وَاٰمِنْ

دعاؤں کے سن لے ہماری پکار اور قبول فرما ہماری زیارت اور امن سے

خَوْفَنَا وَاسْتُرْ عُيُوْبَنَا وَاغْفِرْ ذُنُوْبَنَا وَارْحَمْ اَمْوَاتَنَا

بدل دے ہمارے خوف کو اور پردہ پوشی فرما ہمارے عیوب کی اور بخش دے ہمارے گناہ اور رحم فرما ہمارے مُردوں

وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِنَا وَكَفِّرْ سَيِّئَاتِنَا وَاجْعَلْنَا يَا اَللّٰهُ

پر اور قبول فرما ہماری نیکیاں اور دُور کر دے ہماری برائیاں اور کر لے اے اللہ

عِنْدَكَ مِنَ الْعَائِذِيْنَ الْفَائِزِيْنَ الشَّاكِرِيْنَ

ہمیں اپنے ہاں محفوظ کامیاب شکر گزار

الْمَجْبُوْرِيْنَ مِنَ الَّذِيْنَ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ

رحم کے مستحق اُن لوگوں میں سے کہ نہیں کوئی ڈر ہوگا ان پر اور نہ وہ

يَحْزَنُوْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

غمگین ہونگے اپنی رحمت سے اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے اے پروردگار دونوں جہانوں کے

اب اہل بقیع کے مزاروں کی الگ الگ زیارت کرے۔

سب سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر حاضر ہو اور یوں کہے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ط اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے ہمارے سردار حضرت عثمان بن عفان سلام ہو

عَلَيْكَ يَا مَنِ اسْتَحْيَتْ مِنْكَ مَلَآئِكَةُ الرَّحْمٰنِ

آپ پر اے وہ ہستی کہ شرماتے تھے آپ سے فرشتے اللہ تعالیٰ کے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ زَيَّنَ الْقُرْاٰنَ بِتِلَاوَتِهٖ وَنَوَّرَ

سلام ہو آپ پر اے وہ ہستی جس نے زینت دی قرآن کو اپنی تلاوت سے اور منور کیا

الْمِحْرَابَ بِاِمَامَتِهٖ وَسِرَاجُ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي الْجَنَّةِ

محراب کو اپنی امامت سے اور وہ چراغ ہیں اللہ تعالیٰ کے جنت میں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَالِثَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ رَضِيَ

سلام ہو آپ پر اے تیسرے خلیفہ راشد راضی ہو

اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ

اللہ تعالےٰ آپ سے اور راضی کرے آپ کو بہتر راضی کرنا اور بنا دے

الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوَاكَ ط

جنت کو آپ کا گھر اور مسکن اور رہنے کی جگہ اور ٹھکانا۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے مزار کی زیارت کرے اور یوں کہے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اَبَا سَعِيْدِ رض الْخُدْرِيَّ

سلام ہو آپ پر اے ہمارے سردار حضرت ابو سعید خدری

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَاوِيَ الْحَدِيْثِ النَّبَوِيِّ اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے روایت کرنیوالے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے سلام ہو

عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

آپ پر اے صحابی رسول اللہ کے سلام ہو آپ پر اے

حَبِيْبَ نَبِيِّ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ حَبِيْبِ

محبوب اللہ کے نبی کے سلام ہو آپ پر اے صحابی اللہ کے محبوب

اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْمُصْطَفٰى رَضِيَ اللّٰهُ

کے سلام ہو آپ پر اے صحابی نبی مصطفٰے کے راضی ہو اللہ

تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ

تعالیٰ آپ سے اور راضی فرمائے آپ کو بہتر راضی فرمانا اور بنائے جنت کو

مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاوٰكَ اَفَاضَ اللّٰهُ

آپ کا گھر اور آپ کا مسکن اور آپ کے رہنے کی جگہ اور آپ کا ٹھکانا فیضیاب فرمائے

تَعَالٰى عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَبَرَكَاتِ عُلُوْمِكَ فِي

اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کی برکتوں سے اور آپ کے علوم کی برکتوں سے

الدُّنيَا وَالْآخِرَةِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

دُنیا اور آخرت میں سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کی زیارت
کرے اور یوں کہے :۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ عَمِّ رَسُوْلِ اللهِ ط اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے اہلیہ محترمہ رسول اللہ کے چچا کی سلام ہو

عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ عَمِّ نَبِيِّ اللهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا

آپ پر اے اہلیہ محترمہ نبیؐ کے چچا کی سلام ہو آپ پر اے

زَوْجَةَ عَمِّ حَبِيْبِ اللهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ

اہلیہ محترمہ خدا کے محبوب کے چچا کی سلام ہو آپ پر اے اہلیہ محترمہ

عَمِّ الْمُصْطَفٰى ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ عَلِيِّ ِالْمُرْتَضٰى

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کی سلام ہو آپ پر اے والدہ محترمہ علی مرتضیٰ کی

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ كَفَّنَهَا النَّبِيُّ بِقَمِيْصِهٖ وَ

سلام ہو آپ پر اے وہ ہستی کہ کفن دیا جس کو نبی نے اپنے کرتے میں اور

لَحَّدَهَا بِيَمِيْنِهٖ ط رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْكِ وَاَرْضَاكِ

قبر میں اتارا ان کو اپنے داہنے ہاتھ سے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو اور آپ کو راضی کرے

اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَمَسْكَنَكِ

بہتر راضی کرنا اور بنا دے جنت کو آپ کا گھر اور مسکن

وَمَحَلَّكِ وَمَاْوٰكِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اور محل اور آرام گاہ سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

پھر حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے مزار پر حاضر ہو اور یُوں عرض کرے

اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا سَیِّدَتَنَا حَلِیْمَةَ السَّعْدِیَّةَ - یَا
سلام ہو آپ پر اے ہماری سردار حضرت حلیمہ سعدیہ اے

مُرْضِعَةَ نَبِیِّ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا مُرْضِعَةَ
دُودھ پلانی اللہ کے نبی کی سلام ہو آپ پر اے دُودھ پلائی

حَبِیْبِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا مُرْضِعَةَ الْمُصْطَفٰی
اللہ کے محبُوب کی سلام ہو آپ پر اے دُودھ پلائی مصطفٰے کی

رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْكِ وَاَرْضَاكِ اَحْسَنَ الرِّضَا وَ
راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی فرمائے آپ کو بہتر راضی فرمانا اور

جَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَمَسْكَنَكِ وَمَحَلَّكِ وَمَاْوٰكِ ط
بنادے جنت کو آپ کا گھر اور مسکن اور اُترنے کی جگہ اور ٹھکانا

اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

پھر جنت البقیع کے دروازے کے پاس جو شہدا مدفون ہیں اُن کی زیارت کرے اور یُوں کہے :۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ یَا شُهَدَاءُ یَا سُعَدَاءُ یَا نُجَبَاءُ
سلام ہو تم پر اے شہیدو! اے نیک بختو! اے شُرفا

یَا نُقَبَاءُ یَا اَهْلَ الصِّدْقِ وَالْوَفَاءِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ
اے سردارو! اے مجسّم صدق و وفا سلام ہو آپ پر

يَا مُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ سَلَامٌ

اے جہاد کرنے والو! اللہ کی راہ میں جیسا کہ اُس کے جہاد کا حق ہے سلام ہو

عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ط اَلسَّلَامُ

تم پر اس کے بدلے جو تم نے صبر کیا پس کیا ہی اچھا ہے گھر آخرت کا سلام ہو

عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَاءَ الْبَقِيْعِ كَافَّةً عَامَّةً وَّرَحْمَةُ

تم پر اے بقیع کے شہیدو! تم سب پر اور اللہ کی رحمتیں

اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت ابراهیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پر حاضر ہو اور یوں کہے:-

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے ابراہیم صاحبزادہ رسول اللہ کے سلام ہو

عَلَيْكَ يَا ابْنَ نَبِيِّ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ حَبِيْبِ

آپ پر اے صاحبزادہ نبی اللہ کے سلام ہو آپ پر اے صاحبزادے اللہ کے

اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْمُصْطَفٰى ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

محبوب کے سلام ہو آپ پر اے صاحبزادے مصطفےٰ کے سلام ہو آپ پر

وَعَلٰى مَنْ حَوْلَكَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ

اور جو آپ کے آس پاس صحابی ہیں رسول اللہ کے سلام ہو

عَلَيْكُمْ يَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

آپ پر اے اصحاب رسول اللہ کے راضی ہو اللہ تعالےٰ

عَنْكُمْ وَاَرْضَاكُمْ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ

آپ سے اور راضی فرمائے آپ کو بہتر راضی فرمانا اور بنا دے جنت کو

مَنْزِلَكُمْ وَمَسْكَنَكُمْ وَمَحَلَّكُمْ وَمَاْوٰكُمْ اَلسَّلَامُ

آپ کا گھر اور مسکن اور جائے آرام اور ٹھکانا سلام ہو

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت نافع رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضر ہو۔ اور یوں کہے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا نَافِعَ شَيْخَ الْقُرَّآءِ اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے سیدنا نافع قاریوں کے شیخ سلام ہو

عَلَيْكَ يَا مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَ

آپ پر اے خادم ابن عمر کے راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ سے اور

اَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ

راضی کرے آپ کو بہتر راضی کرنا اور بنا دے جنت کو آپ کا گھر اور مسکن

وَمَحَلَّكَ وَمَاْوٰكَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اور مقام اور ٹھکانا سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت امام مالک رحمۃ اللہ کے مزار پر حاضر ہو اور یوں کہے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا الْاِمَامَ مَالِكًا صَاحِبَ الْمَذْهَبِ

سلام ہو آپ پر اے ہمارے سردار امام مالک مذہب والے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا إِمَامَ دَارِ الْهِجْرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ

سلام ہو آپ پر اے امام دار الہجرت (مدینہ) کے راضی ہو اللہ

تَعَالٰى عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ

تعالیٰ آپ سے اور راضی فرمائے آپ کو بہتر راضی فرمانا اور بنائے جنت کو

مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَأْوَاكَ ۔ اَلسَّلَامُ

آپ کا گھر اور مسکن اور مقام اور ٹھکانا سلام ہو

عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت عقیل بن ابی طالبؓ کے مزار پر حاضر ہو، اور یوں کہے :-

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَقِيْلَ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ ۔ اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے عقیل بن ابی طالب سلام ہو

عَلَيْكَ يَا ابْنَ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

آپ پر اے صاحبزادے رسول اللہ کے چچا کے سلام ہو آپ پر

يَا ابْنَ عَمِّ نَبِيِّ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ عَمِّ

اے صاحبزادے اللہ کے نبی کے چچا کے سلام ہو آپ پر اے صاحبزادے اللہ کے

حَبِيْبِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ عَمِّ الْمُصْطَفٰى

محبوب کے چچا کے سلام ہو آپ پر اے صاحبزادے مصطفےٰ کے چچا کے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَخَا عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

سلام ہو آپ پر اے بھائی حضرت علی مرتضےٰ کے سلام ہو آپ پر

نقشہ جنت البقیع
فاطمہ بنت اسد رض
ابو سعید خدری رض
۵۰۰ فٹ
حضرت عثمان رض
حلیمہ سعدیہ
قبلہ
شہداء
حضرت ابراہیم رض
امام
امام مالک رض
جعفر طیار رض
عقیل رض
ازواج رض
صاحبزادیاں
فاطمہ رض عباس رض
باقر رض زین العابدین رض
حسن رض جعفر صادق رض
پھوپھیاں
سڑک
اسماعیل بن جعفر صادق رض
مسجد نبوی
باب جبریل مسجد نبوی
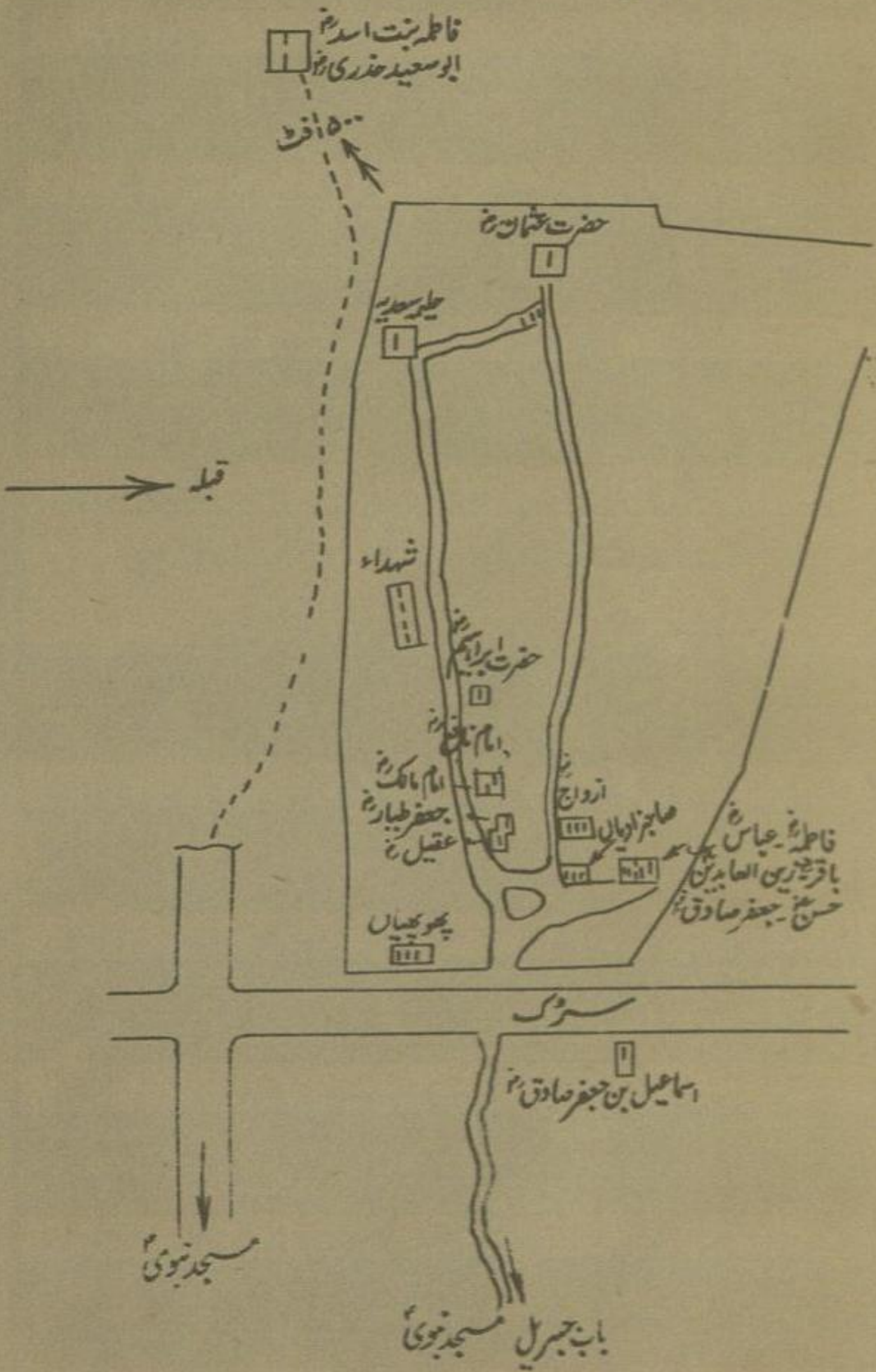
وَعَلٰى مَنْ حَوْلَكَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

اور اُن پر جو آپ کے آس پاس ہیں اصحاب رسول اللہ

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا

راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی فرمائے آپ کو بہتر راضی فرمانا

وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَ

اور بنادے جنت کو آپ کا گھر اور جائے سکونت اور مقام اور

مَاْوٰىكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

ٹھکانا سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مُطہرات اُمہات المومنین

رضی اللہ عنہن کے مزاروں پر حاضر ہو اور یوں کہے :۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا اَزْوَاجَ نَبِيِّ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ

سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نبی کی ازواج مطہرات سلام ہو آپ پر

يَا اَزْوَاجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا اَزْوَاجَ

اے ازواج رسول اللہ کی سلام ہو آپ پر اے ازواج

حَبِيْبِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا اَزْوَاجَ الْمُصْطَفٰى

اللہ کے محبوب کی سلام ہو آپ پر اے ازواج مصطفٰے

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكُنَّ وَاَرْضَاكُنَّ اَحْسَنَ الرِّضَا

راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی کرے آپ کو بہتر راضی کرنا

وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُنَّ وَمَسْكَنَكُنَّ وَمَحَلَّكُنَّ وَمَاْوٰىكُنَّ

اور بنادے جنت کو آپ کا گھر اور مسکن اور مقام اور ٹھکانا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادیوں رضی اللہ عنہن کے مزاروں پر حاضر ہو اور یوں کہے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا بَنَاتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا بَنَاتِ نَبِیِّ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا بَنَاتِ حَبِیْبِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا بَنَاتِ الْمُصْطَفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکُنَّ وَاَرْضَاکُنَّ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکُنَّ وَمَسْکَنَکُنَّ وَمَحَلَّکُنَّ وَمَاْوٰکُنَّ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

سلام ہو آپ پر اے صاحبزادیو رسول اللہ کی سلام ہو آپ پر اے صاحبزادیو اللہ کے نبی کی سلام ہو آپ پر اے صاحبزادیو اللہ کے محبوب کی سلام ہو آپ پر اے صاحبزادیو مصطفٰے کی راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی فرمائے آپ کو بہتر راضی فرمانا اور بنا دے جنت کو آپ کا گھر اور مسکن اور جائے قیام اور ٹھکانا سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی قبر پر حاضر ہو اور یوں کہے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا عَبَّاسُ ط یَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ

سلام ہو آپ پر اے ہمارے سردار حضرت عباس اے عم بزرگوار رسول اللہ کے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ نَبِيِّ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ

سلام ہو آپ پر اے چچا اللہ کے نبی کے سلام ہو آپ پر اے چچا

حَبِيْبِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ الْمُصْطَفٰى ط اَلسَّلَا

اللہ کے محبوب کے سلام ہو آپ پر اے چچا حضرت مصطفیٰ کے سلام ہو

مُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا الْاِمَامَ حَسَنَا بِنِ الْمُجْتَبٰى ط اَلسَّلَامُ

آپ پر اے ہمارے سردار امام حسن جو اللہ کے برگزیدہ تھے سلام ہو

عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا الْاِمَامَ زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ ط اَلسَّلَامُ

آپ پر اے ہمارے سردار امام زین العابدین سلام ہو

عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا الْاِمَامَ مُحَمَّدَ ابْنِ الْبَاقِرِ ط اَلسَّلَامُ

آپ پر اے ہمارے سردار حضرت امام محمد باقر سلام ہو

عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا الْاِمَامَ جَعْفَرَ ابْنِ الصَّادِقِ ط اَلسَّلَامُ

آپ پر اے ہمارے سردار امام جعفر صادق سلام ہو

عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدِنَ الرِّسَالَةِ

آپ پر اے اہلِ خاندانِ نبوت و معدنِ رسالت

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكُمْ وَاَرْضَاكُمْ اَحْسَنَ الرِّضَا

راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ سب سے اور راضی فرمائے آپ کو بہتر راضی فرمانا

وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُمْ وَمَسْكَنَكُمْ وَمَحَلَّكُمْ وَ

اور بنا دے جنت کو آپ کی قیام گاہ اور جائے سکونت اور آرام گاہ اور

مَاْوٰكُمْ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

ٹھکانا سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت فاطمہ بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پر حاضر ہو اور یوں کہے :۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ

سلام ہو آپ پر اے صاحبزادی رسول اللہ کی سلام ہو آپ پر

يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ حَبِيْبِ

اے صاحبزادی نبی اللہ کی سلام ہو آپ پر اے صاحبزادی اللہ کے

اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكِ وَاَرْضَاكِ اَحْسَنَ الرِّضَا

محبوب کی راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی فرمائے آپکو بہتر راضی فرمانا

وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَمَسْكَنَكِ وَمَحَلَّكِ وَمَاْوٰكِ

اور بنادے جنت کو آپ کی جائے قیام اور آپ کی جائے سکونت اور جائے آرام اور ٹھکانا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھیوں رضی اللہ عنہن کے مزاروں پر حاضر ہو اور یوں کہے :۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا عَمَّاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے پھوپھیو رسول اللہ کی سلام ہو

عَلَيْكُنَّ يَا عَمَّاتِ نَبِيِّ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا عَمَّاتِ

آپ پر اے پھوپھیو اللہ کے نبی کی سلام ہو آپ پر اے پھوپھیو!

حَبِيْبِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا عَمَّاتِ الْمُصْطَفٰى

اللہ کے محبوب کی سلام ہو آپ پر اے پھوپھیو! مصطفیٰ کی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکُنَّ وَاَرْضَاکُنَّ اَحْسَنَ الرِّضَا

راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی فرمائے آپ کو بہتر راضی فرمانا

وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکُنَّ وَمَسْکَنَکُنَّ وَمَحَلَّکُنَّ وَ

اور بنائے جنت کو آپ کی قیام گاہ اور سکونت گاہ اور آرام گاہ اور

مَاْوٰکُنَّ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

ٹھکانا سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت اسمٰعیل بن امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما کے مزار پر حاضر ہو اور یوں کہے :۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا اِسْمٰعِیْلَ ابْنَ الْاِمَامِ

سلام ہو آپ پر اے سیدنا اسمٰعیل بن امام

جَعْفَرِ نِ الصَّادِقِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَھْلَ بَیْتِ النُّبُوَّۃِ

جعفر صادق سلام ہو آپ پر اے اہل خاندان نبوت

وَمَعْدِنَ الرِّسَالَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکَ وَاَرْضَاکَ

و کانِ رسالت رہنے والے! راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی فرمائے

اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکَ وَمَسْکَنَکَ وَمَحَلَّکَ

آپ کو بہتر راضی فرمانا اور بنادے جنت کو آپ کا گھر اور مسکن اور محل

وَمَاْوٰکَ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اور ٹھکانا سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدِ محترم کے مزار کی زیارت کرے۔ اور یوں کہے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

سلام ہو آپ پر اے والدِ بزرگوار رسول اللہ کے سلام ہو آپ پر

يَا اَبَا نَبِيِّ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا حَبِيْبِ اللّٰهِ ط

اے والدِ محترم اللہ کے نبی کے سلام ہو آپ پر اے والدِ مکرم اللہ کے محبوب کے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْمُصْطَفٰى ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا

سلام ہو آپ پر اے والدِ معظم مصطفٰے کے سلام ہو آپ پر اے والدِ محترم

سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا

رسولوں کے سردار اور خاتم النبیین کے سلام ہو ہم پر

وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اور اللہ کے نیک بندوں پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت مالک انصاری بیرقی رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضر ہو اور یوں کہے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا مَالِكَنِ الْاَنْصَارِيَّ الْبِيْرَقِيَّ

سلام ہو آپ پر اے سیّدنا مالک انصاری بیرقی۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے صحابی رسول اللہ کے سلام ہو

عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ نَبِيِّ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ

آپ پر اے محبوب اللہ کے نبی کے سلام ہو آپ پر اے محبوب

حَبِيْبِ اللّٰهِ ؕ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْمُصْطَفٰی
اللہ کے محبوب کے سلام ہو آپ پر اے صحابی مصطفٰی کے

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا
راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی فرمائے آپ کو بہتر راضی فرمانا

وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوٰكَ
اور بنا دے جنت کو آپ کا گھر اور مسکن اور محل اور ٹھکانا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ؕ
سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت زکی الدین رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضر ہو۔ اور یوں کہے :۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدِنِ
سلام ہو آپ پر اے اہل بیت نبوت اور معدن

الرِّسَالَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ
رسالت راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی فرمائے آپ کو بہتر

الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَ
راضی فرمانا اور بنا دے جنت کو آپ کا گھر اور مسکن اور قیام گاہ اور

مَاْوٰكَ ؕ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ؕ
ٹھکانا سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت علی عریضی بن امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے مزار کی زیارت کرے اور یوں کہے :۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عَلِيًّا الْعُرَيْضِيِّ ابْنَ الْاِمَامِ

سلام ہو آپ پر اے سیدنا علی عریضی ابن امام

جَعْفَرِ الصَّادِقِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ

جعفر صادق سلام ہو آپ پر اے اہل بیت نبوت

وَمَعْدِنَ الرِّسَالَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ

اور معدن رسالت راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی فرمائے

اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ

آپ کو بہتر راضی فرمانا اور بنا دے جنت کو آپ کا گھر اور مسکن

وَمَحَلَّكَ وَمَاْوٰىكَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اور محل اور ٹھکانا سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضر ہو۔ (جمعرات کے روز یہ زیارت افضل ہے) اور یوں کہے :۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا حَمْزَةَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

سلام ہو آپ پر اے سیدنا حمزہ سلام ہو آپ پر اے

عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ

عم محترم رسول اللہ کے سلام ہو آپ پر اے عم بزرگوار اللہ کے نبی کے سلام ہو

عَلَيْكَ يَا عَمَّ حَبِيْبِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ الْمُصْطَفٰى

آپ پر اے چچا اللہ کے محبوب کے سلام ہو آپ پر اے چچا مصطفےٰ کے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الشُّهَدَاءِ وَيَا اَسَدَ اللّٰهِ وَاَسَدَ

سلام ہو آپ پر اے سردار شہیدوں کے اور اے شیر اللہ کے اور شیر

رَسُوْلِہٖ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ

اس کے رسول کے سلام ہو آپ پر اے سیدنا عبداللہ بن

جَحْشٍ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُصْعَبَ ابْنَ عُمَيْرٍ ط اَلسَّلَامُ

جحش سلام ہو آپ پر اے مصعب بن عمیر سلام ہو

عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَآءَ اُحُدٍ كَافَّةً عَامَّةً وَّرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

آپ پر اے شہدائے احد سب کے سب پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر قبہ کے باہر جو شہدا ہیں۔ اُن کی قبروں کی زیارت کرے۔
اور یوں کہے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَآءُ يَا سُعَدَآءُ يَا نُجَبَآءُ يَا نُقَبَآءُ

سلام ہو آپ پر اے شہیدو! اے نیک بختو! اے شریفو! اے سردارو!

يَا اَهْلَ الصِّدْقِ وَالْوَفَآءِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مُجَاهِدِيْنَ

اے مجسم صدق و وفا! سلام ہو آپ پر اے کوشش کرنیوالو

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ

اللہ کی راہ میں کوشش کا حق سلام ہو آپ پر بدلے میں اسکے جو آپنے صبر

فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَآءَ اُحُدٍ

کیا پس کیا اچھا ہے گھر آخرت کا سلام ہو تم پر اے شہدائے احد

كَافَّةً عَامَّةً وَّرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

سب کے سب پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر قبہ ثنایا میں آکر نماز پڑھے۔ اور
یہ دُعا مانگے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهٖ قُبَّةُ الثَّنَايَا وَمُصَلّٰى نَبِيِّنَا وَشَفِيْعِنَا

اے اللہ بلاشبہ یہ قبۃ الثنایا ہے اور نماز پڑھنے کی جگہ ہے ہمارے نبی ہمارے

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ط اَللّٰهُمَّ كَمَا

شفیع حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اے اللہ جیسا کہ

بَلَّغْتَنَا فِى الدُّنْيَا زِيَارَتَهٗ وَمَاٰثِرَهُ الشَّرِيْفَةَ فَلَا

مشرف فرمایا تونے ہمیں دنیا میں آنحضرت اور ان کے بزرگ آثار کی زیارت سے پس نہ

تُحْرِمْنَا يَا اللّٰهُ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ فَضْلِ شَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ

محروم فرما ہمیں اے اللہ آخرت میں حضرت محمد

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ ط

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کی فضیلت سے۔

پھر مسجد قبلتین میں آکر نماز پڑھے اور یہ دُعا مانگے :۔

(منگل کے روز یہ افضل ہے)

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا مَسْجِدُ الْقِبْلَتَيْنِ وَمُصَلّٰى نَبِيِّنَا وَ

اے اللہ بلاشبہ یہ مسجد قبلتین ہے اور مسجد ہے ہمارے نبی اور

حَبِيْبِنَا وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

ہمارے محبوب اور ہمارے سردار حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِىْ كِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ

الٰہی: بلاشبہ تونے فرمایا اور تیرا فرمانا بالکل بجا ہے اپنی کتاب میں جو اتری ہے

عَلٰى صَدْرِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ

سینہ مبارک میں تیرے نبی مرسل کے بیشک ہم دیکھ رہے ہیں پھرنا آپ کے منہ کا

فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ

آسمان کی طرف سو ہم پھیر دینگے آپ کو اسی قبلہ کی طرف جو آپ کو پسند ہے پس اب پھیر لیجیے اپنا

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ اَللّٰهُمَّ كَمَا بَلَّغْتَنَا فِی الدُّنْیَا زِیَارَتَهٗ

رُخ طرف مسجد حرام (کعبہ) کی الٰہی ! جیسا کہ مشرف فرمایا تو نے ہمیں دُنیا میں آپکی زیارت

وَمَاٰثِرَهُ الشَّرِیْفَةَ فَلَا تَحْرِمْنَا یَا اللّٰهُ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ فَضْلِ

اور آثار شریفہ کی زیارت سے پس نہ محروم فرما ہمیں اے اللہ آخرت میں محمد

شَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاحْشُرْنَا

صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی فضیلت سے اور حشر فرما ہمارا

فِی زُمْرَتِهٖ وَتَحْتَ لِوَآئِهٖ وَاَمِتْنَا عَلٰی مَحَبَّتِهٖ وَ

آپ کے زمرہ میں آپ کے علم کے نیچے اور موت دے ہمیں آپ کی محبت اور

سُنَّتِهٖ وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِهِ الْمَوْرُوْدِ بِیَدِهِ الشَّرِیْفَةِ

سنت پر اور سیراب فرما ہمیں آپ کے حوض کوثر سے آپ کے مبارک ہاتھ سے

شَرْبَةً هَنِیْٓئَةً مَّرِیْٓئَةً لَّا نَظْمَاُ بَعْدَهَآ اَبَدًا اِنَّكَ

ایک جام خوشگوار خوش مزہ کہ نہ پیاس لگے ہمیں اس کے بعد پھر کبھی بیشک

عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؕ

تُو ہر چیز پر قادر ہے

پھر اُن چار مساجد میں جائے جو مسجد قبلتین کے راستے میں ہیں پھر جبل سلع کے اُوپر کے غار میں جا کر نماز پڑھے اور یہ دُعا مانگے :-

اَللّٰهُمَّ كَمَا بَلَّغْتَنَا فِی الدُّنْیَا زِیَارَتَهٗ وَمَاٰثِرَهُ الشَّرِیْفَةَ

الٰہی ! جیسا کہ تو نے مُشرف فرمایا ہمیں دنیا میں آنحضرت ﷺ کی اور آپکے آثار کی زیارت سے

فَلَا تَحْرِمْنَا يَا اللّٰهُ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ فَضْلِ شَفَاعَةِ

پس نہ محروم فرما ہمیں یا اللہ آخرت میں حضرت محمد

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاحْشُرْنَا

صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی فضیلت سے اور حشر فرما ہمارا

فِي زُمْرَتِهٖ وَتَحْتَ لِوَآئِهٖ وَاَمِتْنَا عَلٰى مَحَبَّتِهٖ وَ

آپ کے زمرہ میں آپ کے زیر علم اور موت دے ہمیں آپ کی محبت اور

سُنَّتِهٖ وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِهِ الْمَوْرُوْدِ بِيَدِهِ الشَّرِيْفَةِ

سنت پر اور سیراب کر ہمیں آپ کے حوض کوثر سے آپ کے مبارک ہاتھوں

شَرْبَةً هَنِيْئَةً مَّرِيْئَةً لَّا نَظْمَأُ بَعْدَهَا اَبَدًا ا

ایک جام خوشگوار اور خوش مزا کہ نہ پیاس لگے ہمیں اسکے بعد پھر کبھی

اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے

پھر مسجد قبا میں جا کر نماز پڑھے اور یہ دعا مانگے:۔

(ہفتہ کے دِن افضل ہے)

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْمَسْجِدُ مَسْجِدُ قُبَاءٍ وَمُصَلّٰى

اے اللہ! بیشک یہ مسجد مسجد قبا ہے اور مسجد ہے

نَبِيِّنَا وَحَبِيْبِنَا وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہمارے نبی اور ہمارے حبیب اور ہمارے سردار محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِي كِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ

اے اللہ! تو نے فرمایا اور تیرا فرمانا بالکل بجا ہے اپنی کتاب میں جو اتری ہے

عَلَى صَدْرِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى

سینے پر تیرے نبی پیغمبر کے البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد رکھی گئی

التَّقْوٰى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ فِيْهِ

تقویٰ پر پہلے دن سے زیادہ مستحق ہے کہ آپ کھڑے ہوں اس میں اس میں

رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ أَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝

ایسے حضرات ہیں جو محبوب رکھتے ہیں پاکی کو اور اللہ محبوب رکھتا ہے پاکیزہ لوگوں کو

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قُلُوْبَنَا مِنَ النِّفَاقِ وَأَعْمَالَنَا مِنَ الرِّيَاءِ وَ

الٰہی! پاک کر دے ہمارے دلوں کو نفاق سے اور ہمارے اعمال کو دکھاوے سے اور

فُرُوْجَنَا مِنَ الزِّنَا وَأَلْسِنَتَنَا مِنَ الْكَذِبِ وَالْغِيْبَةِ

ہماری شرم گاہوں کو زنا سے اور ہماری زبانوں کو جھوٹ اور غیبت سے

وَأَعْيُنَنَا مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ

اور ہماری آنکھوں کو خیانت (بدنظری) سے بلاشبہ تو جانتا ہے خیانت کرنیوالی آنکھوں کو

وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ۝ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا

اور جو کچھ چھپاتے ہیں دل اے ہمارے پروردگار ہم نے ستم ڈھایا اپنی جانوں پر اور اگر تو

وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ۝

ہمیں نہ بخشے گا اور نہ ہم پر رحم فرمائے گا تو ہم خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہونگے۔

پھر مسجد شمس، مسجد اجابت، مسجد جمعہ، مسجد بنی النجار میں جائے۔ پھر مسجد مائدہ میں آئے جو جنت البقیع کے پاس ہے۔ پھر مسجد اجابت ثانی میں آئے اور نماز پڑھے۔ اور جو دل چاہے دعا مانگے۔

مدینہ شریف سے رُخصت

اب مدینہ شریف سے رُخصت ہو تو دو رکعت نماز مسجد نبوی میں ادا کرے اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مبارک پر آئے۔ اپنے والدین، اقربا اور دوستوں کے لیے دُعا مانگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جُدائی پر آنسو بہائے اور یہ دُعا پڑھے :۔

الوداعیہ دُعا

اَلْوَدَاعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْفِرَاقُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلْاَمَانُ

(افسوس) رُخصت اے اللہ کے رسول ہائے جدائی اے اللہ کے نبی الامان

يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ لَاجَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰخِرَ الْعَهْدِ لَا

اے اللہ کے محبوب نہ بنائے اللہ تعالےٰ اس زیارت کو آخری زیارت نہ

مِنْكَ وَلَا مِنْ زِيَارَتِكَ وَلَا مِنَ الْوُقُوْفِ بَيْنَ

آپ کی ذات اور نہ آپ کی زیارت سے اور نہ آپ کے سامنے حاضری

يَدَيْكَ اِلَّا وَمِنْ خَيْرٍ وَّعَافِيَةٍ وَّصِحَّةٍ وَّسَلَامَةٍ

سے مگر ساتھ خیر و عافیت اور تندرستی اور سلامتی کے

اِنْ عِشْتُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى جِئْتُكَ وَاِنْ مُّتُّ

اگر میں جیتا رہا تو انشاءاللہ تعالیٰ حاضر ہونگا آپ کی خدمت میں اور اگر مر گیا

فَاَوْدَعْتُ عِنْدَكَ شَهَادَتِيْ وَاَمَانَتِيْ وَعَهْدِيْ

تو امانت رکھتا ہوں میں آپ کے پاس اپنی گواہی اور اپنی امانت اور اپنا عہد

وَمِيْثَاقِيْ مِنْ يَوْمِنَا هٰذَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهِيَ

و پیمان اپنے اس دن سے لے کر قیامت کے دن تک اور وہ

شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ

گواہی اس بات کی ہے کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو ایک ہے، کوئی اس کا شریک نہیں اور

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط سُبْحَانَ

گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں پاک ہے

رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى

آپ کا رب عزت والا اُس سے جو کافر کہتے ہیں اور سلام ہو

الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

رسولوں پر اور تمام تعریف اللہ کیلئے ہے جو پروردگار ہے کُل جہانوں کا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے : جس نے

زَارَ قَبْرِيْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ وَقَالَ النَّبِيُّ

زیارت کی میری قبر کی ضروری ہو گئی اُس کے لیے میری شفاعت اور فرمایا نبی

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ زَارَنِيْ بَعْدَ

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے : جس نے زیارت کی میری میرے

مَمَاتِيْ فَكَاَنَّمَا زَارَنِيْ فِيْ حَيَاتِيْ ط

وصال کے بعد پس گویا کہ اُس نے زیارت کی میری میری زندگی میں ۔

تمت بالخیر

دُعَا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ وَبِمُحَمَّدٍ نَّبِیِّكَ

الٰہی! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے بطفیل تیرے نور ذات کے اور بطفیل تیرے نبی حضرت محمد

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفُرْقَانِهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَرَمِكَ

صلے اللہ علیہ وسلم اور اُن کے قرآن عظیم الشان کے اور بطفیل تیرے

الْمُحْتَرَمِ اَنْ تَغْفِرَلِیْ وَلِجَمِیْعِ اَهْلِ بَیْتِیْ وَاَحِبَّائِیْ

حرم محترم کے یہ کہ تو مجھے اور میرے کل اہل خاندان اور سب دوستوں

وَلِنَاشِرِ هٰذِهِ الْاَدْعِیَةِ وَلِوَالِدِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ

اور ان دعاؤں کے ناشر اور اس کے والد اور کل مومن مردوں اور

الْمُؤْمِنٰتِ مَغْفِرَةً لَّا تُغَادِرُ ذَنْبًا وَّتُدْخِلَنَا الْجَنَّةَ

مومنہ عورتوں کو بخش دے۔ ایسی بخشش جو باقی نہ چھوڑے کسی گناہ کو اور ہم سب کو جنت میں

جَمِیْعًا بِغَیْرِ حِسَابٍ ط اَللّٰهُمَّ اَعِذْنَا جَمِیْعًا مِّنْ

داخل فرمادے بغیر حساب کے الٰہی! بچا ہم سب کو چھیڑ سے

هَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَمِتْنَا وَاَمِتْهُمْ مَعَ الْاِیْمَانِ عَلٰی

شیطانوں کی اور موت دے ہمیں اور ان سب کو ایمان کے ساتھ

مَحَبَّتِكَ وَمَحَبَّةِ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اپنی اور اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت

وَسُنَّتِهٖ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

اور اُن کی سنت پر اپنی رحمت سے اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے